

دیوانہ ہوا یہ دل میرا

سیزن ٹو

زنور رائیٹس

مکمل ناول

وہ اپنے کمرے میں اندھیرا کیے آنکھیں موندے بیٹھا ایک ہاتھ میں سگریٹ اور دوسرے میں وائن کا گلاس پکڑے اسے ہلکا ہلکا رہا تھا بیچ بیچ میں سے کبھی وہ ایک دو گھونٹ وائن کے بھی بھر رہا تھا۔۔۔۔

میری بیٹی کو طلاق چاہیے اور مجھے منظور نہیں کہ میں اسے زبردستی کسی رشتے میں باندھوں جتنا جلدی ہو سکے تم اسے طلاق دے دو۔۔۔۔۔

یہ بات یاد کر کے اسے لگا تھا کہ کسی نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔۔۔۔۔
مجھے تم سے شدید نفرت ہے۔۔۔۔۔

تم اپنی انا میں میرے اندر موجود اپنی ساری محبت ختم کر چکے ہو۔۔۔۔۔
یہ جملہ اس نے اس کے آخری خط میں پڑھا تھا۔۔۔۔۔

اس نے یہ جملہ یاد کر کے جھٹکے سے اپنی سرخ انگارہ آنکھیں کھولی تھیں اور زور سے اپنے ہاتھ میں موجود گلاس زمین پر دے مارا۔۔۔۔

تھیں مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا میں تھیں کبھی خود سے الگ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں کو جکڑ کر وحشت ناک حالت میں چیخا تھا

غمموں کی وحشت ناک حالت میں ڈوبا

وہ ہجریار کا روگ لیے بیٹھا عاشق

(زور)

<https://www.classicurdumaterial.com/> *****

ممی۔۔۔۔ کہاں ہیں آپ؟؟ یار تھوڑا جلدی کر لیں مجھے جانا ہے۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/> مرزا چلاتے ہوئے مہراہ کو پکارتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

مرزا کبھی اپنا سپیکر بند بھی کر لیا کرو اور یہ لو پکڑو اپنا ڈریس مجھے جیسا آتا تھا میں نے ویسا ہی

سی دیا ہے اب مجھے مت کہنا کہ اس میں یہ خرابی ہے یا وہ خرابی ہے۔۔۔۔۔

مہراہ مرزا کو اس کا ڈریس تھما کر بولی جس نے صبح ہی مہراہ کو اپنا ایک ڈریس دے کر اسے

زبردستی تنگ کروایا تھا کیونکہ مرزا میڈم ایکس سائز کر کے اور پتلی ہوئی تھی۔۔۔

لو یو ممی اور جیسا بھی ہوا میں پہن لوں گی۔۔۔۔

مرحہ مہرہ کا چہرہ چوم کر اس کے ہاتھ سے ڈریس پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ویسے مرحہ تمہیں تو یہ ڈریس پسند نہیں تھا پھر تم نے یہ ڈریس تنگ کیوں کروایا؟؟

مہرہ نے مرحہ سے گھورتے ہوئے پوچھا وہ اچھے سے اس شیطان کی خالہ کو جانتی تھی جس نے اپنی شرارتوں سے سب کے ناک میں دم کیا ہوا تھا۔۔۔۔

اف مئی آپ مجھ معصوم پر اب الزام لگا رہیں ہیں اب میں آپ سے نہیں بولوں گی۔۔۔۔

مرحہ سارے جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر سجائے بولی جیسے اس سے معصوم شاید ہی دنیا میں کوئی ہو۔۔۔۔۔

مرحہ۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> مرحہ۔۔۔۔

باہر سے اچانک مرحہ کے نام کی پکار سن کر جہاں مہرہ نے اپنا سر نفی میں ہلایا تھا وہاں ہی

مرحہ نے ہنستے ہوئے جلدی سے خود کو مہرہ کے کمرے سے رفو چکر کیا تھا وہ جانتی تھی کہ اب

اسے ڈھونڈنے والا شخص یقیناً مہرہ کے کمرے میں آئے گا

بڑی ماما۔۔۔ آپ نے مرحہ کو دیکھا ہے کہاں ہے وہ مجھے مل نہیں رہی؟؟؟

وجدان مہرہ کے کمرے میں داخل ہو کر اسے پوچھنے لگا۔۔۔۔

سفید رنگ پر ہلکی داڑھی، باریک ہونٹ، تیکھی ناک، چاکلیٹ رنگ کے بال اور گہری کالی

آنکھوں والے شہزادے وجدان کو دیکھ کر مہرہ نے بے ساختہ اس کی نظر اتاری۔۔۔۔۔

نہیں وہ یہاں نہیں ہے وجی ابھی تمہاری آواز سن کر وہ کمرے سے بھاگ گئی ہے یقیناً کوئی نہ کوئی شرارت کی ہوگی اس نے ہے نہ؟؟

مہراہ مسکرا کر وجدان سے بات کرنے لگی۔۔۔۔۔
 بڑی مہم میں جو کل نئے کپڑے لایا تھا اس نے میرے وہ سارے کپڑے خراب کر دیے ہیں

وجدان نے جھنجھلا کر مہراہ کو بتایا۔۔۔

اف۔۔ کیا کروں میں اس لڑکی کا۔۔۔۔۔ پتا نہیں تمہارے پیچھے یہ ہاتھ دھو کر کیوں پڑی ہے
 مہراہ وجدان کی بات سن کر تپ کر بولی۔۔۔۔۔

ممی قسم سے میں نے وجی کی شمرٹس خراب کرنے سے پہلے ایک بار بھی ہاتھ نہیں دھوئے
 تھے۔۔۔۔۔

کمرے کے باہر کھڑی مرزا جو ان کی باتیں سن رہی تھی مہراہ کی بات سن کر دروازے میں
 کھڑی ہو کر اپنی مسکراہٹ دبا کر بولی اور وجدان کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ تیزی سے وہاں سے
 بھاگی تھی۔۔۔۔۔

تم چھوڑو ا سے وجی میں خود تمہارے لیے رات کو صوفیہ کے ساتھ جاکر شاپنگ کر کے لاؤں
 گی۔۔۔۔۔

مہراہ اپنی نالائق بیٹی کی بعد میں کلاس لینے کا سوچ کر وجدان سے بولی۔۔۔۔۔

اوکے بڑی ماما تھینک یو سوچ۔۔۔۔

وجدان مہراہ کی بات سن کر اس کو گلے لگا کر بولا مہراہ نے پیار سے اس کے بال بکھیرے
تھے۔۔۔۔

چل ہٹ پگلے بڑی ماما بھی بول رہا ہے اور تھینک یو بھی۔۔۔۔
وجدان مہراہ کی بات پر ہنس کر اپنے ہاتھوں سے کان پکڑ کر معذرت کرتا کمرے سے چلا گیا
تھا۔۔۔۔

ابراہیم کہاں ہو تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے؟؟؟
ضمخام جو رات سے اپنے سپوت ابراہیم کے گھر نہ آنے پر اور فون نہ اٹھانے پر پریشان تھا اب
ابراہیم کے فون کرنے پر وہ غصے سے اس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

سوری ڈیڈ۔۔۔ دوستوں کے ساتھ باہر کا پلان بنا تھا ہم کیمپنگ کے لیے آئے ہوئے ہیں میں
نے آپ کو مسیج کیا تھا شاید یہاں سنگلز پروہلم کی وجہ سے آپ تک پہنچ نہیں پایا۔۔۔۔

دوسری طرف سے ابراہیم نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ضمخام کو جواب دیا۔۔۔۔
ٹھیک ہے تم رات تک گھر موجود ہو آج ایک ضروری میٹنگ ہے ویسے وجدان سب سنبھال لے
گا مگر تمہارا ہونا بھی ضروری ہے۔۔۔۔۔ سمجھ رہے ہو نہ میری بات تم ابراہیم؟؟

ضمخام سخت لہجے میں ابراہیم سے بولا۔۔۔۔

اگر آپ کے چہیتے بیٹے نے میٹنگ اٹینڈ کر ہی لینی تو پھر وہاں میری کیا ضرورت ہے ڈیڈ؟؟ وہ سب اچھے سے سنبھال لے گا۔۔۔۔

ابراہیم وجدان کا نام سن کر طنزیہ بولا تھا کیونکہ ہمیشہ ضخیم کی زیادہ توجہ اور پیار وجدان کو ہی ملا تھا۔۔۔۔

میرے ساتھ بکواس مت کرو ابراہیم ورنہ تم مجھے اچھے سے جانتے ہو۔۔۔۔۔ جیسے کہاں ہے ویسے ہی تم وقت پر رات کو میٹنگ میں موجود ہو۔۔۔۔۔

ضخام اس کی بات پر غصے سے سخت لہجے میں بول کر فون کھٹک سے بند کر چکا تھا۔۔۔۔۔ ابراہیم نے زور سے موبائل کو پکڑ کر اپنی آنکھیں بند کر کے کھول کر اپنا غصہ ضبط کیا تھا

ڈیڈ یار پلیز مان جائیں نئی بانگ کا ہی کہہ رہا ہوں میں پلیز ڈیڈ۔۔۔۔۔

تیمور اپنے باپ زینق کے کمرے میں داخل ہوتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

بالکل نہیں تیمور تم جانتے ہو کہ ہم جس طرح کا کام کرتے ہیں اس میں ہمارے لیے صرف گاڑی میں سفر بہتر رہتا ہے کوئی پتا نہیں ہوتا کون کب ہم پر جان لیوا حملہ کر دے۔۔۔۔۔

زینق سختی سے تیمور سے بولا۔۔۔۔۔

ڈیڈ مجھے اپنی حفاظت اچھے سے کرنی آتی ہے پلیز۔۔۔۔۔ یہی میں اگر وجدان بھائی سے سفارش

کرواتا آپ نے مان جانا تھا اب میں ان سے ہی کہوں گا آپ سے بات کرنے کے لیے۔۔۔۔۔

تیمور منہ بناتا ہوا بولا اور کمرے سے جانے لگا جب پیچھے سے زینق کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔۔۔۔

وہ تم سے زیادہ عقلمند ہے کبھی تمہاری بات نہیں مانے گا اب شاباش جلدی سے یہاں سے رفوچکر ہو جاؤ اور جا کر اپنی ماں کو کمرے میں بھیجو۔۔۔۔

اب آپ نے کہہ دیا ہے اس وجہ سے میں ماما کو میں باہر ہی مصروف رکھوں گا۔۔۔۔
تیمور زچ کر دینے والی مسکراہٹ سے زینق سے بولا اور جھپاک سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔ پیچھے زینق نے من ہی من میں اسے خوب القابات سے نوازا تھا اب وہ جانتا تھا کہ واقعہ
تیمور انوشے کو کمرے میں کبھی نہیں بھیجے گا۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> *****

آہ۔۔۔۔ کیا کر رہے ہو وجی چھوڑو میرے بال۔۔۔۔

مرحاجو ابھی شاور لے کر نکلی تھی باہر کھڑے وجدان نے زور سے اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔۔

کیا کہا تھا میں نے میری چیزوں سے دور رہا کرو آخر کب سمجھو گی تم ڈر والٹی۔۔۔۔
وجدان جھٹکے سے اس کی گردن مزید بالوں کو کھینچ کر پیچھے کرتا ہوا مرحا کے کمانوں میں غرایا۔۔۔۔

کیا کروں ڈر ہی تمہیں تنگ کیے بغیر میرا دن نہیں گزرتا۔۔۔۔

مرحہ اپنی گردن پر ایک ہاتھ رکھے زچ کر دینی والی مسکراہٹ سے ایک آنکھ دبا کر وجدان سے بولی اور ایک جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اپنے سر کو اس کے بازو کے نیچے سے نکال کر اس نے اپنے بال وجدان کی گرفت سے نکالے تھے۔۔۔۔

نامردوں کی طرح مجھ پر ظلم کرنے کی کوشش مت کرنا ڈر ہی ورنہ لوٹے ہوئے ہاتھوں والا شوہر بھی مجھے منظور ہے۔۔۔۔

مرحہ اس کے منہ پر پھنکاری تھی وجدان نے زور سے اپنی مٹھیوں کو بھیج کر اپنا غصہ قابو کیا تھا۔۔۔۔

لیکن تم جیسی لڑکی کم اور لڑکا زیادہ مجھے ہر گز نہیں پسند اور نہ ہی اپنی بیوی کے طور پر کبھی قبول ہوگی ڈر وائفی اس لیے مجھے تنگ کر کے میری توجہ حاصل کرنے کی کوششیں چھوڑ دو۔۔۔۔۔

وہ بھی زہر کے نشتر اس کی ذات پر چلاتا لمبے لمبے ڈھگ بھرتا کمرے سے چلا گیا مگر جاتے ہوئے مرحہ کے دل کو ہر بار کی طرح دوبارہ روند گیا تھا۔۔۔۔

مرحہ نے اپنے لبوں کو کاٹ کر اپنے آنسو روکے تھے اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر خود کو ایک نظر دیکھا۔۔۔۔

مہراہ کے جیسی نیلی کانچ سہی آنکھیں جو ہر وقت چمکتی رہتی تھیں سرخ و سفید رنگت پر چھوٹی سی ناک بھرے بھرے گلابی ہونٹ کے ساتھ نازک سرپا بس فرق یہ تھا کہ وہ لڑکوں کی طرح

ڈریسنگ کرتی تھی اور ضخیم نام نے اسے لڑنا اور اپنا سیلف ڈیفینس کرنا اچھے سے سیکھایا ہوا تھا جبکہ وجدان کو نازک سعی گھر میں رہنے والی معصوم لڑکیاں پسند تھی مگر قسمت نے اسے مرزا سے ملا دیا تھا

رات کا وقت ہر طرف سناٹا اور اس سناٹے میں ایک گاڑی فرارے بھرتی ہوئی بلیک روز مینشن کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ضخم نام کے کہنے کے باوجود ابراہیم ڈھیٹ بنا پھر لیٹ ہی میٹنگ کے لیے نکلا تھا میٹنگ بیسمنٹ میں موجود ایک روم میں تھی۔۔۔۔۔

مینشن میں داخل ہو کر وہ گاڑی سے نکلا اور اس کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر اس نے سگریٹ نکال کر سلگائی اور گھڑی پر ٹائم دیکھا جہاں میٹنگ شروع ہوئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ آرام سے سگریٹ کے گہرے کش لے کر ٹھنڈی فضا میں دھواں چھوڑتا ہوا پرسکون سا کھڑا تھا جب پیچھے سے مرزا کی سنجیدہ سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔۔۔۔۔

ابراہیم تم اس وقت میٹنگ میں موجود کیوں نہیں ہو؟؟ ڈیڈ کو تنگ مت کیا کرو یہ سگریٹ یہاں پھینکو اور فوراً جاؤ میٹنگ میں اگر کوئی لیٹ آنے کی وجہ پوچھے تو بتا دینا کہ مرزا نے مجھے روک لیا تھا اس کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی تو اسے دوائی لا کر تم نے دی اوکے جاؤ اب۔۔۔۔۔

وہ تازہ ہوا میں سانس لینے باہر آئی تھی جب اس کو ابراہیم نظر آیا تھا۔۔۔۔۔

مرحہ۔۔۔۔۔ ابراہیم مرحا سے کچھ بولنے لگا کہ مرحا کی گھوری دیکھ کر وہ سگریٹ زمین پر پھینکتا گہری سانس لے کر کلون اپنی جیب سے نکال کر خود پر چھڑکتا ہوا منہ میں بپل گم ڈال کر بیسمنٹ کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔

مرحہ اسے جاتے دیکھ کر گہری سانس لے کر واپس مینشن کے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ میٹنگ روم میں داخل ہوا سب چہرے اس کی طرف مڑے تھے جس نے میٹنگ میں آکر اس میں خلل ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔

وجدان نے اسے دیکھ کر اپنی آنکھیں گھمائی تھیں جبکہ ضہام نے غصے سے اسے گھورا تھا ابراہیم دونوں کو نظر انداز کر کے رامش کے پاس آیا جو مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اب بھی کیوں آئے ہو تم تھوڑی دیر بعد میٹنگ کے ختم ہونے کے بعد آجاتے۔۔۔۔۔

وجدان کی جانب سے ابراہیم پر طنز کیا گیا جسے وہ نظر انداز کر گیا۔۔۔۔۔

وجدان اپنی بات جاری رکھو۔۔۔۔۔ رامش نے سنجیدگی سے وجدان سے کہا جو ابراہیم کو گھور کر دیکھنے کے بعد اپنی بات دوبارہ بتانے لگا۔۔۔۔۔

ہماری جو پچھلی بار کی طرح سپلائی ختم ہوئی تھی مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ہمارے بیچ میں کوئی ایسا شخص ہے جس کی وجہ سے ہمارا کافی سارا مال غائب ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو وجدان مجھے بھی یہی لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

ضمخام سوچتا ہوا بولا کافی دیر سے ان کا بہت سارا مال غائب ہو رہا تھا مگر انھیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے ہو رہا تھا

مجھے بھی یہی لگ رہا ہے ورنہ کس کی اتنی مجال کہ ہم سے پنگا لے سکیں۔۔۔۔۔

اب کی بار زنیق بولا۔۔۔۔۔

اوہ وجدان تم نے کتنی ضروری بات ہمیں بتا دی ہمیں یہ معلوم ہی نہیں تھا اس بات پر آپ کے لیے تالیاں۔۔۔۔۔

ابراہیم طنزیہ بولا یہ بات وہ پہلے ہی انھیں سو بار بتا چکا تھا مگر تب کسی نے اس کی بات نہ سنی اور اب اس کی بات پر ضمخام کے بولنے پر وہ طنزیہ بولا ایک طرف بیٹھے تیمور نے ابراہیم کی بات پر اپنی ہنسی دبائی یہ واقعی حقیقت تھی کہ یہ بات پہلے ہی ابراہیم کر چکا تھا مگر کوئی اس کی بات سنتا پھر نہ جبکہ وجدان نے اس کو اگنور کیا تھا۔۔۔۔۔

یہ بات ہمیں ابراہیم پہلے ہی بتا چکا ہے وجدان تم کچھ اور بتاؤ جس سے پتا چلے کہ آخر یہ ہے کون؟؟ یا تمھیں پتا لگا کہ وہ کون ہے جو یہ کروا رہا تھا۔۔۔۔۔

رامش نے سنجیدہ سے لہجے میں اپنے بیٹے سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں ڈیڈ آپ کو یہ جان کر شدید حیرت ہوگی کہ وہ شخص خود ہمارے پاس آئے گا مگر ہمیں ایک پلان کی ضرورت ہے اور میرے پاس وہ پلان موجود ہے بس تھوڑی سی مدد چاہیے مجھے ابراہیم صاحب کی اگر ان کے پاس وقت ہو۔۔۔۔۔

وجدان پہلے رامش سے پھر ابراہیم سے بولا۔۔۔۔۔
 میں ہمیشہ ہی آپ لوگوں کی مدد کرنے کے لیے تیار ہوتا ہوں یہ کونسا نئی بات ہے۔۔۔۔۔
 وہ مسکرا کر کندھے آچکا کر بولا۔۔۔۔۔
 ٹھیک ہے پھر میں تمہیں بعد میں سارا پلان بتاؤں گا۔۔۔۔۔

وجدان اس سے بولا اور وہ لوگ مزید دوسری باتیں ڈسکس کرنے لگے آپس میں بے شک وہ لوگ جتنے بھی ایک دوسرے پر طنز کے تیر چلا لیں مگر مشکل وقت میں وہ ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد اور حفاظت میں ساتھ ساتھ ہوتے تھے۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مہراہ ، صوفیہ ، انوشے اور مرحا پچھلی سائیڈ پر بنے لان میں بیٹھے ہوئے باقی لوگوں کا انتظار کر رہے تھے وہ سب لوگ رات کو اکٹھے بیٹھ کر کافی پیتے تھے اور سارے دن کی باتیں کرتے تھے۔۔۔۔۔

یہ لڑکی اتنی شرارتی ہے مجھے سمجھ نہیں آتا کس پر گئی ہے؟؟

مہراہ نے مرہا کو دیکھ کر حیرت سے سوچا جبکہ انوشے اور صوفیہ نے اپنی ہنسی دبائی تھی وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ مرہا مہراہ کی کاپی ہے مگر اکثر وہ مہراہ کو حد سے زیادہ زچ کر دیتی تھی آج پھر وجدان کے سارے کپڑے تم نے خراب کر دیے زرا مجھے اس بارے میں بتاؤ۔۔۔۔۔

مہراہ نے نے شرموں کی طرح دانت نکالتی مرہا سے پوچھا
ویسے ہی اس نے مجھے غصہ دلایا تھا۔۔۔۔۔

مرہا نے جھوٹ بولا وہ انھیں کبھی نہیں بتانا چاہتی تھی کہ وہ اسے ان کپڑوں میں اتنا ہینڈسم اور خوبصورت لگ رہا تھا کہ اسے ڈر تھا کہ کوئی اور لڑکی اس کی دیوانی نہ ہو جائے۔۔۔۔۔
اب وہ تمھیں غصہ دلائے گا تم اس کے بال کھینچوں گی زرا مجھے بتانا۔۔۔۔۔

مہراہ نے تپ کر پوچھا اس کی بات پر صوفیہ اور انوشے دونوں ہنس پڑے تھے۔۔۔۔۔
جانے دو مہراہ وجدان بھی کچھ کم نہیں ہے ایک نمبر کے تیز انسان ہے وہ۔۔۔۔۔
صوفیہ اسے اپنے بیٹے کے بارے میں بتاتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

تم آخر کب سدھرو گے ابراہیم۔۔۔۔۔

ابھی وہ مزید بات کرتی کہ ضمخام کی غصے سے بھری آواز سن کر وہ سب بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھی تھیں

وہ لوگ ادھر ہی چلتے ہوئے آرہے تھے جبکہ ضمخام ابراہیم کو بول رہا تھا۔۔۔۔۔

ڈیڈ اب میں نے کیا کیا ہے اب تو میں میٹنگ میں بھی موجود تھا کبھی مجھ سے خوش بھی ہو جایا کریں۔۔۔۔

ابراہیم بے زار سا بولا اسے کوفت ہو رہی تھی ضخام کی ہر بار کی طرح ڈانٹ سن کر۔۔۔۔۔
 ابراہیم۔۔۔ آئندہ کے بعد اگر تم نے اپنے باپ سے ایسے بات کی تو مجھے بلانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔۔

مہربانہ کو اس کا لہجہ سخت ناگوار گزرا تبھی وہ تھوڑا سخت لہجے میں بولی۔۔۔۔۔
 کچھ سیکھو وجدان سے تم سے زیادہ کام کرتا ہے اور اپنے ماں باپ کے آگے اس نے کبھی آواز تک نہیں نکالی۔۔۔۔۔

ضخام کی بات سن کر ایک دم ہی ابراہیم کا پارہ ہائی ہوا تھا اور وہ پھٹ پڑا تھا۔۔۔۔۔
 اگر آپ کو وہ اتنا ہی پیارا ہے تو اسے اپنا بیٹا بنا لیں ساری برائیاں مجھ میں ہی ہیں۔۔۔۔۔
 کیا کرتا ہوں میں؟؟ بتائیں ڈیڈ شرابی ہوں یا لڑکیوں کے ساتھ راتیں گزارتا ہوں۔۔۔۔۔؟؟
 آپ کی کہی ہر بات مانتا تھا مگر پھر بھی کبھی آپ مجھ سے مطمئن نہیں ہوئے۔۔۔۔۔

ابراہیم۔۔۔۔۔ مرحانے بات زیادہ بڑھتے دیکھ کر ابراہیم کو روکا ایک وہ ہی تھی جس سے ابراہیم نے کبھی اونچی آواز میں بات تک نہ کی تھی بلکہ بڑے بھائیوں کی طرح ہمیشہ اس سے محبت کی اور عزت بھی اسے سب سے زیادہ دیتا تھا

ایک منٹ مرحا آج میں ان سے جواب لینا چاہتا ہوں کہ آخر کیا کمی ہے مجھ میں۔۔۔۔۔۔۔

آپ ایک کامیاب شوہر ضرور ہوں گے ڈیڈ مگر آپ کامیاب باپ نہ بن سکے۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔

ابراہیم کی اس بات نے ضمخام کا ضبط آزمایا تھا تبھی اس نے آگے بڑھتے ہوئے ابراہیم کے
تھپڑ مارا تھا سبھی ضمخام کے اس عمل پر پریشان سے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔
جبکہ وجدان جو پہلے سکون سے سائیڈ پر کھڑا تھا اب وہ بھی سہی معنوں میں پریشان ہوا تھا
ضمخام پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔۔ جوان اولاد پر کون ہاتھ اٹھاتا ہے۔۔۔۔۔؟؟

رامش غصے سے بولا جبکہ ابراہیم اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ساکت سا کھڑا تھا۔۔۔۔۔

یہ اسی لائق تھا رامش زرا تمیز نہیں اس لڑکے میں اپنے باپ سے کیسے بات کرنی تھی۔۔۔۔۔

یہ بولنے والی مہراہ تھی۔۔۔۔۔

مجھے باغی بننے پر مجبور مت کریں ڈیڈ ورنہ اس گھر کا شیرازہ بکھرنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا

وہ اپنے سرخ گال پر ہاتھ رکھے لال انگارہ آنکھوں سے بھاری آواز میں بولا۔۔۔۔۔

اس کی بات کا جس طرف اشارہ تھا سب اچھے سے جان گئے تھے وہ شروع سے ہی وجدان اور

مرحہ کے رشتے کے خلاف تھا اور اس کو ختم کرنے کی ہی دراصل وہ بات کر رہا تھا

ابراہیم ایک نظر سب پر ڈالتا لمبے لمبے ڈھگ بھرتا غصے سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔
آپ نے آج اچھا نہیں کیا ڈیڈ۔۔۔۔۔

مرحانے شکوہ کن نگاہوں سے ضمخام کو دیکھا اور اپنی گردن نفی میں ہلاتی ہوئی وہ وہاں سے تیزی سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔

ان کی باتوں پر غور مت کرو ضمخام وہ دونوں ابھی تھوڑا غصے میں ہیں تم دیکھنا صبح ہوتے ہی دونوں تم سے معافی مانگنے آئیں گے۔۔۔۔۔

مہراہ پریشان سے کھڑے ضمخام سے بولی۔۔۔ ضمخام اپنے بالوں میں بے سیکونی سے ہاتھ پھیرتا ہوا اندر بڑھ گیا آج کا واقعہ سب کے لیے غیر متوقع تھا۔۔۔۔۔

باقی سب بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے ضمخام اور ابراہیم میں ایسی چھوٹی بحث پہلے بھی ہوتی رہتی تھی مگر آج جس حد تک بات بڑھ گئی تھی کسی کو امید نہیں تھی۔۔۔۔۔

https://www.facebook.com/ClassicalUrduMaterial/

مہراہ اور ضمخام کے دو بچے تھے سب سے بڑی بیٹی مرحا جس میں سب کی جان تھی گھر کی اکلوتی بیٹی ہونے کی وجہ سے سب اس سے بے حد پیار کرتے تھے سوائے وجدان کے۔۔۔۔۔
مہراہ اور ضمخام کا ایک بیٹا ابراہیم تھا جو مرحا سے دو سال چھوٹا تھا مگر مرحا کا بڑا بھائی بننے کی کوشش کرتا تھا کبھی اسے سے بدتمیزی تو کیا اس نے مرحا سے کبھی اونچی آواز میں بات بھی نہیں کی تھی اس کی جان تھی مرحا میں مگر وجدان سے اس کا خدا واسطے کا بیر تھا۔۔۔۔۔

کچھ سالوں پہلے ایک حادثے میں ضہام کے والدین چل بسے تھے مگر ان کی خواہش تھی کہ وجدان کا مرہا سے نکاح کروادیا جائے آخر وہ اپنی فیورٹ پوتی مرہا کی وجدان کے لیے محبت سے آگاہ تھے۔۔۔

پھر ایک مہینے کے بعد مرزا اور وجدان کا نکاح کر دیا گیا تھا وجدان مرزا سے نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اسے مجبوراً ماننا پڑا تھا مگر ابراہیم بھی ان کے رشتے پر بالکل راضی نہیں تھا مگر چھوٹا ہونے کی وجہ سے کسی نے اس کی بات نہیں سنی۔۔۔۔

وہ سب لوگ ڈانگ ہال میں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے آج معمول کے برخلاف ٹیبل پر نہایت خاموشی تھی تیمور کا کل رات اپنے دوستوں کے ساتھ گھومنے گیا ہوا تھا اور اب سو رہا تھا اسے کل رات والے واقعے کے بارے میں بھی نہیں پتا تھا۔۔۔۔۔

ڈیڈ آج آپ کچھ کھا ہی نہیں رہے یہ لیں اولیٹ کھائیں خاص میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔۔۔۔

مرحہ ہلکے ہلکے لہجے میں ضمخام سے بولی ضمخام نے مسکرا کر اولیٹ لیا تھا وہ جانتا تھا کہ اس کی شہزادی بیٹی جھوٹ بول رہی ہے اسے تو کیچن میں داخل ہونے سے بھی موت پڑتی تھی وہ کہاں سے کیچن میں جا کر یہ بنا سکتی تھی۔۔۔۔۔

خدا کا خوف کرو لڑکی جھوٹ کم بولا کرو یہ میں نے بنایا ہے ضمخام۔۔۔۔۔
مہراہ اپنی بیٹی کے جھوٹ پر تڑپ کر بولی۔۔۔

چھوٹی ماما آپ بتائیں یہ میں نے بنایا ہے نہ؟؟۔۔۔۔۔ مرحا معصومیت چہرے پر سجائے صوفیہ کا سہارا لیتی بولی۔۔۔

وجدان نے اس چالاک لڑکی کو ایک نظر دیکھا جو چہرے پر معصومیت سجائے بولی اس کو اپنا آپ اس کے حسین و معصوم چہرے میں گم ہوتا محسوس ہو رہا تھا اس نے مرحا کے چہرے سے فوراً اپنی نظریں ہٹا کر اپنا سر جھٹکا۔۔۔

اسے تغفار یہ مجھے کیا ہوا تھا --- وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اور اپنی کافی اٹھا کر اس نے اپنا رخ اپنی ماں صوفیہ کی طرف کر لیا۔۔۔۔۔

مہربانہ تم بھول گئی ہو یہ پلیٹ مرزا ہی اٹھا کر لائی ہے اس کا مطلب یہ اس نے کی بنایا ہے۔۔۔ صوفیہ اپنی مسکراہٹ دبا کر مہربانہ سے بولی

چھوٹی ماما۔۔۔ وہ دبی دبی سعی احتجاج کرتی چیخی صوفیہ کی بات پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔۔۔

ہاں ہاں مجھے پتا چل گیا ہے کہ یہ میری پیاری سی بیٹی نے میرے لیے بنایا ہے اب میری بیٹی کو کوئی تنگ نہ کرے۔۔۔۔۔ ضمخام اپنی ہنسی دباتا مرزا کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

گڈ مارنگ !۔۔۔۔۔ ڈاننگ ہال میں داخل ہوتے ابراہیم اونچی آواز میں بولا سب اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے وہ مضبوط قدم اٹھاتا ضمخام کی طرف بڑھا اور اس کے گھٹنے کو پکڑ زمین پر پنچوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

سب اس کی طرف متوجہ تھے کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔۔۔۔۔
سوری ڈیڈ۔۔۔ آئندہ کے بعد آپ سے کبھی بدتمیزی نہیں کروں گا رات کو اچانک غصے میں کیا بول گیا مجھے سمجھ نہیں آئی۔۔۔۔۔

وہ نظریں جھکا کر شرمندہ سا مضبوط لہجے میں بولا کہ اس کی آواز ہال میں موجود سب لوگوں کو سنائی دی تھی۔۔۔۔۔

ضمخام نے مسکرا کر اپنے اس نالائق بیٹے کو دیکھا تھا جو کبھی کبھی غصے میں اس کے جیسی حرکتیں کر جاتا تھا۔

آئندہ کے بعد ایسا مت کرنا ابراہیم ورنہ تمہارا بویا بسترہ اس گھر سے باہر موجود ہوگا۔۔۔۔۔
ضمخام اس کو کھڑا کرتا خود میں بھیج کر بولا سب نے ان کی دوبارہ صلح ہونے پر سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔

آپ ایک بار پھر تمھیں مار دی جیسے گا میری عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔۔۔۔ وہ سنجیدگی سے شرمندہ سا بولا۔۔۔۔۔

ایسا ہی کروں گا اگر آئندہ کے بعد دوبارہ تم نے مجھ سے رات والے لہجے میں بات کی۔۔۔۔۔
ضمخام اس کا کان ہلکا سا مڑوڑ کر بولا۔۔۔۔۔

سوری ڈیڈ میری توبہ میرے باپ کی بھی توبہ جو آئندہ کے بعد میں ایسا کچھ کہوں۔۔۔۔۔ اب پلیز میرا کان چھوڑ دیں۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے بولتا سب کو ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا وجدان بھی اس پاگل کی بات پر مسکرایا تھا جو ویسے تو اس سے بے زار ہی رہتا تھا مگر وجدان جانتا تھا کہ وہ اس کی کتنی عزت کرتا تھا ابراہیم ایسا ہی تھا کبھی کبھی اتنا غصے والا کہ کوئی بھی اس کے غصے سے ڈر جاتا اور کبھی اتنا نرم کے خود بخود اس سے بات کرنے کو دل کرتا۔۔۔۔۔

اب ڈیڈ آپ نے سارا پیار ابراہیم کو ہی دے دینا ہے مئی کو بھی دیکھیں کیسے ابراہیم کو پیار سے دیکھ رہیں اور مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی ہیں۔۔۔۔۔

مرحانروٹھے پن سے بولتی سب کی توجہ اپنی طرف کروا گئی تھی۔۔۔۔۔

روکو زرا تمہیں میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔ مہراہ اسے گھورتے ہوئے بولی جبکہ مرحا جلدی سے کرسی سے اٹھ کر ضمخام کے پاس بھاگی تھی جس نے ایک طرف اسے اور دوسری طرف سے ابراہیم کو اپنے ساتھ لگایا تھا مہراہ نے انہیں دیکھ کر دل ہی دل میں نظر اتاری تھی۔۔۔۔۔

اب تو مجھے بھی اکیلا اکیلا محسوس ہو رہا ہے بڑے پاپا۔۔۔۔۔ وجدان لاڈ سے ضمخام سے بولا۔۔۔۔۔
تم تو میرے شیر ہوا دھر آجاؤ۔۔۔۔۔ ضمخام وجدان سے بولا جو تیزی سے اٹھ کر ابراہیم کی طرف سے جا کر ان کے گلے لگا تھا۔۔۔۔۔ سب نے مسکرا کر یہ حسین منظر دیکھا تھا

ماسکوروس : <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

ٹھاہ۔۔۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔۔۔

داؤد جو اپنی گاڑی سے نکل کر سوگریٹ سلگاتا ہوا ارد گرد سے بے نیاز کھڑا تھا اچانک سے خود پر برستی گولیوں سے وہ زیادہ حیران نہیں ہوا تھا کیونکہ یہ تو روز کا معمول تھا مگر حیرانی کی بات تھی کہ گینگ کے سربراہ کے بیٹے پر کبھی حملہ نہیں کیا گیا تھا اور اب خود پر حملہ اس کے لیے حیرت کا باعث بھی تھا۔۔۔۔۔

داؤد نے تیزی سے گاڑی کے سائیڈ پر ہوتے اپنی جیب سے گن نکالی تھی جو ہمہ وقت اس کے پاس ہی موجود ہوتی تھی وہ تقریباً دو لوگ تھے جو اس پر گولیاں چلاتے ہوئے اس کی جانب بڑھ رہے تھے۔

داؤد نے جھک کر خود کو گولی کے لگنے سے بچایا تھا اور تیزی سے اپنی گن سے سامنے موجود شخص کے سر پر نشانہ لیا تھا مگر سامنے والا بھی ماہر شوٹر اور فائٹر تھا کہ اس نے تیزی سے دوسری طرف کودتے ہوئے خود کو اس کی گولی سے بچایا تھا۔۔۔۔۔

داؤد نے ایک گولی چلائی مگر اس بار دوسرے شخص پر چلائی تھی مگر دونوں ہی کسی ماہر جمناسٹر کی طرح ادھر سے ادھر کودتے ہوئے مسلسل خود کو داؤد کی گولیوں سے بچا رہے تھے۔۔۔۔۔

Черт ... Даже эти пули должны были закончиться

(شٹ۔۔۔ ان گولیوں کو بھی ابھی ختم ہونا تھا)

وہ روسی زبان میں اپنی بھاری آواز میں گن میں رہتی ایک گولی کو دیکھ کر غصے سے بڑبڑایا۔۔۔۔۔ اس نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی جیب سے موبائل نکالا اس پر مسلسل گولیاں برسائی جا رہی تھیں لیکن وہ اب انھیں ایک نظر دیکھنے کے بعد اپنے موبائل کو دیکھ رہا تھا وہ موبائل تو آئے دن گوماتا رہتا تھا اس وجہ سے اس کے موبائل میں ضروری کوئی چیز نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔۔

اس نے موبائل کو زور سے دوسری طرف پھینکا اور ان کے کچھ سمجھنے سے پہلے دوسری طرف بھاگنا شروع کیا وہ دونوں بھی اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔۔۔۔۔

ایک نے اس کے ٹانگ پر گولی چلائی تھی آہ۔۔۔ تکلیف سے اپنے لب بھینچ کر اس نے اپنی ٹانگ کو پکڑا تھا اب وہ کہیں چھپ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کی ٹانگ سے مسلسل خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

О н пошел этим путем

(اس طرف گیا ہے وہ۔۔۔۔۔)

اپنے پیچھے سے اس کو ان میں سے ایک کی آواز سنائی دی اس نے تکلیف سے لب بھینچ کر اپنے گن میں موجود گولی کو دیکھا اور پھر گن کو بند کرتے ہوئے وہ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔
Support@classicurdumaterial.com

ان دونوں میں سے ایک احتیاط سے قدم اٹھاتا ہوا خون کو دیکھتا بڑھ رہا تھا جب اچانک سے داؤد نے دیوار کے پیچھے سے آگے والے شخص کے سر میں گولی ماری تھی۔۔۔۔۔

دوسرا شخص فوراً ہی دوسری طرف ہو کر داؤد کی پہنچ سے دور ہوا تھا داؤد نے جلدی سے اپنی جیکٹ اتاری تھی ٹھنڈی ہوا اس کے جسم سے ٹکرائی تھی مگر اس پر جیسے کوئی اثر ہی نہ پڑا ہو اس نے جیکٹ اتار کر اپنی ٹانگ پر زور سے اس طرح باندھی کے اس کا خون زمین پر نہ گرے۔۔۔۔۔

داؤد نے تھوڑا سا آگے ہو کر دوسری طرف موجود شخص کو دیکھنا چاہا جب اس نے داؤد کو دیکھتے ہی گولی چلائی داؤد بروقت پیچھے ہو گیا ورنہ گولی سیدھی اس کے سر سے آر پار ہونی تھی۔۔۔۔۔

داؤد نے دوبارہ تھوڑا سا آگے کی طرف جھک کر دیکھا جب اسے وہ شخص آگے بڑھتا اپنے مرے ہوئے ساتھی کی گن کی طرف بڑھتا ہوا دکھا داؤد کو پتا چل گیا تھا کہ اس کی گن میں گولیاں ختم ہو گئیں ہے وہ تیزی سے دیوار کے پیچھے سے نکل کر گن کی طرف بڑھا تھا وہ گن داؤد کی سائیڈ پر داؤد کے زیادہ قریب تھی داؤد نے کچھ سوچ کر اپنی خالی گن نکالی اور کچھ سوچتا ہوا مسکرا کر اپنی گن اس شخص پر تان کر سخت سپاٹ لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

В с т а н ь и подними руки

(کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ اوپر کرو)

اس شخص نے ایک نظر اپنے سے کچھ فاصلے پر پڑی گن کو دیکھا اور پھر داؤد کے ہاتھ میں موجود گن کو اس شخص نے آہستہ سے اپنے ہاتھ اوپر کرنا شروع کیے۔۔۔۔۔

ایک سیکنڈ میں اس شخص نے اپنے پیر سے داؤد کے ہاتھ میں موجود گن دوسری طرف پھینکی تھی اور آگے بڑھ کر دوسری بھری ہوئی گن اٹھانی چاہی جب داؤد نے اس کی جیکٹ کو دبوچ کر اسے نیچے گرایا۔۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو اب بری طرح پیٹ رہے تھے داؤد نے اس کی ناک پر زور سے مکہ مار کر اس کی ناک توڑی تھی جبکہ اس شخص نے اپنی ٹانگ زور سے داؤد کی زخمی ٹانگ پر ماری داؤد

نے تکلیف سے اپنے لب زور سے بھیج لے تھے وہ دونوں ایک دوسرے میں گھتم گھتا تھے جب داؤد کو یاد آیا کہ اس کے پاس پاکٹ نائف موجود ہے داؤد نے تیزی سے پاکٹ نائف نکال کر کھول کر اسے سیدھا اس شخص کے پیٹ میں مارا تھا مگر وہ بھی ماہر تھا اس نے زور سے داؤد کو خود سے دور پھینکتے ہوئے گن اٹھا کر اس کا رخ داؤد کی طرف کر کے اسے چلایا تھا ایک گولی داؤد کی دائیں بازو میں بجنے لگی جب داؤد تیزی سے زمین سے اٹھا تھا اور اس نے نائف کو اس شخص کی طرف پھینکا جو سیدھے اس کے ہاتھ میں لگی۔۔۔۔۔

داؤد نے وہاں سے بھاگنا شروع کیا وہ جانتا تھا کہ جتنی اس کی بری حالت ہے وہ اب اس سے مزید نہیں لڑ سکتا تھا۔۔۔۔۔

وہ تیز تیز چلتا ایک چھوٹے سے کھولے گھر میں داخل ہوا تھا اور اس نے اندر داخل ہو کر جلدی سے گھر کا دروازہ بند کیا۔۔۔۔۔

خالہ؟؟۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دروازہ بند ہونے کی آواز پر گھر کے اندر کام کرتی پریشہ باہر آئی اسے لگا تھوڑی دور موجود سیڑ سے سامان لینے گئی اس کی خالہ واپس آگئی ہے۔۔۔۔۔

اپنے سامنے کسی انجان شخص کو دیکھ کر اچانک پریشہ کو خوف محسوس ہوا اور اس کی بری حالت دیکھ کر وہ ڈر کر پیچھے کو ہوتی کانپتی آواز میں پوچھنے لگی۔۔۔

آپ کون ہیں؟----

داؤد نے کسی لڑکی کی آواز پر سامنے کھڑی نازک سراپے کی پریشے کو دیکھا وہ اس کی آنکھوں میں موجود ڈر دور سے دیکھ سکتا تھا۔-----

م۔۔۔ مجھے ایک کال کرنی ہے۔-----

وہ اردو زبان میں اس سے بولا پریشے نے اس روسی طرز کے دکھنے والے شخص کی طرف حیرت سے اپنی آنکھیں پھیلا کر دیکھا۔-----

М н е нужно позвонить

(مجھے کال کرنی ہے۔۔۔)

داؤد کو لگا شاید اسے اردو نہیں آتی حالانکہ اس نے پہلے مما لفظ اردو کا ہی سنا تھا۔-----

ج۔۔۔ جی؟؟۔۔۔۔۔ پریشے نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔-----

مجھے موبائل دو اپنا۔۔۔۔۔ داؤد نے کمرخت لہجے میں جھنجھلا کر اس کو آگے ہی ٹانگ میں شدید درد

ہو رہا تھا اوپر سے اس لڑکی کی باتیں اب اسے غصہ دلانے لگی تھیں۔-----

پریشے داؤد کے ایک قدم آگے آنے پر پیچھے ہوتی تیزی سے اندر موبائل لینے بھاگی گھر میں اکیلے اس شخص کے ساتھ اسے شدید ڈر لگ رہا تھا۔-----

ی۔۔۔۔۔ یہ لیں۔۔۔۔۔ پریشے نے اسے اپنا پرانا سا موبائل پکڑایا۔۔۔۔۔ داؤد نے اس سے موبائل پکڑ کر

تیزی سے اپنے خاص آدمی دمتری کو کال کی دوسری ہی بل پر کال اٹھالی گئی۔-----

В ы, ребята, отдыхаете там, а меня здесь застреливают. Немедленно звоните по этому мобильному адресу. Я застрелен. У меня кровотечение. Приведите моего врача

(تم لوگ وہاں آرام کر رہے ہو اور یہاں مجھے پر گولیاں برسائی جا رہی ہیں فوراً سے پہلے اس موبائل کے اڈریس پر پہنچو مجھے گولی لگی ہوئی ہے خون نکل رہا ہے میرا ڈاکٹر کو ساتھ لے کر آنا۔۔۔۔)

سرد آواز میں غصے میں وہ دمتری کے پیچھے چلتے میوزک کو سن کر دھارا تھا وہ جانتا تھا یقیناً یہ لوگ کسی پارٹی میں ہیں اور یہی بات اس کے غصے کو بڑھا گئی تھی

Хорошо сэр мы идем

(او کے سر ہم آرہے ہیں)

دوسری طرف سے دمتری کے جواب سن کر اس نے فون بند کر کے پریشے کو تھمایا

سنو لڑکی تمہارے گھر بینڈیج وغیرہ کا اگر کوئی سامان ہے تو اسے لے کر فوراً آؤ۔۔۔۔

وہ پریشے سے بولا پریشے نے اس کی بات پر ڈرتے ڈرتے نفی میں سر ہلایا وہ اسے کیا بتاتی ان

کے گھر میں کھانا دو وقت کا بمشکل بنتا ہے تو وہ بینڈیج وغیرہ کا سامان کہاں سے لیتیں۔۔۔۔۔

ن۔۔۔۔ نہیں ہے۔۔۔۔ وہ سر جھکائے داؤد سے بولی۔۔۔۔

اچھا پھر کوئی کپڑا ہی لے کر آجاؤ میرا خون نکل رہا ہے مجھے اسے باندھنا ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنا خون زمین پر گرتا دیکھ کر بولا پریشہ تیزی سے جا کر اپنی ایک پرانی شمرٹ کو کاٹ لائی تھی اس کے پاس چند ایک کپڑے ہی تھے ان میں سے بھی ایک شمرٹ کاٹ کر اسے دینے پر شدید رونا آیا مگر وہ اپنے آنسو پیتی باہر آئی اور اس کو کپڑا تھمایا۔۔۔۔۔

داؤد نے جیکٹ کو زخم سے کھول کر اتار کر دوسری طرف رکھا اور تیزی سے کپڑا زور سے زخم پر باندھ دیا اچانک داؤد نے نظریں اٹھا کر پریشہ کی جانب دیکھا جو حسرت سے اس کو کپڑا لپیٹتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بیٹھے رہنے کے بعد اچانک دروازے پر بیل ہوئی پریشہ کا کلیجہ منہ کو آگیا تھا اپنی خالہ کے آنے کا سوچ کر مگر بھاری سے روسی زبان میں جملے سنائی دیے تو اسے تھوڑا سکون ملا۔۔۔۔۔
مجھے لینے آئے ہیں میری مدد کرو لڑکی میں نہیں چاہتا کہ میرے آدمی اندر آئیں۔۔۔۔۔ داؤد سنجیدگی سے بولا پریشہ نے ہچکچاتے ہوئے آگے بڑھ کر اسے ہلکا سا اپنے بازو کی مدد سے سہارا دیا دروازے کے پاس چھوڑتے ہوئے پریشہ کو داؤد نے اپنی جیب سے کچھ پیسے نکال کر تھمائے تھے اور پریشہ کے کچھ بھی بولنے سے پہلے وہ باہر نکل گیا تھا

پریشہ نے غصے سے اپنے ہاتھ میں موجود پیسے دیکھے اور اس کے دوبارہ ملنے پر اسے لوٹانے کا سوچ کر وہ تیزی سے اپنی خالہ کے آنے سے پہلے زمین پر لگا خون صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

داؤد کو لینے دمتری آیا تھا دمتری نے اس کو مدد کر کے گاڑی میں بیٹھایا تھا گاڑی میں موجود ڈاکٹر نے داؤد کے گاڑی میں بیٹھتے ہی اس کی ٹانگ میں سے گولی نکالنی شروع کی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ داؤد سیٹ سے ٹیک لگا کر اپنے لب بھینچے اپنی تکلیف برداشت کر رہا تھا جب کے آنکھیں بند کرنے پر اس کے سامنے کانپتی سی پریشے کا سرپا آیا مگر اس نے فوراً اپنی آنکھیں کھول کر اپنا سر جھٹکا تھا۔۔۔۔۔

روم ، اٹلی :

وہ موبائل پر مسد کراتے ہوئے بات کرتا مینشن کے اندر داخل ہوا تھا جب لان کے سائڈ سے ایک گیند اڑتی ہوئی آئی اور اس کے سر پر زور سے لگی۔۔۔۔۔ اچانک گیند سر پر لگنے پر اس نے اپنے سر کو پکڑتے ہوئے خونخوار نظروں سے اس جانب دیکھا جہاں سے گیند اڑتی ہوئی آئی تھی اس نے اپنا فون بند کر کے جیب میں ڈالا اور مرزا کو اپنی جانب آتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

وہاں پینٹ شرٹ میں ملبوس مرزا کو دیکھ کر اسے زرا سہی بھی حیرت نہ ہوئی تھی کیونکہ زیادہ تر کارنامے مرزا ہی کرتی تھی۔۔۔۔۔

مرزا اپنے سر پر پہنی کیپ ٹھیک کرتی ہوئی مسد کراتے ہوئے وجدان کے قریب آنے لگی وہ بور ہوتی ہوئی اب تیمور کے ساتھ کھیل رہی تھی تیمور کے گیند کروانے پر اس نے اتنی زور سے اپنا

بیٹ گیند پر مارا کے وہ اڑتی ہوئی اندر آتے وجدان کے لگی تھی تیمورا سے چھوڑ کر فوراً رنو چکر ہوا
تھا۔۔۔۔۔

اس نے قریب آکر نیچے جھک کر گیند کو اپنے ہاتھ میں اٹھایا اور اسے صاف کرتے ہوئے گیند
سے ایسے بولی جیسے وہ کوئی زندہ چیز ہو۔۔۔۔۔

اوہ میرے بے بی کو چوٹ تو نہیں لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ بولتی ہوئی ساتھ ساتھ گیند کو اپنی جینز کے ساتھ صاف کر رہی تھی۔۔۔۔۔
تمھاری اس بے بی کی وجہ سے میرا سر درد کرنے لگا ہے۔۔۔۔۔

وجدان مرہا کی بات سن کر دانت کچکچا کر بولا۔۔۔۔۔

خبر دار جو تم نے میرے بے بی کو کچھ کہا اور تمھیں کس نے کہا تھا اپنا سر ہر جگہ ساتھ لے
کر پھرتے رہو؟؟

وہ اپنی مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی سے وجدان سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

تمھارے خیال میں ، میں اپنا سر گردن سے اتار کر ہاتھ میں پکڑ کر چلا کروں؟؟
اس نے اس کی بات سن کر جھنجھلا کر پوچھا۔۔۔۔۔

تمھارا سر ہے بے شک اسے اتار کر ہاتھ میں پکڑے پھرو یا پھر گردن سے لگا کر چلتے پھرو۔۔۔۔۔
کمال بے نیازی سے جواب دیا گیا۔۔۔۔۔

وجدان تپ کر اسے بولا

کیوں میں کیوں یہاں سے جاؤں تم نے ایک تو آکر فضول میں مجھ سے بحث کر کے میرا قیمتی وقت برباد کر دیا اور اب مجھ پر حکم چلا رہے ہو ----

وہ ماتھے پر ڈال کر اپنے ہاتھوں کو سینے پر باندھ کر بولی۔۔۔

مجھے تمہارے قیمتی وقت کی اچھے سے خبر ہے اور اب تم یہاں ہی رہو میں ہی جا رہا ہوں۔۔۔۔

وہ تیپ کر بولتا ہوا لمبے لمبے دھگ بھرتا ہوا اندر چلا گیا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com ماسکو، روس :

کہاں مرے ہوئے تھے تم لوگ جب میرے بیٹے کو مارنے کے لیے لوگ بھیجے جا رہے تھے۔۔۔

فرازم داؤد کا باپ اپنے آدمیوں پر غصے سے روسی زبان میں دھاڑتا ہوا بولا۔۔۔

سوری سمر مگر سمر بنا بتائے باہر گئے تھے۔۔۔ دمتری اپنے مخصوص لہجے میں روسی زبان میں سمر

جھکا کر فرازم سے بولا۔۔۔۔۔

تم اپنا منہ بند رکھو ورنہ میں تمہارا منہ توڑ دوں گا --- مجھے بتایا ہے میرے آدمیوں نے کہ تم

مزے سے کسی یارِ پی میں اینجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔۔

سوری سر آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی۔۔۔۔ وہ نظریں ہنوز جھکائے کھڑا تھا کیونکہ وہ ڈون کی طرف دیکھ کر فلحال اپنے سر میں گولی کھا کر اوپر نہیں پہنچتا تھا۔۔۔۔

اگر کبھی ایسا ہوا تو پھر تمہیں میں زندہ نہیں چھوڑوں گا اب جاؤ یہاں سے اور پتا لگواؤ کہ کس نے یہ جرت کی ہے۔۔۔۔

وہ اسے نخت سے بولتا مضبوط قدم اٹھاتا ہوا اپنے وسیع و عریض مینشن میں چلا گیا یہ ایک بہت ہی خوبصورت اور بڑا مینشن تھا اس کے اندر ہر ضرورت کی چیز موجود تھی اور یہاں کی سکیورٹی بھی بہت سخت تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ مضبوط قدم اٹھاتا ہوا داؤد کے کمرے کی طرف بڑھ گیا دروازہ کھولتے ہی اس کے کانوں میں

اپنی بیوی کی آواز پڑی جس پر وہ ہلکا سا مسکایا۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/GlassieJurnal>

داؤد آخر تمہیں کب عقل آئے گی؟؟ تمہارے ڈیڈ نے سو بار تم سے کہا ہے کہ کسحق کو بنا بتائے مت جایا کرو مگر تمہیں کبھی اثر نہیں ہونا ڈھیٹ انسان ---

اپنے بیٹے کا سو جا ہوا چہرہ اور ٹانگ کا زخم دیکھ کر پریشانی سے آرزو سے ڈانٹتے ہوئے بولنے لگی۔۔۔۔

موم چل کریں میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ داؤد اپنے چاکلیٹ رنگ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنی ماں کی پریشانی دور کرنے کی ناکام سی کوشش کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

تم نے کبھی سدھرنا نہیں ہے بدتمیز انسان۔۔۔ آفہ نے ہلکا سا اس کے بازو میں تھپڑ مار کر کہا داؤد اپنی ماں کی فکر پر ہلکا سا مسکرایا

داؤد تمہاری موم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ آج جو ہوا ہے دوبارہ بھی ہوسکتا ہے اور ضروری نہیں کہ تم ہر دفعہ بچ جاؤ۔۔۔۔۔ فرازم سخت لہجے میں اسے بولا۔۔۔۔۔

آئندہ دھیان رکھوں گا ڈیڈ مگر آپ کو کچھ بتانا ہے مجھے لڑائی کرتے ہوئے ان میں سے ایک آدمی کے میں نے بازو پر ڈرگین کا ٹیوٹو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے فرازم کو بتانے لگا جب وہ اس آدمی سے لڑ رہا تھا تب اس نے اس کے بازو پر یہ ٹیوٹو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

مجھے بھی انھیں پر شک تھا کیونکہ آج کل ان کی طرف سے ہم پر حملہ کرنے کی دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔۔۔۔۔

فرازم سوچتا ہوا بولا وہ میکس۔۔۔۔۔ لیکن مافیا کی بات کر رہا تھا جن سے ان کی کبھی بنی ہی نہیں

بھیا۔۔۔۔۔ ابھی فرازم مزید بولتا کہ ان کی سترہ سال کی بیٹی رومیہ ہلکا سا دروازے سے سمر اندر نکال کر بولی۔۔۔۔۔

آجاؤ پرنسز۔۔۔۔۔ اپنی معصوم سی بہن کو دیکھ کر داؤد کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ آئی تھی وہ اس سے کافی چھوٹی تھی اور ان کے کام کے متعلق کچھ نہیں جانتی تھی انہوں نے کبھی اسے گھر سے باہر نکلنے نہیں دیا تھا اس نے گھر میں ہی ہوم سکول ٹیوشن لی تھی اسی وجہ سے وہ بے حد معصوم تھی۔۔۔۔۔

رومیہ اس کی بات سن کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اندر آئی۔۔۔۔۔
آ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں مجھے میڈ سے پتا چلا کہ آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔۔۔ وہ نظریں جھکائے پریشانی سے بولی۔۔۔۔۔

ادھر آجاؤ رومیہ بھائی کے پاس بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ آفہ رومیہ سے بولی۔۔۔۔۔ رومیہ اس کی بات سن کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی داؤد کے پاس جا کر بیٹھ گئی اس نے جیسے ہی داؤد کی شکل کی طرف دیکھ اس کی آنکھیں پھیل گئی تھی اس کے سوجے اور زخمی چہرے کو دیکھ۔۔۔۔۔
ی۔۔۔ یہ آپ کو کیا ہوا ہے بھیا؟؟ اس نے معصومیت سے پریشانی سے پوچھا جبکہ اس کی آنکھیں بھینگنے لگی تھیں۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا پرنسز تمہارے بھائی کو کچھ برے لوگوں نے مارا ہے۔۔۔۔۔ فرازم بات بناتا ہوا رومیہ کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔
کیوں مارا؟؟ اس نے سوالیہ پوچھا۔۔۔۔۔

اس وجہ سے کہ داؤد نے ہماری بات نہیں مانی تھی اسی وجہ سے ہم تمہیں کہتے ہیں کہ ہماری بات ماننا کرو ورنہ جو لوگ اپنے پیرنٹس کی بات نہیں مانتے انہیں پھر وہ برے لوگ مارتے ہیں۔۔۔۔۔

فرازم نے اسے کہا جبکہ فرازم کی بات سن کر داؤد نے اپنے لب بھینچے تھے فرازم کا رویہ کو گھر میں بند رکھنا اسے بالکل نہیں پسند تھا۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ لیکن میں تو اچھی پرنسز ہو ڈیڈ۔ وہ معصومیت سے اپنی آنکھیں پھیلا کر بولی۔۔۔۔۔
ہاں بھئی ہماری رویہ بہت اچھی ہے اسی وجہ سے اسے کوئی کچھ نہیں کہتا۔۔۔۔۔ آف اپنی بیٹی کے چہرے کو محبت سے چھو کر بولی۔۔۔۔۔

پرنسز یہ سب چھوڑو اور اپنے بھیا کے لیے ایک اچھی سی کافی بنا کر لاؤ میرا آج تمہارے ہاتھ کی کافی پینے کا دل کر رہا ہے۔۔۔۔۔ داؤد رویہ سے بولا جو اس کی بات سن کر مسکراتی ہوئی تیزی سے کافی بنانے چلی گئی تھی کیونکہ ایک کوکنگ ہی تھی جو اس کو آزادی سے اس گھر میں کرنے کی اجازت تھی۔۔۔۔۔

رویہ کے جانے کے بعد جہاں سے انہوں نے بات چھوڑی تھی وہاں سے ہی دوبارہ بات کرنے لگ پڑے تھے۔۔۔۔۔

فرازم روس میں اپنی گینگ کی وجہ سے مشہور لیکن کبھی کسی بے گناہ کو اس نے نہیں مارا تھا اس کی بیوی آفہ پاکستان سے تھی یہاں اسے غیر قانونی طریقے سے سمگل کیا گیا تھا اور فرازم

نے اسے چھڑوایا تھا پھر اس سے اس کو محبت ہو گئی اور ان دونوں نے شادی کر لی تھی ان کا ایک بیٹا داؤد تھا اور اس سے کافی سال چھوٹی رومیہ جس کو ان لوگوں نے کبھی گھر سے باہر جانے نہیں دیا تھا وجہ اس کی سکیورٹی کا مسئلہ تھا اور وہ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی ان کی پرنسز کو ان کی کمزوری سمجھ کر نقصان پہنچائیں۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔ سوری آپ اب دوبارہ کبھی نہیں ایسا کروں گا۔۔۔۔۔ تیمور اپنا بازو مرزا کی گرفت سے چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

تمہاری جرت بھی کیسی ہوئی وجدان کو دیکھ مر میدان چھوڑ کر بھاگنے کی۔۔۔۔۔ مرزا اس کا بازو مڑھتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

سوری بولا تو ہے آپ اور ویسے بھی بھائی نے کونسا آپ کو کچھ کہا ہے بلکہ اگر میں ہوتا تو انھوں نے یقیناً مجھے سزا دینی تھی۔۔۔۔۔ تیمور بولا

یہ کیا کر رہی ہو مرزا چھوڑو اسے۔۔۔۔۔ وجدان مرزا سے بولا جو تیمور کا بازو چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں کیا اس سے ؟ یہ میرے اور تیمور کا معاملہ ہے۔۔۔۔۔ وہ منہ بگاڑ کر وجدان سے بولی۔۔۔۔۔

ڈئیر والفی مجھے اس سے کیا ہے میں یہ ابھی تمہیں بتاتا ہوں زرا میرے ساتھ اندر آؤ۔۔۔۔۔ وہ مرزا کو بولنے کا موقع دیے بغیر اس کا ہاتھ پکڑ کر تیمور کا بازو اس کی گرفت سے آزاد کرواتا ہوا اسے اندر لے جانے لگا۔۔۔۔۔

یہ تم کیا کر رہے ہو ڈئیر ہی زرا شرم ہوتی ہے زرا حیا ہوتی ہے جو تمہیں چھو کر بھی نہیں گزری۔۔۔۔۔

مرزا منہ بگاڑتے ہوئے کڑوے سے لہجے میں بولی اس کو تیمور کو تنگ کرتے ہوئے مزا آرہا تھا۔۔۔۔۔

شرم و حیا کا تعلق جب تم سے نہیں ہے تو مجھ سے تو وہ بہت دور ہے اور ہاں میری دوست جولیا آرہی ہے اس لیے جلدی سے کچھ اچھا سا بنوا کر باہر لاؤ۔۔۔۔۔

وہ اسے کیچن کے دروازے کے پاس چھوڑتا اس کا دل جلاتا دوسری طرف چلا گیا۔۔۔۔۔ دیکھنا تمہاری اس پھلجڑی دوست کا میں حال کیا کرتی ہوں۔۔۔ وہ منہ ہی منہ میں بر بڑاتی ہوئی شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کیچن میں گھس گئی۔۔۔

وجدان کی یونیورسٹی کی دوست جولیا جو اکثر اس سے ملنے آتے جاتی رہتی تھی وہ ہی اس سے آج بھی ملنے آئی ہوئی تھی مرزا کو اس سے شدید چڑ تھی کیونکہ وہ وجدان کے ساتھ چپکنے کی مسلسل کی کوشش کرتی رہتی تھی۔۔۔۔۔

وجدان کسے دن اوٹنگ کا پلان بناؤ تم اب کبھی اپنے گھر کے سوا کہیں ملتے ہی نہیں ہو۔۔۔۔۔
وہ وجدان کے ساتھ چپک کر بیٹھتی ہوئی اٹالین زبان میں بولی۔۔۔۔۔ جبکہ وجدان اس کے اپنے
ساتھ جڑ کر بیٹھنے پر تھوڑا سا فاصلہ پر ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

مہراہ صوفیہ اور انوشے بھی لاؤنچ میں بیٹھیں وجدان کی دوست جولیا کو ناگوار نظروں سے دیکھ رہی
تھیں جس نے مغربی لباس پہنا ہوا تھا جبکہ جولیا کا بس نہیں چل رہا تھا وہ وجدان کی گود میں
ہی بیٹھ جاتی۔۔۔۔۔

مرحہ ملازمہ کے ساتھ کافی اور دوسری ریفرشمنٹ جولیا کے لیے لائی ملازمہ نے جیسے ہی کافی کی
ٹرے جولیا کے سامنے کی پیچھے سے مرحا نے ہلکا سا ملازمہ کو دھکا دیا جس سے گرم گرم کافی
نیچے گری اور اس کے چھینٹے سارے جولیا کے ڈیس پر پڑے۔۔۔۔۔

آہہ۔۔۔ اڈیٹ یہ کیا کیا ہے تم نے جاہل انسان۔۔۔۔۔ جولیا چیختے ہوئے اپنی ڈیس کو دیکھ کر
اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ مہراہ، صوفیہ اور انوشے تینوں نے مرحا کی شہرات ہر اپنی ہنسی دبائی تھی
جبکہ وجدان مرحا کو گھور کر اٹھا تھا اور اس نے اپنا رومال نکال کر جولیا کو دیا۔۔۔۔۔

یہ لو اس سے صاف کر لو جولیا اور واشروم میں چلی جاؤ اچھے سے صاف کر لینا۔۔۔۔۔
وجدان کی حرکت مرحا کو سخت ناگوار گزری اور وہ اس پھلجڑی کو مزا چکھانے کا سوچ کر شیریں
آواز میں بولی۔۔۔۔۔

وہ ڈر سے کانپتی آواز میں بولی وہ اس پاگل لڑکی سے بچ کر بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

ویری گڈ اب میں تمہیں چھوڑوں گی اور تم نے اپنا بیگ اٹھا کر تیزی سے یہاں سے بھاگنا ہے۔۔۔۔۔

مرحہ کی بات پر اس نے تیزی سے اپنا سر ہلایا مرحلے نے اسے جیسے ہی چھوڑا وہ تیزی سے واشروم کا دروازہ کھولتی باہر بھاگی تھی مرحلے بھی اپنی ہنسی چھپاتی باہر آئی تھی جہاں سب جولیہ کے تیزی سے اپنا بیگ میز سے اٹھا جت باہر بھاگنے پر حیران تھے۔۔۔۔۔

تم نے اسے کچھ کہا ہے مرحلے۔۔۔۔۔ وجدان نے سنجیدگی سے اپنی ہنسی روکتی مرحلے سے پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔ میں اسے کیوں کچھ کہوں گی۔۔۔۔۔ وہ معصومیت سے کندھے اچکا کر بولی۔۔۔۔۔

وجدان آئندہ کے بعد اپنی اس دوست سے اگر تم نے ملنا ہوا تو باہر ملنا مجھے بالکل نہیں پسند تمہارے ایسے دوست۔۔۔۔۔ صوفیہ ناگواری سے سخت لہجے میں بولی مرحلے اپنا رخ ہلکا سا مہرہ لوگوں کی طرف سے موڑ کر وجدان کو فلائنگ کس پاس کرتی اپنی آنکھ دبا کر تیزی سے دوسری طرف بھاگی تھی جبکہ وجدان اب اپنی ماں کی ڈانٹ سن رہا تھا۔۔۔۔۔

ابراہیم کا مینشن کے آخر میں کمرہ تھا وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہا تھا رات کو وہ کافی دیر کام کرتا رہا تھا اسی وجہ سے وہ صبح کو سویا تھا اور ابھی تک سو رہا تھا الارم کی آواز پر ابراہیم اٹھا اس نے ٹائم دیکھا گھڑی دوپہر کے دو بجے کا پتا دے رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ آرام سے اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا وہ شاور کے نیچے کھڑا تھا جب اسے اپنے کمرے سے ہلکی سی آواز سنائی دی وہ فوراً ہی الرٹ ہوا تھا کیونکہ اس کے کمرے میں کوئی کم ہی آتا تھا کیونکہ اس کے کمرے تک پہنچنے میں ہی کافی دیر لگتی تھی اور اگر کوئی آتا بھی تھا تو وہ دروازہ ناک کر کے آتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے شاور کے نیچے سے ہٹ کر اپنا ہاتھ روب اٹھایا جبکہ شاور ابھی بھی چل رہا تھا اس نے بنا آواز پیدا کیے واشروم کے کیبن میں جہاں ہر وقت گن رہتی تھی اپنی گن نکالی اور آہستہ سے مضبوط قدم اٹھاتا وہ دروازے کے پاس گیا اس نے کان لگا کر باہر سے آواز سننے کی کوشش کی اسے باہر سے کسی کے اپنے کمرے میں چلنے کی آوازیں آئی اس نے اپنی لوڈ گن کا رخ باہر کی طرف کرتے ہوئے واشروم کا دروازہ ہلکا سا کھول کر باہر دیکھا اس کے کمرے میں موجود کالے رنگ کے کپڑوں میں ملبوس شخص اس کی جانب مڑا تھا ابراہیم نے تیزی سے اس کی طرف فائر کیا تھا جس سے وہ شخص کود کر تیزی سے بچا تھا اور اس نے بھی اپنی گن سے فائر کیا تھا گولیوں کی آوازوں سے آڈیٹنگ الارم سارے مینشن میں بجنا شروع ہو گیا تھا یہ ایک سیفی الارم تھا جو ضخام نے سارے مینشن میں انسٹال کروایا تھا۔۔۔۔۔

اس شخص نے ابراہیم کے کندھے ہر گولی مارنی چاہی مگر ابراہیم تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے ٹیبیل پر پڑا اس اٹھا کر اس شخص کی طرف پھینکا تھا جس سے اس کا دھیان تھوڑا بٹا تھا ابراہیم نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے اس کے گن والے ہاتھ پر

اپنی ٹانگ سے کک ماری تھی جس سے گن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر دور جا گری تھی ابراہیم نے اپنی گن اس پر تان کر اس کے بازو پر گولی مارتے ہوئے اس کے منہ پر زور سے اپنی کوہنی ماری تھی۔۔۔۔۔

ابراہیم نے اس کو مارتے ہوئے زمین پر ڈھا دیا تھا ابراہیم نے اس کو گھٹنوں کے بل زمین پر گرا کر زور سے اس کے سر میں اپنی گن مار کر اسے بے ہوش کر دیا تھا اتنے میں ابراہیم کے کمرے کا دروازہ کھول کر بھاگتے ہوئے ضہامخام، وجدان، رامش اور زنیق اور تیمور آئے تھے وہ لوگ بھاگتے ہوئے یہاں پہنچے تھے اور گہرا سانس لے کر ابراہیم کو دیکھ رہے تھے جو پرسکون سا آدمی کو بے ہوش کیے کھڑا تھا جبکہ ان سب کا حال بے حال ہو گیا تھا مینشن اتنا بڑا تھا کہ اس کے کمرے میں آتے ہوئے واقعی کافی دیر لگتی تھی۔۔۔۔۔

آپ لوگوں کو یہاں آنے کی ضرورت نہیں تھی میں نے اسے نے ہوش کر دیا ہے یہ مجھے مارنے آیا تھا اسے سیل میں بند کرو دیجیے گا اسے میں خود پوچھوں گا۔۔۔۔۔ ابراہیم سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

ابراہیم تم ٹھیک ہو تمہیں کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔۔۔ ان سب کو پیچھے ہٹاتی مرچا بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔

نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں مرحا یہ خون بھی اسی کا ہی ہے۔۔۔ وہ اپنے ہاتھ روب پر خون کے نشان دیکھ کر بولا مرحا نے گہرا سانس لے کر اسے اپنے ساتھ لگایا تھا جبکہ باقی سب بھی پرسکون ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

ماسکو، روس :

پریشہ داؤد کے جانے کے بعد اپنی خالہ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جب اچانک سے دروازہ زور زور سے کوئی کھڑکانے لگا وہ پریشان سی باہر آئی مگر اس نے دروازہ نہیں کھولا باہر سے اسے مختلف آوازیں سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔

وہ ڈر کر گھر کے اندر بھاگی اور وہاں موجود واشروم کے ساتھ ایک کھڑکی کی طرح چھوٹی سی جگہ تھی وہاں چھپ گئی اسے دروازہ ٹوٹنے کی آواز صاف سنائی دی تھی جس سے وہ ڈر کر کانپنے لگی تھی۔۔۔۔۔

تم لوگ کون ہو اور ہمارے گھر میں کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔ پریشہ کی خالہ نے ان آدمیوں سے پوچھا وہ دراصل وہ ہی لوگ تھے جو داؤد کو مارنے آئے تھے ان میں سے جو آدمی زندہ بچا تھا اس نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو بلایا تھا جو خون کے نشان دیکھ کر یہاں اس گھر میں آئے تھے ان کے خیال میں داؤد ابھی تک یہی موجود تھا۔۔۔۔۔

پریشے نے اپنی خالہ کی آواز سنی تو اسے تھوڑا حوصلہ ہوا اسے باہر سے لڑائی کی آوازیں سنائی دے اپنی خالہ کے چیخنے اور گولی چلنے کی آواز پر اس کی آنکھیں بے ساختہ بھگی تھی اور پھر گہری خاموشی چھا گئی تھی کیونکہ وہ لوگ اس کی خالہ کو مار کر جا چکے تھے۔۔۔۔۔

پریشے ساکت سی اپنی جگہ پر بیٹھی رہی اسے نہیں معلوم کہ وہ کتنی دیر یہاں بیٹھی رہی ہے مگر پھر ہوش کی دنیا میں آنے پر وہ آہستہ سے اپنی جگہ سے باہر نکلی اور اس نے کانپتی ٹانگوں سے باہر جا کر دیکھا جہاں اس کی خالہ کا ساکت سا وجود خون سے لٹھڑا پڑا تھا اس نے ہشکل اپنی چیخوں کا گلا گھونٹا تھا۔۔۔۔۔

اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ لوگ یقیناً داؤد کے لیے ہی یہاں آئے تھے اسے اس پل داؤد سے شدید نفرت محسوس ہوئی جس کی وجہ سے اس کا واحد سہارا بھی چھن گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ہاتھوں میں ہاکی پکڑے بلیک رنگ کی سمترتا پے ڈریسنگ کیے بیل چباتے ہوئے کانوں میں ہینڈ فری لگائے اپنے سامنے موجود دو لڑکوں کو دیکھ رہی تھی جو اس کو اس کے باپ کے قرضہ نہ دینے کے بدلے لینے آئے تھے۔۔۔۔۔

تمہیں ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا میری (مریم) بوس تم سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک اس کے ہاتھ میں ہاکی دیکھ کر تھوک نکلتا ہشکل ہلکی آواز میں منمنایا وہ پہلے بھی اس سے ایک دو بار مار کھا چکا تھا تبھی اس سے ڈر رہا تھا۔۔۔۔۔

مریم نے اپنے کانوں میں موجود ہینڈ فری نکال کر اپنے سامنے موجود اس لڑکے کو غصے سے گھورا۔۔۔۔۔

تمہارے بوس کی نوکر ہوں جو مجھے جب بلائے گا میں چلی آؤں گی۔۔۔۔۔ وہ غصے سے ہاکی گھماتی اس کے قریب آتے پوچھنے لگی وہ دونوں اس سر پھری کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر پیچھے ہٹتے ہوئے اٹے قدم اٹھانے لگے تھے۔۔۔۔۔

میری پلیز آجاؤ نہ ہمارے ساتھ ورنہ بوس نے ہمیں نہیں چھوڑنا۔۔۔۔۔ ان میں سے دوسرا لڑکا ممنایا ایک طرف یہ سر پھری تھی اور دوسری طرف ان کا ٹھہری بوس دونوں کے درمیان وہ بیچارے ہی پستے تھے۔۔۔۔۔

اپنے ٹھہری بڑھے بوس سے کہو میرے باپ نے قرضہ لیا ہے نہ تو اسی سے جاکر واپس لے اگر مجھے چھونے کی کوشش بھی کی تو ہڈیاں توڑ دوں گی اب چلو بھاگو یہاں سے۔۔۔۔۔ مریم غصے سے ان سے بولی تو وہ دونوں تیزی سے بھاگ گئے تھے وہ ان سے ڈرتی بالکل بھی نہیں تھی کیونکہ اس کا سارا بچپن ہی خود کو ایسے لوگوں سے بچاتے ہوئے گزرا تھا۔۔۔۔۔

وہ بیل وہاں پھینکتی اپنی ہاکی پکڑے واپس گھر کے اندر بڑھ گئی جہاں اس کا باپ نشے سے دھت پڑا تھا اس نے ایک نفرت بھری نگاہ اپنے باپ پر ڈالی اور خود کچن کی جانب بڑھ گئی اس نے فریج کھول کر دیکھی جس میں سوائے دودھ کے کچھ نہیں پڑا تھا اس نے وہ دودھ

نکال کر اپنے لیے گلاس میں ڈالا اور اسے پینے لگی اس ملک میں اس کے لیے زندہ رہنا کتنا مشکل تھا یہ صرف وہ ہی جانتی تھی

وہ دودھ پی کر برتن دھو کر سٹینڈ میں رکھتی اپنی بلیک کیپ پہن کر باہر آئی اور اپنے منہ پر ماسک لگا کر آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے وہ گھر سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

یہاں ارد گرد بہت سخی چھوٹے چھوٹے گھرتھے وہ یہاں سے کچھ دور ایک یونیورسٹی میں سکالر شپ پر پڑھتی تھی وہ بھی غنیمت ہی تھی کہ اسے سکالر شپ ملی ورنہ اس کو سکالر شپ ملنے کے چانسز بالکل نہیں تھے۔۔۔۔۔

وہ چلتے ہوئے شہر کی مصروف شاہراہ پر پہنچی یہاں سے اس کو لوگوں کے والٹ چرانے میں بہت آسانی تھی وہ ایک شخص کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھ کر اس میں نجی اور اپنے ہاتھ کی صفائی سے اس نے ایک منٹ میں اس کا والٹ نکال لیا تھا۔۔۔۔۔

پاگل ہو لڑکی۔۔۔۔۔ تیمور جو یہاں کسے کام سے آیا تھا مریم کی اس حرکت پر چڑ کر بولا مگر مریم ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھ کر اپنی کیپ ٹھیک کرتی اس کو سوری بول کر تیزی سے بھیڑ کے اندر گم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

تیمور نے غصے سے اسے جاتے دیکھا تھا اور آگے بڑھ کر وہ ایک شاپ میں داخل ہوا جہاں سے اسے اپنا ایک ڈریس پک کرنا تھا جو آج رات ہونے والے فنکشن میں اس نے پہننا تھا اس نے جیسے ہی پیمنٹ کے لیے اپنا والٹ نکالنا چاہا اسے جب اپنا والٹ نہ ملا تو اس نے جلدی سے

اپنی تمام پاکٹس چیک کیں مگر اس کا والٹ ہوتا تب ملتا اسے اس لڑکی کا ٹکڑا یاد آیا شٹ۔۔۔۔۔
وہ غصے سے بڑبڑایا اور اس سے ڈریس پک کر کے اسے شام تک پیمنٹ بھجوانے کا بول کر وہ
واپس آگیا مگر اسے اس ہر شدید غصہ آ رہا تھا وہ جو دوسروں کی واٹ لگاتا تھا کوئی اس کی لگا کر
جا چکا تھا۔۔۔۔۔

مریم نے تھوڑی دور جا کر والٹ کھول کر دیکھا جس میں اچھی خاصی پیسوں کی رقم موجود تھی
اس نے خوش ہوتے ہوئے پیسے اپنے پاس رکھے اور والٹ کو زمین پر پھینکنے لگی جب اس کی
نگاہ والٹ کے اندر موجود تصویر پر پڑی وہ تیمور کی اپنی فیملی کے ساتھ تصویر تھی مریم نے کچھ
سوچتے ہوئے تصویر بھی نکال کر اپنے پاس رکھ لی۔ اور گھر کے لیے کچھ کھانے کے لیے لینے
چل پڑی۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com *****

آہہ۔۔۔۔۔ چھ۔۔۔۔۔ چھوڑ دو مم۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ وہ شخص خالصتاً اٹالین لہجے میں چیخا۔۔۔۔۔ ابراہیم نے اس
شخص کا برا حال کر دیا تھا مار مار کر مگر وہ بھی خاصا ڈھیٹ تھا اس نے اب تک ابراہیم کو نہیں
بتایا تھا کہ کس نے اس کو مارنے بھیجا تھا۔۔۔۔۔

جلدی بتا دو کس نے تمہیں بھیجا ہے میں اس وقت تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔۔۔ ابراہیم نے دوبارہ
پوچھا مگر وہ کوئی ٹرینڈ بندہ ہی تھا جو ابراہیم کی سخت گیر مار کے بعد بھی نہیں اسے بتا رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک دو تین چار۔۔۔۔ تم نے اب نہ بتایا تو کر دوں گا تمہارا قتل یار۔۔۔۔ ابراہیم اچانک سیریس انداز سے مزاحیہ انداز میں اردو میں بولا جو اس شخص کے سر سے گزر گیا۔۔۔۔

ابراہیم نے اپنی گن نکالی اور اس کے سر پر نشانہ لے کر آخری بار پوچھا۔۔۔ ابھی بھی وقت ہے بتا دو ورنہ۔۔۔ مگر سامنے والے نے اب منہ پر قفل لگا لیا تھا

ابراہیم کی اچانک نگاہ اس کے بازو پر پڑی جہاں ڈرگن کا نشانہ بنا ہوا تھا ابراہیم کے چہرے پر استہزیاء مسکراہٹ آئی " میکسیکن مافیہ " وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اور اس کی بندوق سے ایک گولی نکل کے اس کے سر کے بالکل پیچ و پیچ سے گزر گئی۔۔۔۔

وہ اس کے نشان کو ایک بار غور سے دیکھتا ہونٹوں پر مبہم سی مسکراہٹ سجائے سیل سے نکل کر گارڈ کو اس کو پھینکنے کا بول کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا جو بیسیمنٹ سے کچھ ہی فاصلے پر تھا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مرحہ پریل رنگ کی پیروں کو چھوتی سمپل مگر نہایت خوبصورت طریقے سے بنی میکسی پیہنے بے زار سی سب کا انتظار کر رہی تھی آج ایک گینگ کی بہت بڑی پارٹی تھی جس میں ضیخام نے بھی اپنی ساری فیملی ساتھ شرکت کرنی تھی مگر سب تھے کہ اپنے کمروں سے ہی نہیں نکل رہے تھے صرف وہ اور صوفیہ باہر تیار ہو کر بیٹھے تھے باقی کوئی بھی نہیں تیار ہوا تھا ابھی تک۔۔۔۔۔

مہراہ گرے رنگ کی ڈریس پہنے شیشے کے سامنے کھڑی ضمخام کی شمرٹ کے بٹن بند کر رہی تھی جبکہ ضمخام اس کی کمر کے گرد اپنے بازو باندھے کھڑا تھا ان کا پیار اتنے سالوں بعد بھی ایک دوسرے کے لیے کم نہیں ہوا تھا

آج بجلیاں گرانے کا ارادہ ہے۔۔۔ ضمخام شمراٹ سے اس کے حسین سہراپے کو دیکھتے ہوئے بولا مہراہ نے اس کی بات سن کر آہستہ سے اس کے سینے پر اپنا تھپڑ مارا۔۔۔ ہاں تمہارے دل پر گرانے کا ارادہ ہے۔ وہ مسکرا کر بولتی محبت سے اس کے دل کے مقام پر اپنے لب رکھے بولتی ضمخام کو دیوانہ کر رہی تھی۔۔۔۔

ایسے مت کرو مسز پھر میرا پارٹی میں جانے کو دل نہیں کرے گا۔۔۔۔ وہ مہراہ کا گال محبت سے چھو کر بولا۔۔۔۔۔

اب زیادہ مت پھیلو۔۔۔ اور چلو باہر بچے انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔ وہ اس کے گال کو ہلکا سا کھینچ کر بولتی اس سے دور ہٹی جلدی سے ایک نظر دیکھ کر برا سا منہ بناتے ضمخام کو زبردستی لے کر وہ باہر نکلی۔۔۔۔۔

شکر ہے ممی اور ڈیڈ آپ آگئے ورنہ مجھے لگا تھا ہم نے انتظار ہی کرتے رہ جانا ہیں اب جلدی سے چلیں۔۔۔۔۔ مرزا مہراہ اور ضمخام کو دیکھ کر بولی تھی باقی سب تیار ہو کر آگئے تھے بس وہ دونوں ہی رہ گئے تھے جبکہ وجدان ایک ضروری کام سے باہر گیا ہوا تھا اور اس نے ڈائریکٹ پارٹی میں ہی انھیں جوائن کرنا تھا۔۔۔۔۔

یہ ایک بڑے سے مینشن کے لان کا منظر تھا جسے خوبصورت پھولوں اور لائیٹوں سے سجایا گیا تھا مختلف رنگ کے کپڑوں میں ملبوس لوگ باتوں میں مصروف تھے زیادہ تر لڑکیوں نے مغربی لباس زیب تن کیا تھا جبکہ سب لڑکوں اور مردوں نے کالے رنگ کے مخصوص پینٹ کوٹ پہنے ہوئے تھے اور ساتھ ہر ایک کے کوٹ پر ان کی گینگ کا ایک مخصوص بیچ لگا ہوا تھا

مرحہ مہراہ کے ساتھ کھڑی تھی جبکہ مہراہ ایک عورت اینجل سے بات کر رہی تھی جو دھکنے میں مرحہ کو اینجل سے زیادہ چوٹیل لگ رہی تھی اس کی منتظر نگاہ کب سے داخلی دروازے کی طرف تھی وہ وجدان کا انتظار کر رہی تھی جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔

مرحہ اینجل تم سے کچھ پوچھ رہی ہے۔ مہراہ کے بولانے پر اس کا دھیان اپنے سامنے کھڑی اینجل عرف چوٹیل پر گیا جی؟ اس نے نا۔ سمجھی سے دیکھا میں پوچھ رہی تھی کہ آج کل تم کیا کرتی ہو؟ اینجل نے مسکرا کر پوچھا جبکہ اس کی زمیری مسکراہٹ دیکھ کر مرحہ نے اپنی آنکھیں گھمائی تھیں

میں آج کل لوگوں کو مارپیٹ رہی ہوں جولیہ نے آپ کو بتایا تو ہوگا۔۔۔۔۔ وہ طنزیہ مسکرا کر بولی کیونکہ یہ سامنے کھڑی عورت اسے اس وجہ سے بھی زہر لگ رہی تھی کہ وہ جولیہ کی خالہ کی دوست تھی۔۔۔۔۔

مہراہ نے اس کی بات سن کر اسے گھورا جبکہ اینجل نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے مرہا کو ناگوار نظروں سے دیکھا۔۔۔

میری طرف اتنی محبت سے مت دیکھیں آنٹی اینجل آپ کو پیار نہ ہو جائے۔۔۔ مرہا ایک آنکھ دبا کر بولتی اینجل کو صدمے دلا گئی تھی وہ تو خود کے لیے آنٹی کا لفظ سن کر ہی بے ہوش ہونے والی تھی۔۔۔۔

ہیلو لیڈیز۔۔ وجدان ان کے پاس آکر بولا جبکہ مرہا نے اپنی ماں کا منہ کھلتا دیکھ کر جہاں اپنی مسکراہٹ روکی تھی مگر وجدان کے آتے ہی مہراہ کے دھیان بٹتے دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔

ہائے وجدان کیسے ہو ہینڈ سیم بوائے۔۔ اینجل نے وجدان کے آتے ہی اپنے میک اپ سے اٹے چہرے پر مسکان سمجھا کر اس کی بازو پر ہاتھ رکھ کر پوچھا مرہا نے خونخوار نظروں سے اس کا ہاتھ اپنے شوہر کے بازو پر دیکھا۔۔۔

میں ہمیشہ کی طرح فٹ اینجل۔۔۔۔ وہ ایک آنکھ دبا کر بولا مرہا کا سمرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر اسے تپانے میں مزا آ رہا تھا مہراہ ان سے اکسیکوز کرتی دوسری طرف کھڑی صوفیہ کے ہاس جا چکی تھی تبھی وجدان پھیل رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا آپ میرے ساتھ ڈانس کرنا پسند کریں گی؟۔۔ مرہا جو تپتی کھڑی تھی اب اپنے ساتھ کھڑے آدمی کو اس نے زور سے گھورا مگر پھر وجدان کا دھیان اپنی طرف ہوتے دیکھ کر اس کے

چہرے پر اسے تازیہ مسکراہٹ آئی اور اس نے اپنا ہاتھ اس شخص کے ہاتھ میں دینا چاہا جب وجدان نے اس کا ہاتھ تھام کر اس کی کمر کے گرد اپنا بازو ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

شعی از مائی گرل کسی اور سے جا کر پوچھو۔۔۔ اس کی سنجیدہ آواز میں کہی گئی بات مرزا کا دل زوروں سے دھڑکا گئی تھی وہ بنا مرزا سے کچھ بولے اینجل کو اکیلا چھوڑے اسے کھینچتا ہوا ڈانس فلور کی طرف لے گیا۔۔۔۔۔

غیر مردوں کی باہوں میں جھولنے سے اچھا ہے میں ہی تمہارا یہ شوق پورا کر دو۔۔ وہ طنزیہ اس کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتا بولا مگر مرزا کی ہلیز اپنے پاؤں پر محسوس کرنے پر اس نے گھور کر مرزا کو دیکھا۔۔۔۔۔

اپنا سر اٹھا ہوا منہ بند کر لو ورنہ اینجل کے چہرے پر موجود سارا میک اپ تمہارے چہرے میں اپنے ہاتھوں کے ملکوں سے کردوں گی۔۔۔ اس کا کندھا زور سے دبوچ کر وہ بھی پھنکاری تھی۔۔۔۔۔

ڈیئر وائی مجھ سے ایسی باتیں مت کیا کرو جو تم پوری نہ کر سکو۔ وہ میک اپ والی بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا اس نے زور سے مرزا کو گھومایا تھا اب مرزا کی کمر وجدان کے سینے کے ساتھ لگی ہوئی تھی اور وہ دونوں آہستہ سے موو کر رہے تھے مرزا نے اپنا سر پیچھے کر کے تھوڑی قوت سے اپنا سر اس کی ناک پر مارا کہ وجدان کے ناک میں ہلکی درد شروع ہونے کے ساتھ وہ ہلکی سی سرخ بھی ہو گئی تھی مرزا گھوم کر اس کی طرف مڑی جو اسے کھا جانے والی نظروں سے

دیکھ رہا تھا مرحانے اس کی گردن کے گرد اپنی باہیں پھیلائی اور اس کی ناک کو دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑی وجدان اس کو ہنستا دیکھ کر اس کی ہنسی میں کھو گیا تھا۔۔۔۔۔

اسی حال کے ایک کونے میں فرازم داؤد کے ساتھ کھڑا ضخیم سے اور ابراہیم سے بات کر رہا تھا جبکہ آرفہ مہربانہ کے ساتھ کچھ فاصلے پر کھڑی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

یہ داؤد کو کیا ہوا ہے فرازم؟؟۔۔۔ ضخیم نے داؤد کا ہلکا سا سوجا ہوا منہ دیکھ کر پوچھا اگر یہاں آنا ضروری نہ ہوتا تو داؤد نے اس وقت اپنے گھر میں آرام کر رہا تھا مگر اب مجبوری کی وجہ سے اپنی ٹانگ میں درد کے باوجود بھی وہ یہاں کھڑا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دنوں پہلے اس پر جان لیوا حملہ ہوا ہے اکیلا طاہر گھومنے گیا تھا جب دو ٹرینڈ لوگوں نے اس پر حملہ کیا۔۔۔ فرازم کی بات پر ابراہیم نے خفگی سے داؤد کو دیکھا۔۔۔

تم نے مجھے یہ بات کیوں نہ بتائی داؤد۔۔۔۔۔ ابراہیم نے سنجیدگی سے پوچھا وہ دونوں ایک ہی یونیورسٹی سے پڑھے تھے اور ایک دوسرے کے بہترین دوست تھے۔۔۔۔۔

و۔۔۔ وہ ابراہیم ذہن سے نکل گیا یار۔۔۔ وہ اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتا قریبی کرسی پر بیٹھ کر بولا تجھے تو میں بعد میں یاد دلاؤ گا بچے۔۔۔ ابراہیم نے اس کے قریب جا کر دھیمی آواز میں اسے بتایا داؤد اس کی بات سن کر مسکرا اٹھا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں یہ جان کر زیادہ حیرت نہیں ہوگی فرازم ابراہیم پر بھی حملہ ہوا ہے ایک شخص اسے مارنے مینشن تک میں گھس آیا تھا مگر ابراہیم نے اسے اچھا سبق سکھا دیا تھا۔۔۔۔۔

ضمخام کی بات سن کر اب داؤد نے ابراہیم کو دیکھا جو اپنی گردن پر ہاتھ پھیرتا اس کی غصے سے
بھری نگاہوں پر اپنی ہنسی چھپا رہا تھا۔۔۔۔

کچھ پتا چلا کہ کس نے حملہ کیا؟!۔۔ فرازم نے پوچھا۔۔۔۔
نہیں ابراہیم نے اس آدمی کو بہت ٹائیچر کیا مگر وہ کچھ نہ بولا مگر اس کے بازو پر ایک ٹیوٹھا اور
تمھیں یہ جان کر بھی حیرانی بالکل نہیں ہوگی کہ وہ میکس۔یکن مافیہ کا نشان تھا۔۔۔۔ ضَمخام
سامنے ڈانس فلور پر مرزا کو وجدان کے ساتھ ڈانس کرتا دیکھ کر فرازم سے بولا جبکہ کچھ فاصلے پر
کھڑے تیمور کو ایک لڑکی سے فلرٹ کرتے دیکھ کر ضَمخام نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔۔۔۔

داؤد نے بھی ان میں سے ایک آدمی کے یہ ہی نشان دیکھا تھا اور تمھیں پتا ہے وہ آج کے
فنکشن میں بھی نہیں آیا جب سے اس نے اپنے بھائی کو مار کر جگہ لی لیے تب سے وہ کسی
بھی گینگ کو اپنے خاتے میں نہیں لاتا۔۔۔۔ فرازم اسے بتانے لگا۔۔۔۔

میرے پاس ایک پلان ہے ڈیڈ۔۔ ابراہیم ان سے بولا دونوں نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں
سے دیکھا جبکہ داؤد اس کے سسپینس پھیلانے پر سڑا ہوا بیٹھا تھا۔۔۔۔

اب بتا دو۔۔۔۔ داؤد نے بے زار سے لہجے میں کہا ابراہیم نے اسے گھوری سے نوازتے ہوئے اپنا
پلان بتانا شروع کیا۔۔۔۔

اس کے لیے تمھیں ابراہیم ماسکو جانا پڑے گا۔۔۔۔ ضَمخام اس کا اپلان سن کر بولا۔۔۔۔

ہم۔۔۔ ٹھیک ہے تم پھر ہمارے گھر رہو گے ابراہیم۔۔۔ فرازم اس کے پلان پر مطمئن ہوتا ہوا داؤد بھی اس کے پلان سے راضی ہوتا نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

فرازم اور ضمخام کی دوستی کچھ سالوں پہلے ہی ہوئی تھی اس کت بعد سے ان کے آپس میں اچھے تعلقات ہی رہے تھے۔۔۔۔ جبکہ داؤد اور ابراہیم دونوں کی دوستی یونیورسٹی میں گہری ہوئی تھی۔۔۔۔

وجدان ڈانس فلور سے اترا اور مرزا کا ہاتھ پکڑتا ہوا اسے مہراہ کے پاس لے جاتا ہوا وہاں چھوڑ کر وہ ضمخام کے پاس چلا گیا۔۔۔۔

اے میری! مجھے پیسے دو مجھے پیسے چاہیے۔۔۔ مریم جو کچن میں اپنے لیے کھانا بنا رہی تھی اس کا نشئی باپ اب ہوش میں آتا اس سے پیسے مانگ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے اپنے باپ ریحان کو دیکھا جس سے اپنے قدموں پر صحیح سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا اور وہ اس سے دوبارہ نشے کے لیے پیسے مانگ رہا تھا۔۔۔

میرے پاس پیسے نہیں ہیں جتنے تھے ان کا کھانا لے آئی ہوں۔۔۔ وہ منہ بگاڑتی ہوئی بولی ریحان کو اس کی بات پر بے ساختہ غصے آیا اور اس نے آگے بڑھ کر گرم گرم پین نیچے پھینک دیا جس سے اس میں موجود گھی اور گرم گرم املیٹ سارا میری پر گرا جانا تھا اگر وہ بروقت پیچھے نہ ہٹتی۔۔۔ ریحان میریم سے مارپیٹ تو کر نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ اسے اچھے سے ایک بار اسے

مارنے کی کوشش پر سبق سکھا چکی تھی اسی وجہ سے اس نے اسے مارنے کی بجائے کھانا گرانا بہتر سمجھا۔۔۔۔

مریم نے ناگوار نظروں سے ان کی یہ حرکت دیکھی گھی کے کچھ چھینٹے اس کے پاؤں پر پڑے تھے جس پر وہ تکلیف سے لب بھیج کر رہ گئی۔۔۔ جبکہ ریحان اپنا کام کر کے اب لڑکھڑاتا ہوا یہاں سے جا چکا تھا مریم نے گہرا سانس لے کر نیچے پڑا کھانا دیکھا اور پھر اسے اٹھانے لگی اس کی بھوک مر گئی تھی اب وہ ویسے ہی سونے جا رہی تھی۔۔۔۔

یہ تو ہر روز کا ریحان کا معمول تھا کہ مریم سے پیسے مانگنے اور اس کے پیسے نہ دینے پر کچھ نہ کچھ خراب یا توڑ کر چلے جانا مگر اب وہ ان سب چیزوں کی عادی ہو گئی تھی

.....

پریشے اپنے گلے میں سٹالر ڈالے شرٹ اور جینز کے ساتھ اپنی پرانی سسی جیکٹ پہنے تیز تیز قدم اٹھاتی سر نیچے جھکائے چل رہی تھی وہ لائبریری کے سامنے پہنچ کر گہرا سانس بھر کر لائبریری میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

یہاں وہ پچھلے ایک ہفتے سے جوہ کر رہی تھی سیلری بہت کم تھی مگر اب یہ اس کی مجبوری تھی پہلے اس کی خالہ جوہ کرتی تھی اسے فکر نہیں ہوتی تھی لیکن اب اسے خود ہی سب کچھ کرنا پڑتا تھا اس نے اپنا گھر وہ بھی چھوڑ دیا تھا ویسے بھی وہ گھر اس کے لیے اچھا تھا ہی نہیں

اس نے اسے بچ کر اب ایک کمرے والا فلیٹ ایک پرانی سخی بلڈنگ میں لے لیا تھا اپنے خالہ کے بغیر اس کی زندگی مشکل ہو گئی تھی مگر پھر بھی وہ اپنی زندگی گزار رہی تھی۔۔۔۔۔
ہائے ایلکس۔۔۔۔۔

وہ لائبریری میں داخل ہوئی اور اس کی مالکن ایلکس کو دیکھ کر کاؤنٹر پر پڑی کتابوں کو اٹھا کر سیٹ کرنے لگی تھی وہ ابھی بریک کے بعد واپس یہاں آئی تھی اس کا کام صبح سے رات تک کا تھا۔۔۔۔۔

وہ کتابوں کو اٹھا کر سیٹ کرنے لگی ساتھ ہی ساتھ کوئی گانا گنگنانے لگی اس چھوٹی سخی لائبریری کے شیشے سے باہر سے گزرتا کر بندہ دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔

پیشے مجھے ایک ضروری کام ہے میں جلدی جا رہی ہوں تم لائبریری بند کر کے چابی اپنے ساتھ لے جانا میرے پاس ایک ایکسٹرا چابی موجود ہے۔۔۔۔۔ ٹائم سے نکل جانا دیر تک مت رکنا۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

ایلکس پریشے کو بولتی اپنا کوٹ پہن کر اور بیگ اٹھا کر باہر نکل گئی پریشے نے سانس خارج کر کے اپنے سامنے پڑی کتابوں کے ڈھیر کو دیکھا جو اسے ابھی بک شیف میں سیٹ کرنی تھی۔۔۔۔۔

وہ کتابیں اٹھا کر تیزی سے شیف میں رکھنے لگ پڑی تھی مگر پھر بھی اسے کتابیں سیٹ کرتے کرتے رات ہو گئی تھی اس کی نظر اچانک گھڑی پر گئی جو دس بجے کا پتا دے رہی تھی

وہ پریشانی سے باہر اندھیرا دیکھ کر تیزی سے آخری کچھ کتابیں شیلف میں رکھ کر باہر جانے لگی جب لائبریری کا دروازہ جو اس نے ایلکس کے جانے کا دروازہ بند کیا تھا اچانک ہی کھلنے کی آواز پر اس کا دل دھڑکا خوف سے اس کے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا تھا۔۔۔۔۔

شٹ یہ گاڑی بھی یہی خراب ہونی تھی کبھی کوئی صحیح کام مت کرنا دمتری۔۔۔۔۔ داؤد جو پارٹی سے جلد ہی نکل آیا تھا اور واپس جا رہا تھا جب راستے میں اس کی گاڑی خراب ہو گئی اور وہ غصے سے دمتری کو گھورتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

س۔۔۔ سر میں نے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ دمتری مسمنایا۔۔۔۔۔

شٹ اپ اب اسے جلدی سے ٹھیک کرو۔۔۔۔۔ وہ گاڑی سے نکلتا ہوا دمتری سے بولا۔۔۔۔۔

ٹن ٹن۔۔۔۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

اب ایک ضروری کال آرہی ہے مجھے سنی ہے اور میں یہاں پر بالکل بھی نہیں سننا چاہتا اب بتاؤ کہ میں کیا کروں دمتری۔۔۔۔۔ وہ دانت پیستا اپنے موبائل پر اپنے ایک ضروری کلائنٹ کی کال دیکھ کر ارد گرد سے دو تین لوگوں کو گزرتا دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

سر آپ ایسا کریں کہ وہ۔۔۔ جو سامنے لائبریری ہے وہاں اس کے اندر کال سن لیں پھر ہم اس کے کیمری کی ریکورڈنگ ڈیلیٹ کر دیں گے اور اتنی دیر میں ، میں نئی گاڑی کال کر کے منگوا لیتا ہوں۔۔۔۔۔ دمتری کی بات سن کر داؤد نے اسے گھور کر دیکھا مگر پھر مجبوری کی تحت وہ

دمتری کے ساتھ سامنے لائبریری میں گیا دمتری نے اپنی سائٹنسر لگی گن سے گولی چلا کر لائبریری کا لاک توڑا اور داؤد کے لیے دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

دمتری نے سب سے پہلے کاؤنٹر کے قریب جا کر لائبریری کے مونیٹر کو تیزی سے اون کرتے مہارت سے اپنی ذہانت کا استعمال کرتے اس نے لائبریری میں موجود کیمرے بند کر دیے تھے اور داؤد کے قریب کھڑا ہو گیا تھا جو اب کال پر بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔

پریشے اپنے منہ پر ہاتھ جمائے لائبریری کے دوسرے شلف کے پیچھے چھپی ہوئی بیٹھی تھی اس کے مطابق کوئی چور لائبریری میں تھا مگر اس کی یہ سوچ بھاری لہجے میں روسی زبان میں غصے سے بھری داؤد کی آواز پر غلط ثابت ہوئی اس نے داؤد کی بھاری آواز پر جھرجھری لی اور جلدی سے یہاں سے صحیح سلامت نکلنے کی وہ دعا کرنے لگی۔۔۔۔۔

اس کو میں چھوڑوں گا نہیں دمتری ڈیڈ کو بتا دینا یہ ڈیوڈ نے ہمارے ساتھ ڈیل ختم کر دی ہے --- وہ غصے سے فون بند کرتا دمتری سے بولا جو پہلے ہی اس کی فون پر ساری گفتگو سن چکا تھا۔۔۔۔۔

جیسا آپ کہیں سر میں صبح کو ہی سر کو بتا دوں گا اور سر چلیں گاڑی آچکی ہے۔۔۔۔۔ وہ باہر بلیک رنگ کی گاڑی کو دیکھ کر داؤد سے بولا وہ لوگ باہر کی طرف بڑھنے لگے تھے جب پریشے سے غلطی سے بازو لگنے سے ایک کتاب زمین بوس ہوئی جس کی آواز پر دمتری اور داؤد دونوں ہی اپنی جگہ رک گئے تھے۔۔۔۔۔

آہستہ۔۔۔۔ ایک حلق پھاڑ دینے والی چیخ پریشے کے منہ سے نکلی تھی۔۔۔۔۔

پ۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ م۔۔۔۔ میں نے کک۔۔۔۔ کچھ نہیں ککیا۔۔۔۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھ خوف سے سسکی۔۔۔۔۔

داؤد نے اس کے خوف سے سفید چہرے جو ایک نگاہ دیکھا اور ڈھیٹ بن کر اس کے چہرے کو گھورتا ہوا اپنی مسکراہٹ دبا کر بھاری سنجیدہ آواز میں اسے پہچان کر بولا۔۔۔۔۔

اگر تم نے کچھ نہیں کیا پھر یہاں کیا کر رہی ہو تم؟؟۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔ میں کام کر رہی تھی۔۔۔۔ وہ کتابوں کی طرف اشارہ کر کے بولی چونکہ داؤد کے چہرے پر روشنی نہیں پڑی تھی اس وجہ سے وہ اسے پہچان نہیں سکی تھی۔۔۔۔۔

نکلو یہاں سے۔۔۔۔ وہ کھڑا ہوتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

پریشے اپنے خشک لبوں پر زبان پھیرتی باہر نکلی اور جیسے ہی کھڑی ہو کر اس کی نظر داؤد پر پڑی وہ

ساکت رہ گئی تھی اسے ایک لمحہ لگا تھا اسے پہچاننے میں۔۔۔۔۔

ت۔۔۔۔ تم۔۔۔۔ اچانک اس کا ڈر غصے میں بدلا تھا اور اس نے غصے سے داؤد کو دیکھا جس نے

اس کا سفید سے سرخ پڑنا چہرہ دیکھ حیرت سے اپنی ابرو اٹھائی تھی۔۔۔۔۔

واہ۔۔۔۔ مجھے اتنا یاد کیا ہے کہ ب۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ وہ جو اس کے پہچاننے پر حیرت سے مسکراتا بول رہا تھا پریشے کی طرف سے پڑنے والے تمپھڑ نے اس کے باقی الفاظ منہ روک دیے تھے داؤد کے چہرے پر سمرخ نشان پڑ گیا تھا۔۔۔۔

تم گھٹیا انسان تمہاری وجہ سے وہ میری خالہ کو مار گئے میں نے تمہاری مدد کی اور تمہاری وجہ سے ہی میری خالہ مر گئی۔۔۔۔۔ وہ اس کا گریبان پکڑے چیختی جنونی لگ رہی تھی داؤد نے اپنے غصے سے لب زور سے بھینچے تھے جب کہ اس کے تمپھڑ پر اس کی گال کے ساتھ اس کی آنکھوں میں بھی سمرخی اتر آئی تھی اس نے پریشے کے اپنے گریبان پر موجود ہاتھ پکڑے تھے اور اس پر گرفت مضبوط کرتے زور سے اس کے ہاتھوں کا جھٹکا اور آگے بڑھ کر اس نے پریشے کا منہ اپنے ہاتھ میں دبوچا تھا۔۔۔۔۔

تمہاری خالہ کس وجہ سے مری میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جانتی ہو مجھ پر ہاتھ اٹھانا تمہارے لیے کتنی بڑی مشکل میں ڈال سکتا ہے ایک منٹ میں میرے باہر کھڑے اور میرا لائبریری میں موجود آدمی تمہاری سر میں گولی مار سکتا ہے۔۔۔۔۔

یہ آخری بار تمہیں چھوڑ رہا ہوں دوبارہ اگر مجھے نظر آئی اسے وقت تم سے اس تمپھڑ کا بدلہ لوں گا۔۔۔۔۔ وہ اسے جھٹکے سے چھوڑتا اپنے سے کچھ دور کھڑے دمتری کو اشارہ کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

پریشے اپنے ماتھے پر داؤد کی باتوں سے آنے والا پسینہ پونچھ کر جلدی سے اپنی جیکٹ سیٹینڈ سے اٹھاتی لائبریری سے نکل کر اپنے فلیٹ کی طرف بھاگ گئی۔۔۔۔۔

وجدان ضہمخام کے پاس کھڑا تھا جب اس کے فون پر مانگ (جوان کے سارے مال کی دیکھ بھال کرتا تھا) کا فون آیا۔۔۔۔۔

سمر ہم پر حملہ ہوا ہے ہمارے کافی سارے آدمی مارے گئے ہیں اور تقریباً سارا مال ہی وہ لوگ لے گئے ہیں۔۔۔۔۔ مانگ تکلیف سے کراہتا ہوا بولا اس کو خود بھی ایک گولی لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ کب؟؟ اور ہمیں پہلے فون کیوں نہ کیا؟؟۔۔۔۔۔ وجدان پریشانی سے ماتھے پر بل ڈالا پارٹی سے نکلتا ہوا باہر کی طرف تیزی سے بڑھتا پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

سمر ابھی ایک گھنٹے پہلے کی ہی بات ہے سمر یہاں کی بہت بری حالت ہے یہاں پر اکیلے مت آئیے گا۔۔۔۔۔ وہ وجدان سے بولا مگر وجدان اس کی بات سن کر ان سنی کرتا تیزی سے اپنی گاڑی میں بیٹھا اور فل سپیڈ سے گاڑی اولڈ بلڈنگ کی طرف بڑھادی جہاں ان کا سارا مال موجود ہوتا تھا۔۔۔۔۔

میں تھوڑی دیر میں پہنچ رہا ہوں گھر میں سے کسی اور کو بتانے کی جرت بھی مت کرنا۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولتا کھٹاک سے فون بند کرتا اپنی گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کر چکا تھا۔۔۔۔۔ وجدان کہاں ہے؟؟ کہیں نظر نہیں آ رہا؟؟؟

مرحانے سارا ہال میں نظر دوڑاتے سوالیہ ضمخام سے پوچھا کیونکہ اس نے وجدان کو تھوڑی دیر پہلے ہی ضمخام کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ابھی یہاں ہی تھا۔۔۔ پتا نہیں کہاں گیا۔۔۔ ضمخام نظر ہال میں چاروں طرف دوڑاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

انکل رامش آپ نے اسے کہیں دیکھا؟؟؟۔۔۔۔۔ مرحانے پاس ہی کھڑے رامش سے بھی پوچھ ڈالا۔۔۔۔۔

مجھے خود نہیں پتا مرحا یہاں ہی تھا۔۔۔۔۔ شاید باہر گیا ہو گا مرحا ابھی آجائے گا وہ ہی گدھا بنا بتائے غائب ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

رامش مرحا کا پریشان چہرہ دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

بگ ڈی یہ وجدان بھائی اتنی تیزی میں کہاں گئے ہیں؟؟۔۔۔۔۔ تیمور جو باہر ہی کھڑا تھا جب وجدان نکلا تھا اسے سپیڈ میں نکلتے دیکھ کر اس نے وجدان کو آواز بھی دی تھی مگر وہ سن ہی نہ پایا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر مرحانے بے چینی سے اپنا پہلو بدلا تھا اس کا دل گھبرا رہا تھا آپ اسے کال کریں نہ ڈیڈ۔۔۔۔۔ وہ ضمخام سے بولی جس کی کال وہ کبھی بھی اگنور نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔

ضمخام نے اس کی بات پر تیزی سے اپنا موبائل نکال کر وجدان کو کال ملائی تھی۔۔۔۔۔

وجدان نے اپنے موبائل کی آواز پر اس کی سکرین پر نظر ڈالی جس پر بڑے پاپا کا نام دیکھ کر اس نے فوراً ہی کام اٹھائی تھی۔۔۔۔ وہ ایک ہاتھ سے سیٹرنگ ویل کو سینہالتا دوسرے سے کال اٹھاتا ہوا موبائل اپنے کان سے لگا کر بولا۔۔۔۔۔

جی بڑے پاپا؟؟۔۔۔۔۔

کہاں ہو اس وقت؟؟۔۔۔۔ دوسری طرف سے ضمنام نے سنجیگی سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ ایک ضروری کام آیا ہے بڑی پاپا۔۔۔۔۔ وہ ضمنام سے بات چھپاتا بولا۔۔۔۔۔

وجدان مجھ سے جھوٹ بول رہے ہو؟؟۔۔۔۔ ضمنام نے استہزیاء اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

مائک کی مجھے کال آئی تھی اس نے بتا۔۔۔۔۔ چرررر۔۔۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔۔۔

وہ جو وجدان کی بات سن رہا تھا اچانک سے ٹائروں کی گھسنے کی اور گاڑی کے ٹوٹنے کی آواز ضمنام کے کانوں میں پڑی۔۔۔۔۔

وجدان۔۔۔۔۔؟؟؟ وجی؟؟؟

وجدان کو سامنے سے ایک کار نے زبردست ٹکر ماری تھی اس نے بروقت گاڑی روکنے کی کوشش کی تھی مگر شاید سامنے والی گاڑی کا مقصد ہی وجدان کی گاڑی کو اڑانا تھا گاڑی کی زبردست ٹکر سے گاڑی کے سارے شیشے چھن کر کے ٹوٹے تھے۔۔۔۔۔

ا۔ ایکسیڈینٹ۔۔۔ وجدان کے منہ سے دھیمی آواز میں سرگوشی کی صورت یہ الفاظ نکلا تھا۔۔۔
شیشے کے ٹکرے اس کے بازو میں لگے تھے جب کے اس کا سر سیفی بیگ کے کھولنے کی
وجہ سے بچ گیا تھا۔۔۔ مگر جھٹکا اتنا زور کا تھا کہ اس کے کان بند ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

وجدان نے خود کو سیدھا کرتے اپنا سر جھٹک کر اپنے کان کھولنے کی کوشش کی تھی حب
ایک اور ٹکر اس کی گاڑی میں زور سے بجی اور اس کی گاڑی الٹ گئی جب کہ فون وجدان
کے ہاتھ سے گاڑی کے اندر ہی کہیں گر گیا تھا۔۔۔۔۔

وجدان؟؟۔۔۔ تیمور جلدی سے وجدان کے موبائل کی لوکیشن بتاؤ اس کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے
اور زنیق کو بھی کہو کہ سب کو لے کر گھر جائے اور مرحا تم بھی گھر جاؤ۔۔۔۔۔ وہ پہلے تیمور
سے پھر مرحا کا سفید پرتا چہرہ دیکھ کر تیزی سے بولتا باہر کی جانب بڑھا جب کہ تیمور اور رامش
دونوں اس کے پیچھے باہر بھاگے تھے۔۔۔۔۔

ضمیخام کی بات پر مرحا نے ضبط سے اپنے لب بھینچے تھے اور وہ کچھ فاصلے پر کھڑے زنیق کے
پاس گئی تھی جبکہ ابراہیم پہلے ہی پارٹی سے جا چکا تھا۔۔۔۔۔

وجدان نے بمشکل اپنی آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تھا جہاں ایک بار پھر سے اپنی گاڑی کو
تیزی سے دوبارہ ٹکر بچتے دیکھ کر وہ پھرتی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر کودا تھا۔۔۔۔۔ اور پھر
اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اس کی گاڑی کو سامنے والی گاڑی نے کچل دیا تھا اس کے سر پر

دوسری ٹکر سے خون نکل رہا تھا وہ ہمت کرتا اٹھتا سنسان جنگل میں بڑھا تھا اور تکلیف سے لب بھینچ کر وہ ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا اس کے سارے جسم میں تکلیف ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

ضمخام اور رامش اور تیمور تھوڑی دیر بعد اس جگہ پہنچ گئے تھے جہاں پر وجدان کی آخری لوکیشن شو ہو رہی تھی وہاں پر ٹوٹی ہوئی گاڑی دیکھ کر وہ تینوں ہی گھبرا گئے تھے۔۔۔۔۔

خود خود پر ضبط کے کڑے پہرے بیٹھا کر رامش کو روکتے ضمخام نے تیزی سے آگے بڑھتے گاڑی کے اندر جھانکا تھا رامش کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا اپنے بیٹے کو کھو دینے کا سوچ کر ہی۔۔۔۔۔

اندرو کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔ ضمخام خالی گاڑی کو دیکھتا تھوڑا پرسکون ہوا تھا۔۔۔۔۔
ارد گرد دیکھو سب۔۔۔ رامش نے تیزی سے کہا اور وجدان کو آوازیں دینے لگا جبکہ تیمور اور ضمخام بھی وجدان کو پکارنے لگے تھے۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicalMaterial.com/>

وجدان؟۔۔۔ وجدان!۔۔۔ وجدان۔۔۔

وہ جو تقریباً اپنے ہوش و حواس کھونے والا تھا اپنے نام کی پکار پر اس کی آنکھیں جھٹکے سے کھولی تھیں اور وہ ہمت کرتا اٹھا تھا اور لنگڑاتے لڑکھراتے ہوئے روڈ کی طرف دوبارہ بڑھ گیا۔۔۔۔۔

تیمور کو اپنے سامنے دیکھ کر وجدان تھوڑا پرسکون ہوا تھا۔۔۔ تیمور کی جیسے ہی وجدان پر نظر پڑی وہ تیزی سے وجدان کے پاس آیا تھا جو زخموں سے چور بمشکل اپنی آنکھیں کھول پا رہا تھا۔۔۔۔۔

بگ ڈی (رامش) اینڈ زی (ضمخام) وجدان بھائی اس طرف ہیں۔۔۔ وہ وجدان کو سہارا دیتا بولا اور اس کو پکڑ کر گاڑی کی طرف لے جانے لگا۔۔۔۔

ضمخام اور رامش تیمور کی آواز پر تیزی سے اس طرف جنگل سے باہر آئے تھے۔۔۔۔۔

وجدان کو زخمی دیکھ کر ان دونوں نے ہی اپنے لب بھینچے تھے اور تیزی سے وہ وجدان کی طرف بڑھے تھے جب ضمخام کی نظر گاڑی کے پاس پڑے چمکتے کارڈ پر پڑی اسے اٹھا کر اپنی جیب میں ڈالتے وہ لوگ وجدان کو لے کر ہسپتال روانہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔

وجدان کو فوری طور پر ٹریمینٹ دیا جا رہا تھا اس کو بازو ٹانگ اور چہرے پر چوٹیں لگی تھیں جبکہ اس کے ایک بازو پر فریکچر بھی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ انھیں یہ سب ایک نرس بتا کر گئی تھی

ضمخام رامش اور تیمور کے ساتھ کھڑا تھا جب ضمخام نے اپنی جیب سے وہ کارڈ نکالا۔۔۔۔۔

ریونج از گوبینگ ٹو سٹارٹ۔۔۔۔۔ انجوائے مائی فرسٹ گفٹ۔۔۔۔۔

(بدلہ شروع ہونے والا ہے۔۔۔۔۔ پہلے تحفہ کو انجوائے کریں)

کارڈ پر لکھی تحریر پڑھ کر اس کے ماتھے پر سلوٹیں نمایاں ہوئی تھیں۔۔۔

رامش۔۔۔ اس نے رامش کی طرف وہ کارڈ بڑھایا تھا جس کے چہرے پر بھی کارڈ پر لکھی تحریر پڑھ کر لکریں ابھری تھیں۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہی حیران و پریشان تھے کہ اب ان کا یہ نیا دشمن کہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔۔۔

وہ گھر آکر ڈیس بدل کر پریشانی سے اپنے کمرے میں چکر لگا رہی تھی ابھی تک اس کے علاوہ گھر کی خواتین میں سے کسی کو وجدان کے ایکسیڈینٹ کے بارے میں نہیں پتا تھا اس کے چہرے پر پریشانی صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔ جب اس کا ضبط جواب دے گیا اور اس نے اپنا فون نکال کر تیمور کو کال ملائی۔۔۔۔

مگر تیمور کے کال نہ اٹھانے پر اس نے غصے سے اپنے لب بھیچے تھے اور وہ اپنی جیکٹ اٹھا کر پہنتی اپنا موبائل نکال کر اور گن الماری سے نکال کر اپنی جیکٹ میں رکھتی وہ باہر بھاگی تھی۔۔۔۔

اس نے تیزی سے گاڑی میں بیٹھتے دوبارہ کال ملائی تھی جب تیمور نے کال اٹھالی تھی اور دوسری طرف سے تیمور سے وجدان کی حالت کے بارے میں جان کر اس کی آنکھیں دھندھلائی تھیں۔۔۔۔۔

اس نے تیمور سے ہسپتال کا پوچھ کر فون بند کر کے ڈیش بورڈ پر پھینکا تھا اور تیزی سے گاڑی چلاتی ہسپتال کے لیے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی ہسپتال کی پارکنگ میں چھوڑتی وہ دروازہ کھول کر تیزی سے گاڑی سے نکل کر باہر بھاگی تھی چہرے پر پریشانی کی لکریں واضح تھیں جبکہ اس کی آنکھوں کے گوشے بھیگے ہوئے تھے وہ ریسپشن پر پہنچے ہی تھی جب تیمور اسے تیزی سے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔۔۔۔۔

وجدان بھائی بالکل ٹھیک ہیں بس انھیں تھوڑی چوٹیں لگی ہیں۔۔۔۔۔ وہ جیسے اسے تسلی دے رہا تھا۔۔۔ مگر مرہا کی طرف سے زبردستی گھوری نے اسے چپ کروادیا تھا اور اسے آپریشن تھیٹر کے باہر لے گیا تھا جہاں ضمخام اور رامش کھڑے تھے دونوں نے مرہا کو دیکھ کر کچھ خاص ردِ عمل نہ دیا تھا کیونکہ تیمور انھیں پہلے ہی مرہا کے آنے کی خبر دے گیا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے آپریشن تھیٹر کے باہر موجود شیشے کے قریب گئی تھی اور اس نے اس سے اندر جھانکا تھا جہاں وجدان لیٹا بے ہوش پڑا تھا جبکہ ڈاکٹر تیزی سے اس کی پٹیاں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

جس نے بھی یہ حالت وجدان کی کی ہے اسے صرف میں ماروں گی ڈیڈ۔۔۔ وہ سرد سپاٹ آواز میں فیصلہ کن لہجے میں ضمخام سے بولی تھی جس نے اپنی بیٹی کا سرخ چہرہ دیکھ کر اپنا سر ہلکا سا ہلایا جانتا تھا کہ وہ سر پھری اپنی منمانی کیے بغیر رکے گی نہیں۔۔۔۔۔

مجھے آپ کے الفاظ چاہیے ڈیڈ۔۔۔۔۔ وہ دوبارہ بولی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جیسے ہی ہمیں پتا چلے گا یہ کس نے کیا ہے میں تمہیں بتا دوں گا۔۔۔ ضمخام کی بات پر اس نے ایک گہرا سانس لیا تھا اور آپریشن تھیٹر کے باہر جا کر دوبارہ کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اپنی محبت کو تکلیف میں دیکھ کر اس نے وجدان کی یہ حالت کرنے والے سے بدلہ لینے کا خود سے وعدہ کیا تھا

رومیہ پیروں کو چھوتی سمپل سی فراک نما ڈریس پہنے پیانو روم میں بیٹھی اپنی انگلیوں کو تیزی سے پیانو پر چلا رہی تھی ایک خوبصورت دھن پورے خالی کمرے میں گونج رہی تھی وہ آنکھیں بند کر کے مسکراتے ہوئے پیانو پر اپنی انگلیاں چلا رہی تھی اس کا پسندیدہ مشغلہ ہی فارغ وقت میں پیانو پر اپنی انگلیوں کا جادو دکھانے کا تھا اس کے پاس اور کرنے کو تھا ہی کیا صبح اسے ایک پروفیسر ہوم ٹیوشن دینے آتا تھا اور اس کے بعد وہ سارا دن فارغ ہی رہتی تھی پھر اس وجہ سے وہ اپنا زیادہ وقت کوکنگ یا پھر پیانو پلے کرنے میں ہی گزارتی تھی۔۔۔۔۔

پیانو کا آخری نوٹ بجاتے ہوئے اس کے چہرے کی مسکان مزید گہری ہوئی تھی اور بھر آخر اس نے نوٹ ختم کرتے ہی خوشی سے تالی بجائی تھی وہ ایسی ہی تھی زیادہ اپنے آپ میں ہی لگن رہتی تھی وہ کم ہی کسی کو بلاتی تھی۔۔۔۔۔

لٹل سٹار۔۔۔۔؟ ابراہیم جو تھوڑی دیر پہلے ہی داؤد کے مینشن میں آیا تھا اور اب کمرے سے فریش ہو کر نکل کر وہ داؤد سے ملنے اس کے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب پیانو پر بجتی دھن سن کر وہ اس طرف آیا اور رومیہ کو دیکھ کر اس کے منہ سے بے ساختہ یہ لفظ نکلا تھا ا سے ابھی تک معلوم نہیں تھا کہ داؤد کی کوئی بہن بھی ہے۔۔۔۔۔

ک۔۔۔۔ کون ہیں آپ؟۔۔۔۔ رومیہ انجان شخص کو دیکھ کر آنکھوں میں خوف لیے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

تم کون ہو؟؟۔۔۔۔۔ الٹا سوال پوچھا گیا۔۔۔۔۔

ب۔۔۔۔۔ بھیا۔۔۔۔۔ داؤد بھیا۔۔۔۔۔ سہ گھبراہٹ سے اور ڈر سے چیختے ہوئے داؤد کو آوازیں دینے لگی جس کا کمرہ یہاں سے قریب ہی تھا۔۔۔۔۔

ہے لٹل سٹار شش۔۔۔۔۔ دیکھو میں کچھ بھی نہیں کر رہا۔۔۔۔۔ وہ اس کی معصوم صورت نظروں میں قید کرتا نرمی سے بولتا رومیہ کو ایک پل کے لیے خاموش کروا گیا۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔۔ میں لٹل سٹار نن۔۔۔۔۔ نہیں ہوں۔۔۔۔۔ ممی۔۔۔۔۔ میں رومیہ ہوں۔۔۔۔۔ وہ معصومیت سے آنکھیں جھپکاتے بتانے لگی اس کے نرم لہجے پر اس کا ڈر تھوڑا کم ہوا تھا۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔ لیکن مجھے تم لٹل سٹار لگ رہی ہو جو تھوڑی دیر پہلے ہی شائنگ سٹار بنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اس کی تعریف کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔ رومیہ اس کی بات پر ہلکا سا مسکرائی اور اس کی روشن

مسکراہٹ دیکھ کر ابراہیم ایک پل کو اس کی مسکراہٹ میں کھو سا گیا تھا۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو ابراہیم؟؟۔۔۔۔۔ پیچھے سے داؤد کی سنجیدہ آواز سن کر ابراہیم ایک دم بدکا اور اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتا داؤد کی طرف مڑا۔۔۔۔۔

وہ میں تمہارے کمرے میں ہی آ رہا تھا پھر پیانو کی آواز سن کر یہاں آ گیا۔۔۔۔۔ اور تم نے کبھی بتایا نہیں کہ تمہاری کوئی بہن بھی ہے۔۔۔۔۔

ابراہیم کی بات پر اس کے ماتھے پر سلوٹیں پڑی تھیں۔۔۔۔۔

اس سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے ابراہیم کہ یہ میری بہن ہے یا نہیں اپنے کام سے کام رکھو اور پرنسز فوراً اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔۔

داؤد اس وجہ سے ایسے ابراہیم سے بولا تھا کیونکہ وہ اپنے باپ کو جانتا تھا اگر فرازم کو زرا سی بھی بھنک پڑ گئی کہ ابراہیم رومیہ سے ملا ہے وہ اسے فوراً ہی یہاں سے نکال دے گا۔۔۔۔۔

رومیہ ابراہیم کو ادا سخی سے ایک نظر دیکھ کر تیزی سے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی جبکہ ابراہیم نے داؤد کی بات پر خاموشی سے اپنا سر ہلا دیا تھا۔۔۔۔

وجدان کے ایکسیڈینٹ کو دو دن گزر گئے تھے اور وہ آج گھر آنے والا تھا وجدان کے ایکسیڈینٹ کا سن کر صوفیہ اور مہربا نے خوب آنسوؤں کی ندیاں بہائی تھیں اور دو دن وہ دونوں وجدان کے پاس ہی رہی تھی اسے ایک پل کے لیے بھی انھوں نے اکیلا نہیں چھوڑا تھا ابراہیم بھی وجدان کے ایکسیڈینٹ کا سن کر فوراً ہسپتال آیا تھا مگر اس کو صحیح سلامت دیکھ کر وہ ضمیمہ سے اجازت لے کر اب روس داؤد کے پاس چلا گیا تھا جہاں انھوں نے اپنا پلان کے مطابق کام کرنا شروع کرنا تھا۔۔۔۔۔

وجدان کے ہوش میں آنے کے بعد مرزا فوراً واپس گھر چلی گئی تھی اور دو دن گزرنے کے بعد بھی وہ اس سے ملنے ہسپتال نہیں گئی تھی جبکہ وجدان نادانستہ تگی میں ہی اس کا منتظر تھا مگر

اس کے نہ آنے پر وجدان کا موڈ زیادہ تر خراب ہی تھا وہ ایک دن ہسپتال رہ کر ہی تھک گیا تھا اور اس کی ضد کی وجہ سے ہی اسے دو دن بعد اسپتال سے آج فری کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

وہ تھوڑی دیر پہلے ہی گھر پہنچا تھا اور اب اپنے کمرے میں آکر اس نے سکون کا سانس لیا تھا ورنہ ہسپتال میں دوائیوں کی بو سے اس کا موڈ مزید خراب ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا جب اسے آہستہ سے دروازہ کھولنے کی آواز آئی مرزا کا آنے کا سوچ کر اس کے ہونٹ ہلکے سے مسکرائے تھے۔۔۔۔

سمر۔۔۔ سمر۔۔۔ وہ جو مرزا کے آنے کا سوچ رہا تھا میڈ کی آواز سن کر اس کا سارا موڈ ہی خراب ہو گیا۔۔۔۔۔

ہاں بولو؟؟ وہ غصے سے میڈ سے بولا جو بیچاری اس کے اچانک غصے پر ڈر کر بری طرح گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

و۔۔۔ وہ سمر میم پوچھ رہی ہیں کہ آپ روم میں ہی کھانا کھائیں گے یا پھر باہر سب کے ساتھ۔۔۔۔۔ ملازمہ نے مسننا کر پوچھا۔۔۔۔

سب کے ساتھ ہی کھاؤں گا اب جاؤں میں خود ہی آجاؤں گا۔۔۔۔۔ وہ میڈ سے جھنجھلا کر بولا جو تیزی سے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے آہستہ سے اٹھا اور واشروم میں جا کر اپنا منہ ایک ہاتھ سے بمشکل دھو کر آیا تھا کیونکہ اس کے ایک بازو میں فریکچر تھا جس سے اسے کام کرنے میں بمشکل ہو رہی تھی ضعیف

نے اسے کہاں تھا کہ وہ اس کے لیے کچھ دنوں کے لیے کسے نرس کو ہائر کر دیتا ہے جو اس کے کام کر دے گا مگر وجدان نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلاتا ہوا الماری کے پاس گیا اور اس میں سے اپنی شرٹ نکال کر بیڈ پر رکھی اور ایک ہاتھ سے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا جو اس سے سے کھل نہیں رہے تھے دراصل اس کا موڈ زیادہ خراب مرہا کے نہ آنے پر بھی تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے کی ناکام سعی کوشش کر رہا تھا جب دو نازک مومی ہاتھوں نے آہستہ سے اس کا ہاتھ ہٹایا اور اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی مرہا کو تین دن برد اپنے سامنے دیکھ کر اس کا موڈ پل میں خوشگوار ہوا تھا ایسا کیوں ہوا تھا اس سے وہ خود بے خبر تھا۔۔۔۔۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

مرہا خود پر وجدان کی نظریں محسوس کر کے انجان بنے اس کی شرٹ کے بٹن کھول کر اس کی شرٹ اتارتی اس کو دوسری شرٹ پہنانے میں مدد کرنے لگ پڑی۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial>
 کبھی لڑکیوں کی طرح شرما بھی لیا کرو ڈیئر والٹی۔۔۔ وہ اسے اپنی شرٹ لے بٹن بند کرتا دیکھ کر اس کی کمر میں اپنا ایک ہاتھ ڈال کر بولا۔۔۔۔۔

اگر تم نہیں چاہتے کہ میں تمہارا دوسرا ہاتھ بھی توڑ دو تو بہتر ہے اپنا فوراً ہٹا لو اور یہ لڑکیوں کی طرح شرمانا گھبرانا بھگانا یہ میرے بس کے کام نہیں ہے۔۔۔ وہ اس کا آخری بٹن بند کرتی اس کی شرٹ کا کالر ٹھیک کرتی اپنی آنکھیں گھما کر بولی۔۔۔۔۔

وجدان نے اس کی کمر پر اپنی گرفت ڈھیلی کرنے کی بجائے مزید مضبوط کی تھی۔۔۔۔۔
مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئی تم؟؟؟۔۔۔۔۔

تمہیں اس سب سے کب سے فرق پڑنے لگا کہ میں تم سے ملنے آؤں یا نہ آؤں۔۔۔ اس نے
سنجیدگی سے وجدان کے چہرے کی طرح دیکھتے ہوئے ہو چھا

ڈیئر وائی مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مگر لوگ ہمارے متعلق باتیں کریں یہ مجھے پسند
نہیں۔۔ وہ صفائی سے مرحا کی آنکھوں میں دیکھتا جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔ اب لوگوں کے مطابق میں تمہارا حال دریافت کر چکی ہوں اب میرا کام ختم۔۔۔ وہ
جھٹکے سے اس کی گرفت سے نکلتی ہوئی بولی کیا فرق پڑتا اگر وجدان سچ بولتا اسے بتا دیتا کہ وہ
اس کا انتظار کر رہا تھا مگر اس کا یہ ہی کام تھا مرحا کا دل جلانا۔۔۔۔۔

وجدان نے اس کا تپا ہوا چہرہ دیکھا اور اسے جانے کے لیے مڑتے دیکھ کر اس کا بازو پکڑنا چاہا
جب وہ اس کا ارادہ سمجھ کر تیزی سے دوسری طرف ہو گئی۔۔۔۔۔

ایک دن آئے گا تم میرے سامنے کھڑے ہو گے اور مجھ سے بات کرنے کے لیے بھی ترسو
گے اس دن میں تمہیں بتاؤں گی اذیت کیا ہوتی ہے اصلی تکلیف کہتے کسے ہیں۔۔۔۔۔

مرحا کی بات پر وجدان نے اپنے لب بھینچے تھے وہ جا چکی تھی مگر وہ ابھی بھی وہی کھڑا تھا اس
پاگل کو کیا پتا تھا کہ وقت نے ثابت کرنا تھا کہ وجدان بہت جلد مرحا کے سامنے جھکنے والا تھا

میری بیل منہ میں ڈالے اپنی جیکٹ میں ہاتھ ڈالے خرماں خرماں سسڑک پر چل رہی تھی وہ یونیورسٹی سے واپس آرہی تھی۔۔ وہ پہلے یونیورسٹی سے واپسی پر ٹرین لیتی تھی اور اس کے بعد گھر تک چلتے ہوئے آتی تھی جبکہ راستے میں وہ کافی لوگوں کے پرس بھی چرا لیتی تھی۔۔۔۔

ایک گاڑی تیزی سے مریم کے قریب سے گزری اور سسڑک کے کنارے پر جمع کیچر سارا اڑتا ہوا میری پر پڑا تھا ایک دم اس کا پارہ ہائی ہوا تھا۔۔۔

اس کی ساری جیکٹ گندی ہو چکی تھی وہتپ کر چیخ کر گاڑی والے سے بولی تھی جو اب گاڑی رپورس کر رہا تھا۔۔۔

کمینے انسان اندھے کہیں کے۔۔۔۔۔ ایک بار مجھے مل جاؤ تمہارا چہرہ تمہیڑوں سے لال کر دوں گی۔۔۔۔ وہ اپنی جیکٹ کو صاف کرنے کی ناکام سعی کو شیش کرتی اردو میں بول رہی تھی کیونکہ اس کے مطابق سامنے والے کو اردو کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔

تیمور جو گاڑی سے باہر نکلا تھا اس کے منہ سے الفاظ سن کر وہ ایک پل کو گڑبڑا گیا پھر اپنے چہرے پر سنجیدہ تاثرات قائم کرتا ہوا اس کے قریب گیا اور اپنے والٹ سے پیسے نکال کر اس کی طرف بڑھایا اور اٹالین زبان میں بولا۔۔۔۔۔

یہ تمہاری جیکٹ خراب کرنے کے پیسے سمجھو۔۔۔ اس کیا بات اور ہاتھ میں موجود پیسے دیکھ مریم نے غصے سے اسے گھورا تھا اور جلدی سے اپنے بیگ میں سے پین نکالا جبکہ اسے ہاتھ بیگ میں

ڈالتے دیکھ کر تیمور ایک پل کو گھبرا گیا تھا مگر پھر بھی تھوک نکل کر وہ اپنے چہرے پر سنجیدہ تاثرات سجائے کھڑا رہا۔۔۔۔

یہ میری طرف سے وہی پیسے اپنی گاڑی پر لگوا لینا۔۔۔۔۔
 مریم نے پین نکالا اور تیزی سے تیمور کی گاڑی کی طرف بڑھی اور اس پر پین سے ایک بڑا سا سکرتیچ ڈال کر وہ مزے سے اسے بولتی ببل چباتی ہوئی دوسری طرف بڑھ گئی۔۔۔۔
 تیمور نے اپنی نئی گاڑی پر سکرتیچ دیکھ کر اس پاگل کی پشت کو گھورا اور منہ بگاڑتا ہوا واپس گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

داؤد تین دنوں سے پریشے کے خیال کو اپنے ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کر رہا تھا مگر پریشے کا خیال اس کے ذہن سے نکل ہی نہیں رہا تھا بلکہ وہ تو اسے کل خواب میں بھی دکھائی دے گئی تھی اس نے اپنے ایک آدمی سے پریشے کے بارے میں ساری ڈھیل نکلوائی تھی جس سے اسے پتا چلا تھا کہ اس کی ایک ہی خالہ تھی جو اس کا واحد سہارا تھی اور وہ بھی ماری گئی تھی اسے افسوس تھا کہ اس کی وجہ سے پریشے کی خالہ کو مار دیا گیا مگر اس کا بھی قصور نہیں تھا اسے کون سا معلوم تھا کہ وہ لوگ اس کے گھر جا کر اس کی خالہ کو ماریں گے۔۔۔۔۔

وہ اس وقت گاڑی میں بیٹھا لائبریری کے شیشے سے اندر کھڑی پریشے کو ہی دیکھ رہا تھا وہ خود کو حوصلہ دیتا کار سے نکلا اور لمبے لمبے ڈھگ بھرتا تیزی سے لائبریری میں داخل ہوا اور وہاں موجود

پ۔۔ پلیر مجھے تنگ مت کریں۔۔۔۔ وہ مطلوبہ کتاب نکال کر تیزی سے اس سے دور کھڑی ہو کر کانپتی آواز میں بولی۔۔۔۔

او کے پھر دوبارہ ملیں گے بڑ فلانے۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر اس سے بولتا باہر چلا گیا جبکہ پیچھے پریشے نے اس غنڈے کی بات پر منہ بگاڑا تھا اور تیزی سے کتاب لے کر کاؤنٹر پر بھاگی جہاں پر غصے سے بھری ایلکس بیٹھی تھی کیونکہ کلائنٹ جا چکی تھی اب وہ ایلکس سے ڈانٹ کھاتی داؤد کو دل میں برا بھلا کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ جہان ، تیمور رامش ضیخام اس وقت ضیخام کے آفس میں موجود تھے زینق ان کے ساتھ موجود نہ تھا کیونکہ آج کل موسم تبدیلی کی وجہ سے انوشے کی طبیعت خراب تھی اور وہ اسے لے کر ڈاکٹر کے پاس گیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

آپ کو کیا لگ رہا ہے وہ کون ہو سکتا ہے؟؟۔۔۔۔۔ وہ لوگ وجدان کے ایکسیڈینٹ کے بارے میں اور مانک جس نے وجدان کو جھوٹی خبر دی تھی اس کے اچانک غائب ہونے پر ڈس۔کس کر رہے تھے۔۔۔۔۔

پہلی بات ہمارے مال غائب ہونے سے ایک الگ انسان کا تعلق ہے اور آپ پر حملہ کرنے والے انسان الگ ہے جبکہ ابراہیم بھائی کو بھی مارنے کی کوشش کرنے والا الگ انسان ہے۔۔۔ آخر ہمارے اتنے دشمن کیوں ہیں بگ زی۔۔۔

تیمور جیسے ان سے پوچھ رہا تھا کہ ایسا کیوں ہے؟؟ اور ایک وقت میں وہ لوگ تین الگ الگ انسان کو کیسے ڈھونڈ پائیں۔۔۔۔۔

تم چپ رہو تیمور۔۔۔۔۔ بلکہ ایک کام کرو ہمارے جتنے بھی آدمیوں کے ریکورڈ تمہارے پاس موجود ہے ان میں سے سب نئے آنے والے لوگوں کی لسٹ بنا کر لاؤ۔۔۔۔۔

وجدان اسے خاموش کرواتا بولا لیکن پھر اس نے سوچتے ہوئے تیمور کو کام بولا۔۔۔۔۔ ہمیں اپنی گینگ میں شامل ہونے والے سارے نئے آدمیوں کو ایک بار چیک کر لینا چاہیے مجھے لگتا ہے انھیں میں سے کوئی نہ ہو جو ہمارے مال کی خبر دوسرے لوگوں کو دیتا ہے۔۔۔۔۔

اور اب دوسرے مسئلہ کی طرف آتے ہیں وہ ابراہیم داؤد کے ساتھ مل کر سنبھال لے گا۔۔۔۔۔ اور مجھے یہ بتائیں کہ آپ کو کس سی پر شک ہے کہ کون ہے جو آپ سے بدلہ لینا چاہتا ہے؟؟۔۔۔۔۔

وجدان نے آخر میں ضمخام سے بولا۔۔۔۔۔

ماضی میں کافی دشمن رہ چکے ہیں ہمارے وجدان۔۔۔۔۔ اب مجھے کیا پتا یہ کون ہے جو ہم سے بدلہ لینے واپس آیا ہے حالانکہ ایک عرصے پہلے ہی میں رامش اور زنیق اپنے سارے دشمن ختم کر چکے ہیں۔۔۔۔۔ اور مرحا تمھیں باہر کھڑے ہو کر باتیں سننے کی ضرورت نہیں ہے اندر آجاؤ۔۔۔۔۔

ضمخام اچانک وجدان سے بولتا ہوا مرزا سے بولا جو کافی دیر سے کمرے کے دروازے سے کان لگائے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

مرزا ہلکی سے مسکان چہرے پر سجائے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔
 ڈیڈ آپ کو شاید کوئی کارڈ ملا تھا کیا آپ مجھے وہ دکھائیں گے۔۔۔۔۔ مرزا ضخم کی خفگی بھری نگاہیں دیکھ کر منمنائی۔۔۔۔۔ ضخم نے اس کو اپنے ٹیبل سے وہ کارڈ اٹھا کر پکڑا یا اور دوبارہ وجدان کے ساتھ بات کرنے لگ پڑا۔۔۔۔۔
 لیکن کوئی ایسا شخص جس پر آپ کو شک ہو۔۔۔۔۔؟؟۔۔۔۔۔

وجدان نے پھر پوچھا۔۔۔۔۔
 نہیں وجدان ایسا کوئی نہیں۔۔۔۔۔ اب کی بار رامش نے جھنجھلا کر جواب دیا۔۔۔۔۔
 آپ لوگوں نے ایک بات نوٹ نہیں کی شاید۔۔۔۔۔ مرزا اچانک کارڈ کو دیکھتے ہوئے بولی سب اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔
 یہ رائٹنگ دیکھ رہے ہیں یہ کہیں سے بھی ایسی نہیں لگ رہی کہ جس نے یہ لکھا ہے وہ اٹلی کا رہنے والا وہ یہاں کا رہائشی نہیں ہے ڈیڈ آپ کو کسی ایسے شخص کا پتا ہے جس کی دشمنی آپ سے ہو اور وہ اٹلی میں نہ رہتا ہو۔۔۔۔۔

یہ بھی ہو سکتا ہے بڑے پایا۔۔۔۔ لیکن ڈھونڈنا پڑے گا فلحال تیمور تم اپنا کام شروع کرو پھر ہم دیکھتے ہیں۔۔۔۔

و جدان تيمور سے بولا جس نے اس کی بات پر فٹ سے سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب سب لوگ جاکر آرام کرو۔۔۔۔۔ ضیخام وجدان کی بات سمیتا سب سے بولا جو اس کی بات پر سر ہلاتے اسے گڈنائٹ بول کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے جبکہ وہ بھی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

مریم ناشتہ کرنے کے بعد اپنی یونیورسٹی کے لیے تیار ہو رہی تھی جب دھڑام سے دروازہ کھولتے
تین آدمی اس کے گھر کے اندر داخل ہوئے وہ باہر سے آواز سن کر تیزی سے اپنے گلے میں
سٹالر ڈالے اپنی جیب میں پیسے ڈالے باہر نکلی جہاں کالے رنگ کے اچھے خاصے موٹے تین
آدمی کھڑے تھے۔۔۔۔۔

تم لوگ کون ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔۔ اس نے سوالیہ ان سے پوچھا حالانکہ وہ جان گئی تھی کہ یہ آدمی یقیناً اس کے باپ کے لیے یہاں آئے تھے جو کل رات سے یہاں تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔

وہ تینوں آدمی بنا اس کے سوال کا جواب دیے ایک دوسرے کو دیکھتے میری کی جانب بڑھنے لگے جب میری ان کا ارادہ سمجھ کر تیزی سے واپس اپنے کمرے میں بھاگی تھی اور اپنے کمرے کی کھڑکی سے تیزی سے باہر کودی تھی جس سے اس کے سارے ہاتھ چھل گئے تھے۔۔۔۔۔

اس کے پیچھے ہی وہ لوگ بھی آگئے تھے اور کھڑکی سے باہر کودنے لگ پڑے تھے مریم تکلیف سے اپنے لب بھینچ کر تیزی سے بھاگنے لگی تھی۔۔۔۔۔

یہ پہلی بار ہوا تھا کہ اس بار بوس کے علاوہ کسی اور شخص سے اس کے باپ نے پیسے ادھار لیے ہوں۔۔۔۔۔

وہ اس بار اندر سے ڈر بھی رہی تھی اسے ابھی بھاگتے ہوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی جب ان میں سے ایک آدمی نے اسے بازو سے دبوچا مریم نے اس کی ٹانگ میں کک ماری چاہی مگر وہ اس کا ارادہ سمجھ کر سائیڈ پر ہٹ گیا اب کی بار دوسرے آدمی نے بھی اسے زور سے دبوچ لیا تھا۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ مریم چیختے ہوئے خود کو بچانے کی کوشش کرنے لگی جب ایک آدمی نے اپنی جیب سے رومال نکال کر اس پر بے ہوشی کے دوائی ڈال کر رومال مریم کے منہ پر رکھ دیا جس سے وہ فوراً ہی بے ہوش کران کی باہوں میں جھول گئی تھی وہ اسے لیتے ہوئے یہاں سے خاموشی سے چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

بڑی ماما۔۔۔۔۔ زرا مرزا کو میرے روم میں بھیجیے گا مجھے اس کی مدد چاہیے۔۔۔۔۔ وجدان مرزا کو تنگ کرنے کا سوچ کر اسے مہماہ کے ذریعے اپنے کمرے میں بلانے لگا جانتا تھا کہ وہ ویسے تو آئے گی نہیں۔۔۔۔۔

مرزا تمہیں سنائی نہیں دیا وجدان کو تمہاری مدد چاہیے جاؤ جا کر اس کی مدد کرو۔۔۔۔۔ مہماہ لاؤنچ میں ہی بیٹھی مرزا سے بولی جو وجدان کی بات پر اپنے کام لپیٹے اپنے ہاتھ میں پکڑی میگزین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

مامی وہ مجھے نہیں آپ کو بلا رہا ہے۔۔۔۔۔ مرزا آنکھیں گھمانے کے ساتھ اب مہماہ کو بھی گھمانے کا سوچ رہی تھی جو اس سے پہلے ہی پتا نہیں کتنے لوگوں کو ایسے ہی چکما دے چکی تھی۔۔۔۔۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے ڈئیر وائٹی۔۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں اداسی دیکھ کر بے ساختہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کرتا ہوا بولا

مجھے میری وائٹی اچھے لگتی ہے جب وہ میری بات مانتی ہے اور میرے کام کرتی ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا جو اب خوشی سے چمکتی دکھائی دے رہی تھی وہ بے ساختہ مرہا کے چہرے پر جھکا تھا اور اس نے مرہا کی آنکھوں کو بے حد نرمی سے اپنے ہونٹوں سے چھوا تھا مرہا کو وجدان کے لمس سے اپنے اندر سکون سا اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

وجدان۔۔۔۔ باہر سے مہراہ کی آواز پر وہ تیزی سے مرہا سے دور ہوا تھا جبکہ مرہا بھی اس سے دور ہوتی نظریں زمین پر جھکائے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

ج۔۔۔۔ جی بڑی مہراہ۔۔۔۔۔ مہراہ کو دیکھتے ہی مرہا تیزی سے کمرے سے نکلی تھی جبکہ وجدان اب مہراہ کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ لڑکی تمہاری مدد کر کے گئی یہ یا ویسے ہی چلی گئی ہے۔۔۔۔۔ مہراہ نے وجدان سے پوچھا۔۔۔۔۔

جی بڑی مہراہ میری مدد کر کے ہی گئی ہے۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے بولا۔۔۔۔۔

بس یہ ہی پوچھنے میں آئی تھی اب دھیان سے جانا۔۔۔۔۔ مہراہ وجدان سے بولتی اس کے کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ وجدان بھی گہرا سانس لے کر باہر نکل گیا تھا آج اس نے اولڈ بلڈنگ جانا تھا جہاں نئے سارے آدمیوں کو جمع کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

ہمیں پہلے ان پر نظر رکھنی ہے ان کا ایک کسینو ہے یہاں سے تھوڑی دیر ایسٹ کی طرف وہاں جانا پڑے گا لیکن اگر ہم اپنے اصلی حولیہ میں گئے تو وہ ہمیں ایک منٹ میں پہچان جائیں گے داؤد ہمیں اپنا حولیہ بدلنا پڑے گا اور میں نے سنا ہے تم اس میں ماہر ہو۔۔۔۔۔

ابراہیم اسے پلان بتا رہا تھا کہ کیسے میکسیکن مافیہ کے خلاف ثبوت اکٹھے کیے جائیں۔۔۔۔۔
اب تم کیا چاہتے ہو میں جاؤں وہاں؟؟۔۔۔۔۔

داؤد نے اس سے سوالیہ پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں اور تم کیا چاہتے ہو میں بھی چلو تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔؟؟ ویسے بھی میں یہاں سے ان کے سارے کیمروں کو ہیک کروں گا تم نے بس میری دی گئی چھوٹی چھوٹی ڈائوسمز مختلف جگہ لگانی ہیں۔۔۔۔۔ تاکہ پھر ہم ان کے کسینو کو پہلے برباد کر سکیں۔۔۔۔۔

ابراہیم داؤد کے بچکانہ سوال پر آنکھیں گھماتا بولا۔۔۔۔۔
اوہ۔۔۔۔۔ صبح ہے تم پھر آج رات سے ہی شروع کرتے ہیں ڈنر کے بعد تم مجھے ساری ڈائوسمز دے دینا۔۔۔۔۔

جی آج سے ہی کرنا ہے اب یہ دیکھو یہ نقشہ اس کسینو کا دیکھو اس میں یہ دو فلورز ہیں پہلے فلور پر عام آدمی زیادہ تر پلے کرتے ہیں جبکہ دوسرا سیکشن وی آئی پی لیے اور اس کے لیے

ایک کارڈ ضروری ہے جو میں تمہیں دے دوں گا اور اب یہ نقشہ غور سے دیکھ لو تم نے ان ان جگہوں پر ڈائیوسز رکھنی ہے۔۔۔۔

ابراہیم داؤد کی بات پر اسے اپنے لیپ ٹاپ سے تھری ڈی میپ کسینو کا دکھاتا ہوا بولا اور اسے وہ جگہیں بھی بتا دیں جہاں اس نے جانا تھا۔۔۔۔

میں تم پر کسینو کے کیمرے ہیک کر کے نظر رکھوں گا تم جس طرف جاؤ گے اور جب ڈائیوس فلکس کر رہے ہو گے میں وہاں سے کیمرے کی ریکورڈنگ کو ریسیٹ کر دوں گا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ سچ ہے اور اگر میں پکڑا گیا پھر کیا ہوگا ابراہیم صاحب زرا اس پر بھی روشنی ڈالیں۔۔۔۔ اسے ابراہیم کا پلان پسند آیا تھا

تم کبھی نہیں پکڑے جاؤ گے اور اگر پکڑے بھی گئے تو فکر مت کرنا ان کے گولی مارنے سے پہلے ہی ہم بیک اپ کے ساتھ تمہیں بچانے کے لیے پہنچ جائیں گے۔۔۔۔

وہ سنجیدہ سا بولا اگر داؤد کو کچھ بھی ہوگا تو وہ جانتا تھا فرازم اسے بھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔ ہم ٹھیک ہے۔۔۔۔ وہ لوگ اب مزید اپنے پلان کو ڈسکس کرنے لگ پڑے تھے۔۔۔۔

مریم کی آنکھ خود پر ٹھنڈا پانی گرنے پر کھلی اس کو اپنا سر بھاری ہوتا محسوس ہو رہا تھا جبکہ سر میں ہلکی ہلکی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں اسے پہلے تو یہ سمجھنے میں دیر لگ گئی تھی کہ وہ کہاں

ہے پھر جیسے ہی اپنے سامنے کالے ہٹے کٹے آدمی کو دیکھا تو اس کو یاد آیا کہ وہ اب کی بار اپنے باپ کی وجہ سے بری طرح پھنسی تھی۔۔۔۔۔

کون ہو تم لوگ۔۔۔ اس نے خود کو مضبوط ظاہر کرتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے آدمی سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہم کون ہے اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

اس کمرے کے اندھیرے میں کھڑے ایک شخص کی بھاری آواز میری کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔۔۔

تمہارے باپ نے ہم سے پیسے لیے تھے اور وہ اب چکا نہیں پا رہا اس کے بدلے اس نے ہمیں تمہیں بیچ دیا ہے۔۔۔ وہ آدمی اس کے کانوں میں پھگلا ہوا سیسہ ڈال رہا تھا اسے اپنا سانس سینے میں اٹکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا وہ اپنے باپ کے لیے اتنی بے مول تھی کہ اس نے اسے اپنے چند ٹکوں کے عوض بیچ دیا تھا۔۔۔۔۔؟؟

تمہیں ہمارا کام کرنا ہوگا اس کے بدلے ہم تمہیں آزادی دے دیں گے۔۔۔۔۔

اندھیرے میں کھڑے اس آدمی کے چہرے پر ایک استہزایہ مسکراہٹ قائم تھی آخر اسے اپنے اشاروں پر نچانے کے لیے ایک کھلونہ جو مل گیا تھا۔۔۔۔۔

میں تمہارا کوئی کام نہیں کروں گی مجھے جانے دو اور جا کر میرے بھگڑے باپ کو پکڑو۔۔۔۔۔

وہ پھنکاری تھی وہ اس کے ارادے اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

چٹاخ --- ایک زور دار تھپڑ میری کے منہ پر پڑا تھا اور اس کے نچلے ہونٹ سے خون نکلنے لگ پڑا تھا۔۔۔

آہ۔۔ وہ۔۔ سبکی۔۔ اس کے قریب کھڑے آدمی نے اس کے بالوں کو زور سے دبوچ کر اس کا چہرہ اوپر کھینچا۔۔۔۔

مریم عرف میری تمھارے پاس کوئی چوائس نہیں سوائے میری بات ماننے کے اور اگر تمہنے میرے خلاف جانے کی کوشش کی تو ایک سیکنڈ لگے گا مجھے تمھاری اس ساتویں آسمان پر پہنچے ہوئے دماغ کو اڑانے پر۔۔۔۔۔

اندھیرے میں کھڑا آدمی سنجیدگی سے اور قطعیت سے بولا۔۔۔ میری کوان سے شدید خوف محسوس ہو رہا تھا اس کے باپ نے اسے بری جگہ پھنسا دیا جہاں سے نکلنا اس کے لیے بے حد مشکل تھا۔۔۔۔

اب اس کی قسمت کس جانب اسے لے جا رہی تھی وہ اس سے بے خبر تھی مگر اس نے یہاں سے نکل کر اپنے باپ سے دور جانے کا خود سے وعدہ کیا تھا۔۔۔۔۔

پریشے اپنے چھوٹے سے اپارٹمنٹ کے اوپن کیچن میں کھڑی اپنے لیے کچھ ہلکا پھلکا تیار کر رہی تھی اسے لائبریری سے درمیان میں ایک گھنٹے کی بریک ہوتی تھی جس میں وہ واپس گھر آکر اپنے لیے کچھ کھانے کو بناتی تھی اور جلدی سے کھا کر واپس چلی جاتی تھی۔۔۔

اپنے لیے اٹالین پاستہ جو اس نے رات کو ہی بنایا تھا وہ اس نے جلدی سے گرم کیا اور لاؤنچ میں آکر صوفے پر بیٹھ کر تیزی سے کھانے لگی

وہ اپنا پاستہ ختم کر رہی تھی جب اسے اپنے ساتھ والے اپارٹمنٹ سے ہلکی ہلکی آوازیں آنا شروع ہوئی ان فلیٹ کی دیواریں اتنی باریک تھی کہ ایک ایک فلیٹ کے اندر کی آواز دوسرے فلیٹ میں موجود شخص آسانی سے سن سکتا تھا۔۔۔۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی ڈیزی۔۔۔ بھاری مراد نہ آواز اسے سنائی دی۔۔۔۔۔
مجھے تم سے نفرت ہے۔۔۔ ایک لڑکی کی آواز پریشے کے کانوں میں پڑی۔۔۔۔۔

وہ ان کی آوازیں نظر انداز کر کے اپنی پلیٹ جلدی سے دھو کر رکھتی اپنا بیگ اٹھا کر فلیٹ سے نکلنے لگی تھی جب اس دن داؤد کے ساتھ دیکھا گیا آدمی اپنے ساتھ والے فلیٹ سے نکلتا دکھائی دیا پریشے نے فوراً اس کی طرف سے اپنا رخ موڑ لیا تھا اور واپس اپنے فلیٹ میں داخل ہو گئی تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ باہر نکلی جب اسے ایک روتی ہوئی لڑکی اپنے آنسو صاف کرتی ساتھ والے فلیٹ سے نکلتی دکھائی دی پریشے اسے نظر انداز کر کے تیزی سے وہاں سے نکل گئی وہ فلحال کسی مصیبت میں دوبارہ نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

وجدان اس وقت اولڈ بلڈنگ میں موجود تھا جہاں پر پچھلے تین سے چار ماہ کے دوارن ان کی گینگ میں شامل ہونے والے نئے لوگ موجود تھے۔۔۔۔

تم لوگوں میں سے ایک شخص ایسا ہے جس نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے اس کا نام ہمارے پاس موجود ہے لیکن اسے یہاں سب کے سامنے سزا دینے کا مقصد اس شخص کو ایسی دردناک موت دینا ہے کہ آئندہ کے بعد کبھی دوبارہ کوئی ہمیں دھوکا دینے کی کوشش نہ کرے۔۔۔۔۔

وجدان کی سرد آواز پر وہاں کھڑا ہر شخص گھبرا گیا تھا۔۔۔۔

لیکن ان میں سے ایک شخص ایسا تھا جس کے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا تھا اور اسے خوف و ڈر گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔۔ وہ اپنے بچاؤ کا سوچتا ایک نظر اپنے سامنے کھڑے وجدان اور دوسری نظر اپنے سے کچھ فاصلے پر موجود دروازے کو دیکھ کر وہ تیزی سے اس طرف بھاگا تھا جب اس کو وجدان کے آدمی نے پیچھے سے پکڑ کر زور سے اس کے پیٹ میں کک مار کر اسے زمین پر گرایا تھا۔۔۔۔

وجدان کے چہرے پر فتح مندی سے مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

اسے مارے پاس لاؤ ہیرسن۔۔۔ وجدان کی بات پر اس دھوکے باز شخص کو وہ وجدان کے سامنے لایا۔۔۔۔

کس کے لیے تم کام کرتے ہو جلدی سے بتا دو پھر شاید تمہیں بخش دیا جائے۔۔۔۔

اپنی گن نکال کر اس کی کن پٹی پر رکھے سرد آواز میں وجدان نے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

مجھے اس کا نام نہیں پتا وہ بس مجھے فون کرتا ہے اور میں اسے گارڈ کی ڈیوٹی ندلنے سے مال کے آنے جانے کی خبر دیتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ آدمی خوف سے تیزی سے سارے راز اگل گیا تھا وجدان کے اشارے پر ہیرسن نے اس کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک موبائل نکال کر وجدان کو پکڑایا تھا جسے پکڑتے ہی وجدان نے اپنی جیب میں ڈالا تھا اور سرد آواز میں سب سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جو ہم سے دھوکہ کرے گا اس کا انجام موت ہی ہوگا چاہے وہ شخص ہمارا کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو مگر اس گینگ میں رہنے کے لیے سب سے زیادہ ضروری چیز آپ لوگوں کی وفاداری ہے۔۔۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔۔ بولتے ہی وجدان کی گن سے لگاتار تین گولیاں نکلی تھی جو اس دھوکے باز شخص کو مار چکی تھیں۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

وجدان سب کے خوف زدہ چہروں پر ایک نظر ڈال کر اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا اب اس کا ارادہ تیمور کو بلا کر جلد سے جلد موبائل میں موجود سب کانٹیکسٹ کی انفارمیشن نکالنا تھی۔۔۔۔۔

رومیہ اپنے کمرے سے نکلی اور سرڑھیاں اتر کر ڈائننگ ہال کی طرف چلی گئی آج فرازم نے اسے خود ڈنر کے لیے کمرے سے باہر بلایا تھا ورنہ وہ زیادہ تر کمرے میں ہی کھانا کھاتی تھی

ہیلو ایوری بڈی۔۔۔ وہ دھیمی آواز میں ہلکا سا مسکرا کر بولی۔۔۔۔ اس کی مدھر اور میٹھی آواز سن کر ابراہیم نے اپنا سر جھٹکے سے اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو چہرے پر معصومیت سجائے بالکل اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

رومیہ پرنسز یہ داؤد کا دوست ابراہیم ہے اور ابراہیم یہ ہماری پرنسز اور داؤد کی چھوٹی بہن رومیہ ہے۔۔۔۔

فرازم نے ان کا تعارف کروایا جبکہ داؤد کو اب اپنے باپ کی بالکل سہ مجھ نہیں آرہی تھی جس نے پہلے رومیہ کو سب سے چھپا کر رکھا اور اب اسے خود ہی ابراہیم سے ملوا رہا تھا۔۔۔۔

ہیلو رومیہ۔۔۔ ابراہیم خوشگوار لہجے میں بولا۔۔۔ جواب دو پرنسز۔۔۔ فرازم نے چپ کر کے بیٹھی رومیہ سے کہا

ہائے ابراہیم۔۔۔ وہ اپنی میٹھی مدھر آواز میں ابراہیم کا نام لیتی اس کی دل کی تاروں کو چھیڑ کر اسے اپنا دیوانہ بننے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ میری پرنسز بہت انٹیلیجنٹ ہے ابراہیم اسے کوکنگ کے علاوہ پیانو بھی پلے کرنا آتا ہے۔۔۔۔۔ اب کی بار آفہ اپنی بیٹی کی خوبیاں بتا رہی تھی جو چپ چاپ پلیٹ پر جھکی کھانا کھانے لگی تھی۔۔۔۔

جی یہ تو بہت اچھی بات ہے پھر میں ضرور کبھی سننا چاہوں گا۔۔۔۔۔

بالکل پرنسز ابراہیم کو اپنا پیانو پلے کر کے فارغ وقت میں دکھانا۔۔۔ فرازم اب کی بار بولا جبکہ داؤد اپنے ماں باپ کی باتوں کو سن کر بے زار ہو گیا تھا اور اسے ان پر شدید غصہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔
اوکے ڈیڈ۔۔۔ وہ دھیمی آواز میں بولی اس کے بعد داؤد نے ان کا دھیان نروس ہوتی رو میسہ سے ہٹا دیا تھا اور ان سے دوسری باتیں کرنے لگ پڑا تھا۔۔۔۔۔

تیمور اس موبائل سے کوئی ڈٹیل ملی یا کوئی بھی چیز جس سے پتا چل سکے اس شخص کو کس نے ہائیر کیا ہے۔۔۔۔۔

وجدان تیمور کے پاس کھڑا ہو کر پوچھ رہا تھا جو تیزی سے اپنی انگلیاں موبائل پر چلا رہا تھا۔۔۔۔۔
بگ برو دیکھ رہا ہوں ایک منٹ ویٹ کریں۔۔۔ وہ تیزی سے انگلیاں چلاتا موبائل کے ڈیٹا کو اینڈلائز کرتے ہوئے وجدان کو جواب دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اوکے جلدی کرو تم۔۔۔ وہ سسائیڈ پر جاتا اس روم کی کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا تھا رات کا وقت تھا باہر اندھیرا تھا جب اسے اندھیرے میں کوئی باہر لان میں چلتا ہوا نظر آیا اس نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے غور کیا تو اسے مرحا ایک ہاتھ میں کافی کا کپ پکڑے لان میں سیر کرتی دکھی تیمور کے ساتھ کام کرنے کے بعد اس نے باہر جانے کا سوچا۔۔۔۔۔

تیمور اور کتنا وقت لگے گا۔۔۔ اس نے بے صبروں کی طرح تیمور سے پوچھا۔۔۔۔۔

اس شخص کے نمبر سے ہی زیادہ تر اس شخص کو کال آتی تھی میں نے اس کی ڈٹیل نکالی ہے
لوکل غنڈہ ہے دو بار جیل بھی جا چکا ہے اور اس کی ایک بہن ہے جو یونیورسٹی میں پڑھتی ہے
مگر کسی نے اس کو دیکھا نہیں ہے۔۔۔۔۔

تیمور اسے تفصیل سے بتانے لگا۔۔

بہمہم۔۔۔ تم ایک کام کرو اس کی بہن کی ڈٹیل نکلاؤ مجھے یہ شخص اس سب کے پیچھے نہیں لگ رہا کوئی اور ہے جو اس کا استعمال کر رہا ہے اس کی بہن کے ذریعے ہم اس سے اصل نام نکلاؤ گے۔۔۔۔

تیمور سوچتا ہوا اپنا دماغ چلا کر بولا

اوکے بگ بروکلر صبح تک آپ کو میں ساری تفصیل بتا دوں گا اب مجھے تھوڑی دیر آرام کرنے دیں۔۔۔ تیمور اٹھتا ہوا اپنے ہاتھوں کو حرکت دیتا بولا۔۔۔۔

صبح میرے آفس میں مجھے ساری ڈٹیل مل جانی چاہیے اور ہاں ایک اور کام کرو میں نے بڑے
پاپا اور ڈیڈ سے بات کر لی ہے کسوی بھی لوکل اور نئے گینگ کے ممبر کو ہماری نئی آنے والی
شپمنٹ کی کوئی ڈٹیل نہیں دی جائے گی۔۔۔۔

وجدان کمرے سے باہر کی طرف بڑھتا سنجیدگی سے بولا۔۔۔

او کے بگ بروگڈ نائٹ۔۔۔۔ وہ وجدان کو جاتے دیکھ کر اپنا ہاتھ ہلاتا بولا اور فریش ہونے چلا گیا تاکہ فریش ہو کر اپنا باقی کا کام کر سکے۔۔۔۔۔

وہ اپنا تولیہ بدلے لمبی داڑھی اور گھنی مونچھوں کے ساتھ لمبے بالوں کو پونی میں باندھے جبکہ اس کی ایک ابرو میں نقلی پیرسنگ تھا اور اس نے اپنے کانوں میں بھی ٹوپس پہنے ہوئے تھے اور وہ اپنی وجہ پر سنیلٹی سے کسینو میں سب سے زیادہ نمایاں ہو رہا تھا داؤد بالکل ابراہیم کے پلان کے مطابق چل رہا تھا وہ اپنا تولیہ بدل کر کسینو میں داخل ہو چکا تھا جبکہ ڈائوسز اس کے ہاتھ میں موجود انگھوٹیوں کے درمیان چھپی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ وہ وی آئی پی فلور پر تھا جہاں سے سب کچھ کنٹرول کیا جاتا تھا وہ ابراہیم کا دیا گیا کارڈ گارڈ کو دیکھا کر اندر داخل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

پلان کے مطابق اس نے لوکنز لیے تھے اور ایک ٹیبل پر بیٹھ کر سب کی طرح وہ بھی کھیلنے لگا تھا۔۔ اس نے اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھا اور پھر اپنے لوکنز دیکھے وہ تقریباً سارے ہی ہار گیا تھا اس نے برا سامنہ بنایا اور آخری لوکن بھی ہارتا وہ اس ٹیبل سے اٹھ گیا تھا اور واشروم کی طرف بڑھ گیا تھا آخری والے واشروم میں گھس کر اس نے اپنی گھڑی کے سائیڈ پر لگا ایک بٹن دبایا تھا جس سے ایک تھری ڈی سارے فلور کا نقشہ اسے دکھائی دیا تھا دوسری طرف سے لیپ ٹاپ پر

بیٹھے ابراہیم نے داؤد کے گھڑی پر تھری نقشہ کھولتے ہی اس پر ایک جگہ کا سِگنل بھیجا تھا جس پر اس نے پہلے ڈائیوس فیکس کرنی تھی۔۔۔۔

داؤد کو تھری ڈی میں ایک دو تین کی صورت میں اپنے ٹارگٹ دکھ گئے تھے اس نے جلدی سے ایک بھر پور نظر نقشے پر ڈال کر اسے بند کر دیا اور فلش کرتا واشروم سے باہر نکلا اور ہاتھ دھو کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

وہ اپنی فرسٹ ٹارگٹ لوکیشن کی طرف بڑھ رہا تھا جو واشروم سے دائیں جانب موجود کمرے کی تھی اس نے آہستہ سے اپنی انگھوٹی کھولی اور اس میں سے ڈائیوس نکال کر اس نے روم کا دروازہ کھولا۔۔۔

اوہ۔۔۔ سوری سوری۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں راستہ بھول گیا ہوں۔۔۔ وہ سیکیورٹی روم میں بغیر کسی کی نظروں میں آئے ڈائیوس سائیڈ پر فلکس کر چکا تھا۔۔۔۔

گو ناؤ۔۔۔ ان میں سے ایک تھوڑا غصے سے بولا داؤد تیزی سے وہاں سے نکلا اور واپس کسینو کی طرف چلا گیا جہاں امیر اپنا پیسہ اجاڑنے میں مصروف تھے اس نے پھر لوکنز لیے اور کھیلنے لگا۔۔۔۔

فرسٹ ٹارگٹ کمپلیٹڈ۔۔۔ دوسری طرف اپنے لیپ ٹاپ سے سیکیورٹی روم کی فوٹج دیکھتا اور آواز سنتا ابراہیم داؤد کے کان میں لگی چھوٹی سی ڈائیوس میں بولا تھا جس پر ایک ٹارگٹ مکمل ہونے پر وہ تھوڑا پرسکون ہوا تھا مگر ابھی ابھی اس کے دو اور ٹارگٹ پڑے تھے۔۔۔۔

وہ مزید لوکنز لینے کے لیے کاؤنٹر پر گیا جہاں پر چند ایک لوگ ہی موجود تھے باقی سب کو ٹیبلز پر ہی لوکنز مل رہے تھے۔۔۔۔۔

مجھے تھوڑے اور لوکنز چاہیے۔۔۔۔۔ داؤد پیسے اپنے سامنے کھڑے شخص کو پکڑاتا ہوا بولا اور اس نے بجلی کی تیزی سے ایک ڈائیوس نکال کر کاؤنٹر پر موجود سلائیڈنگ والی ونڈو جس سے کاؤنٹر کی ونڈو بند ہوتی تھی اس کے اندر ایک ڈائیوس اپنا ہاتھ رکھ کر اندر پھینکنے کے انداز سے سیٹ کی تھی۔۔۔۔۔

اپنے لوکنز وہ لیتا واپس ٹیبل پر آیا تھا اور پھر وہ ہار گیا تھا اس بار وہ برا سا منہ بنا کر وی آئی پی فلور سے نکل آیا تھا۔۔۔۔۔

سیکنڈ ٹارگٹ کمپلیٹڈ۔۔۔ اس کے کان میں پھر ابراہیم کی آواز آئی جس پر گھنی مونچھوں کے نیچے چھپے اس کی ہونٹ مسکرائے تھے۔۔۔۔۔

سیکنڈ فلور سے وہ پھر فرسٹ فلور پر آیا اور وہاں تھوڑی دیر کھیلنے کے بعد وہ اس کے لیڈیز واشروم کی طرف گیا اس طرف کوئی واشروم میں نہ تھا اس نے تیزی سے دروازی بند کیا اور اس کے پہلے ہی رو کے پہلے واشروم کے اندر جا کر وہ اس کے اوپر چڑھا تھا اور وہاں موجود ایک چھوٹی سی جالی کو کھولتا وہ اندر کی طرف کروٹ لگ کرتا ہوا بڑھنے لگ پڑھا تھا اس کا سانس پھول رہا تھا آگے بڑھنے پر کیونکہ وہ جگہ اس کی جسامت کے لیے کافی چھوٹی تھی وہ تھوڑی دور گیا اور پھر مڑتے ہوئے اپنی مطلوبہ جگہ پر جا کر اس نے وہ ڈائیوس فلیکس کر دی اور تیزی سے

واپس بڑھ کر وہ واشروم میں واپس آیا اور وہاں کا دروازہ کھولتا تیزی سے نکل گیا جبکہ اس دوران واشروم کے باہر لگے کیمرے ابراہیم نے ہیک کر کے ان کی ریکورڈنگ کچھ دیر کے لیے بیپیٹ کر دی تھی۔۔۔۔

اپنا ٹارگٹ مکمل کرتا داؤد تھوڑی دیر اور کسینو میں رکتا ابراہیم کی آواز پر وہاں سے نکل آیا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

اس نے تھوڑی دور جا کر اپنی گاڑی دوسری گاڑی سے بدلی جس میں دمتری اور ڈرائیور موجود تھا اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی اپنی وگ اتاری اور اپنی نقلی لمبی داڑھی اور مونچھوں کو اتار کر اسے سیکون ملا ورنہ اس جگہ پر اسے کوفت ہو رہی تھی وہ یہ کام کسی سے بھی کروا سکتا تھا مگر ابھی وہ یہ رسک نہیں لے سکتے تھے۔۔۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com *****

یہاں اس وقت کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔ اچانک پیچھے سے وجدان کی آواز سن کر وہ جو بڑے انہماک سے درخت کو دیکھ رہی تھی ڈر کر اچھلی۔۔۔۔

چڑیلوں سے بات کر رہی تھی کہ کوئی میری جگہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔ وہ آنکھیں گھما کر بولی۔۔۔۔

نہیں میرے لیے ایک ہی چڑیل کافی ہے۔۔۔ اس کی بات پر وہ ہنسی دبا کر بولا۔۔۔

تم ہو گے بھوت جن چڑیلوں کے ابا ان کے سردار --- وہ اس کی بات پر تپ کر بولی تھی----

شمر کرو لڑکی اپنے شوہر کو کوئی یہ کہتا ہے--- وہ اس کے ہاتھ سے کافی کا کپ پکڑتا اپنا سر نفی میں ہلا کر بولا اس نے جیسے ہی کافی کا کپ منہ کو لگایا تو اس کو خالی کپ منہ چڑھا رہا تھا----

میں ساری کافی ڈیئر ہی پی چکی ہوں تم نے دیر کمری آنے میں --- وہ ہنس کر بولی--- وجدان نے اس کو گھورا اور خالی کپ کو پھر اس کو تھمایا

تم جلدی سے چلو اور مجھے کافی بنا کر دو میری خدمت کیا کرو سارا دن گھر میں بیٹھی بستر توڑتی ہو یا پھر منہ چلاتی ہو--- وہ اس کا ہاتھ پکڑتا اسے کیچن کی طرف لے جاتا ہوا بولا----

اب تم اپنیوائفی کے کھانے پر نظر رکھو گے؟ --- اور شاید تم بھول گئے ہو مجھے کیچن کا " ک " بھی نہیں آتا---
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

وہ اس کے ساتھ چلتی جیسے اسے بتا رہی تھی کہ اس کو کونگ کا کچھ نہیں آتا اور یہ سچ بھی تھا

کوئی نہیں میں نے تم سے کونگ نہیں کروانی صرف کافی بنوانی ہے-- چلو جلدی سے کافی بنا کر دو ورنہ بڑی ماما کو بتاؤں گا کہ تم اپنے شوہر کی بات نہیں مانتی----
 حکم کے ساتھ ہی وہ اسے دھمکا رہا تھا----

میں نے سچی یہ خود نہیں بنائی تھی وجی مجھے میڈ نے کافی بنا کر دی تھی --- وہ معصوم منہ بنا کر بولی----

میں تمہیں بتاتا ہوں کاگی کیسے بنانی ہے اور آئندہ کے بعد ایسے ہی مجھے بنا کر دینا -- وہ اس کو پکڑنا سارا سامان شلف پر نکال کر رکھتا اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر اس کو کافی بنانا سکھا رہا تھا جس کا دھیان کافی سے زیادہ وجدان پر تھا-----

یہ بس اتنی سچی بات تھی اب --- مجھ آگئی ہے نہ کہ کیسے کافی بنانی ہے --- وہ کافی کا کپ اٹھا کر اس کو پیتا ہوا بولا مرحا نے آہستہ سے اپنے سر کو ہلایا تھا-----

اب ہو مجھے جانے دو پھر کل میں نے اپنی ٹریننگ دوبارہ ریپیٹ کرنی ہے --- وہ اسے خود سے دور ہٹاتی اس کو بولتی باہر کی جانب بڑھ گئی

گڈ نائٹ وانٹی --- وہ پیچھے سے مرحا سے بولا تھا جس سے اس کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ بکھری تھی-----

وہ بھی کافی کا کپ پکڑے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا-----

مریم مردہ قدموں کے ساتھ اپنے گھر کی طرف بڑھ رہی تھی اس کے جبراً دکھ رہا تھا جب کے گال ہلکا ہلکا سو جا ہوا تھا وہ گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی جہاں اس کا باپ چھوٹے سے

لاؤنچ میں ہی ہوش و حواس سے بیگانہ پڑا تھا وہ اس پر ایک نفرت بھری نگاہ ڈال کر اپنے کمرے میں گئی۔۔۔۔۔

اپنے سو جے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ڈال کر اس نے اپنا چہرہ شیشے میں دیکھا اور اپنے گال کو ہلکا سا چھو کر دیکھا آج کئی سالوں بعد اس کی آنکھیں بھیگی تھیں اس نے خود کو دیکھنے کے بعد اپنا رخ بدل لیا تھا اور پھر تیزی سے باہر نکلتی اس نے ایک بیگ میں اپنا سامان پیک کرنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

اپنی ضرورت کی سب چیزیں پیک کر کے وہ باہر نکلی تھی اور ایک نظر اپنے باپ پر ڈال کر گھر سے نکل گئی تھی جہاں باہر ہی ایک گاڑی اس کا انتظار کر رہی تھی وہ چپ چپ لب بھینچ کر اس گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اس کا دل کر رہا تھا کہ گاڑی میں موجود ڈرائیور کا سر پھاڑ کر یہاں سے بھاگ جائے وہ کسی مصیبت میں پھنسنے نہیں چاہتی تھی مگر اب طری طرح پھنسی تھی۔۔۔۔۔

یہ تمھارا گھر ہے بھاگنے کی کوشش بھی مت کرنا ہمارے آدمی ہر وقت تم پر نظر رکھیں گے۔۔۔۔۔ ڈرائیور ایک چھوٹے سے گھر کے باہر گاڑی روکتا ہوا بولا مریم لب بھینچ کر سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

کل سے اپنا کام شروع کر دینا۔۔۔ ڈرائیور اسے گھر کا دروازہ کھول کر دیتا اس کو چھوڑ کر واپس چلا گیا۔۔۔ مریم کا ایک پل کو دل کیا بھاگ جائے مگر گھر سے کچھ فاصلے پر ہی جا کر اس ڈرائیور کی گاڑی رکتی دیکھ کر وہ اپنے ارادوں پر پانی پھیرتی تیزی سے اندر بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

لالا۔۔۔۔ رومیہ گانے کے سُر نکالتی بچوں کی طرح ڈانس کرتی اپنی پسند کا ناشتہ بنا رہی تھی ابراہیم جو جلدی اٹھ گیا تھا اور ایکسرسائز کر کے اب کیچن میں پانی لینے آیا تھا وہاں یہ مارنگ شو دیکھ کر اس کے لب مسکرا اٹھے تھے وہ وہی دروازے میں کھڑا ہو کر اس کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ جو ناشتہ بنانے کے بعد اب پلیٹ میں نکال رہی تھی۔۔۔۔۔

سی۔۔۔۔ گھی کے کچھ چھینٹے اس کے بازو پر پڑے تھے جس سے اس کے منہ سے سی۔۔۔۔۔ سیکی نکلی۔۔۔۔۔

لٹل سٹار دکھاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔۔ ابراہیم بجلی کی تیزی سے اس کے قریب آتا اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کا بازو دیکھنے لگا رومیہ آنکھوں میں آنسو لیے اپنی آنکھوں کو بڑی کیے معصومیت سے ابراہیم کو دیکھ رہی تھی جس نے جلدی سے اس کا بازو اب پانی کے نیچے کیا تھا۔۔۔۔۔

ابراہیم۔۔۔۔۔ وہ جو اس کے بازو پر پھونک مار رہا تھا رومیہ کی آواز سن کر اس نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

م۔۔۔ میرا بازو چ۔۔۔ چھوڑ د۔۔۔ دیں۔۔۔ وہ اپنی آنکھیں جھپک جھپک کر بولی ایسے ایک دو بار پہلے بھی ہو چکا تھا لیکن پھر تھوڑی دیر بعد اس کے بازو سے جلن کم ہو جاتی تھی مگر پھر بھی اس کی جلد سرخ ہی رہتی تھی۔۔۔۔۔

جلن یو رہی تو کوئی میڈسن لگا دوں؟؟ اس کا بازو چھوڑتے ہی ابراہیم نے جھٹ سے بولا مگر وہ اپنا سر نفی میں ہلاتی اپنی پلیٹ اٹھا کر خاموشی سے وہاں سے جانے لگی کہ پھر ابراہیم بولا۔۔۔۔۔ مجھے نہیں کھلاؤ گی جو لٹل سٹار نے بنایا ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کا لذیذ ناشتہ دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔۔ آپ نے کھانا ہے؟؟ وہ اپنی گردن کو ہلکا سا دائیں جانب مورے معصومیت سے پوچھنے لگی ابراہیم نے اس کی بات پر جھٹ سے سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

لیکن یہ تو میں نے اپنے لیے بنایا ہے۔۔۔ اس نے پریشانی سے ابراہیم سے کہا جو اس کی معصومیت دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

ہم شائر کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا رومیہ کی آنکھیں اس کی بات پر چمکیں اس نے مسکراتے ہوئے ابراہیم کو دیکھ کر اپنا سر ہلایا تھا اور کاؤنٹر پر اپنی پلیٹ رکھ کر اس نے تیزی سے اپنا آدھا ناشتہ ابراہیم کی پلیٹ میں ڈالا تھا اور اس کی طرف بڑھاتے ہوئے وہ اپنی پلیٹ اٹھا کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی جب اسے پیچھے سے ابراہیم کی آواز سنائی دی وہ ابراہیم کی بات پر مسکراتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

بس یہ داؤد باہر جا رہا تھا میں اسے کہہ رہی تھی کہ تھوڑی دیر اپنی موم کے پاس بھی بیٹھ جایا کرے۔۔۔۔۔ آؤفہ کی بات پر داؤد نے ایک گہرا سانس لیا تھا اگر آؤفہ ابھی بات تبدیل نہ کرتی تو وہ فوراً فرازم سے استفسار کر لیتا۔۔۔۔۔

میں موم ڈیڈ آپ لوگوں سے بعد میں ملتا ہوں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں ----- وہ اٹھاتا تھا اور ایک نظر اپنی ماں پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا تھا

ممی میں آج تھوڑی دیر کے لیے باہر جا رہی ہوں شام تک واپس آجاؤں گی وہ اپنی جیکٹ پہن کر ایک ہاتھ میں گاڑی کی چابی گھمائے بولی

کہاں جا رہی ہو؟؟ اور تم نے اپنے ڈیڈ سے اجازت لی ہے؟؟ مہراہ نے اسے استفسار کیا جو بس باہر نکلنے والی تھی۔۔۔۔

ممی میں بچی نہیں ہوں اور ڈیڈ کو ہمیشہ پتا ہوتا ہے کہ میں کہاں ہوں۔۔۔ وہ مہراہ کے قریب آکر اس کا ایک گال چوم کر بولی

خیال رکھنا اور ٹائم سے واپس آجانا۔۔۔۔ مہماہ کی بات سن کر وہ ہلکا سا مسکرائی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔ آج وجدان بھی صبح ہی گھر سے نکل گیا تھا جس وجہ سے مرزا کو بھی باہر نکلنے میں آسانی ہو گئی۔۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھی اور اس نے بلیو ٹوتھ اپنے کان میں لگا کر کسی کو کال ملائی۔۔۔۔

کچھ پتا چلا کہ وہ کس کی گاڑی تھی یا کون تھا۔۔۔؟؟

مرحانے سخت لہجے میں دوسری طرف سے پوچھا۔۔۔۔

جی میم ہم نے اسے پکڑ لیا ہے وہ اولڈ بلڈنگ کے بیسمنٹ میں موجود سیل میں ہے۔۔۔۔۔

دوسری سے جواب ملا جسے سن کر مرحانے ہنکار بھرا۔۔۔

دھیان رکھنا وجدان کو پتا نہیں چلنا چاہیے اس کے بارے میں۔۔۔ میں بس تھوڑی دیر میں پہنچ

رہی ہوں۔۔ تب تک میں تمہیں کچھ چیزیں بتاتی ہوں جن کی مجھے ضرورت ہے وہ سب وہاں

موجود ہونی چاہیے

مرحاسپاٹ سے لہجے میں بولتی اسے اپنی مطلوبہ چیزیں بتانے لگی اسے بتا کر اس نے کال بند

کی اور اب اس کا مکمل دھیان ڈرائیونگ ہر تھا

I am a killer

You know I had to come fast

Bang Bang on my Hand

I am a killer

You know I had to come fast

Bang Bang on my Hand

وہ اپنی گاڑی کو پارک کرتی اس میں سے نکلی تھی اور مضبوط قدم اٹھاتی آنکھوں پر چشمہ لگا کر اولڈ بلڈنگ کی بیک سائیڈ سے اندر داخل ہوئی تھی جہاں سے سیدھا چلنے کے بعد ایک لیفٹ آتی تھی جو پاسورڈ پریوٹیکٹڈ تھی

اس نے پاسورڈ انٹر کیا جس سے لفٹ اسے نیچے بیسیمنٹ میں موجود سیلز کی طرف لے جانے لگی۔۔۔ وہ لفٹ سے نکلی ہی تھی کہ سامنے ہی ایک آدمی کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا وہ اسے دیکھ کر اپنے سر کے ساتھ نظریں بھی جھکا گیا تھا

کس سیل میں ہے وہ؟؟۔۔۔ مرحانے سرد لہجے میں پوچھا

سامنے والے سیل میں ہے میم اور جس کار سے اس نے سمر وجدان کی کار کو ٹکر ماری تھی ہمیں وہ بھی مل گئی ہے اور اس کو ہی اس رات روڈ کے کیمرے میں کار لے جاتے ہوئے دیکھ گیا ہے۔۔۔۔

اس شخص نے جواب دیا اور مرحانے کو ایک سیل کی طرف لے گیا جس میں وہ بند تھا مرحانے سیل میں داخل ہوئی اور اس نے اپنی جیکٹ اتار کر سائیڈ پر رکھی اور سرد مسکراہٹ کے ساتھ اپنے سامنے موجود شخص کو دیکھا جو جلد ہی اس کے ہاتھوں مرنے والا تھا۔۔۔۔

مجھے جانتے ہو؟؟ امم میرا نہیں خیال تم مجھے جانتے ہو چلو میں تمہیں بتاتی ہوں اپنے بارے مجھے لوگ "لیڈی ڈیول" (Lady Devil) کے نام سے جانتے ہیں اور تم نے اس لیڈی ڈیول کی محبت پر حملہ کیا اسے مارنے کی کوشش کی اب اس کا بدلہ لینا مجھ پر فرض ہے۔۔۔

وہ اسے اپنے بارے میں بتاتی اس کے چہرے پر ڈر دیکھتی کھلکھلا کر ہنسی تھی باہر کھڑی گارڈ کو اس کی ہنسی سے انداز ہو گیا تھا کہ وہ اس کو کتنا برا مارنے والی تھی۔۔۔۔

چلو میں تمہیں دو چوائس دیتی ہوں پہلی مجھے بتاؤ کہ تمہیں کس نے مارنے کا کہا میں تمہیں ٹاپچر کرنے کے بعد زندہ چھوڑ دوں گی دوسری مجھے نہ بتاؤ اور میں ٹاپچر کر کے تم سے اگلوں اور تمہیں مار دوں۔۔۔۔

وہ اپنے سامنے کرسی پر باندھے ہوئے شخص سے بولی جس کے خوف سے پسینے چھوٹ پڑے تھے لیڈی ڈیول اس نے یہ نام کافی بار سنا تھا لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ اتنی بری موت دیتی تھی کہ لوگ اس کے سہائے سے بھی دور بھاگتے تھے اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایک دن وہ بھی اس کا شکار بنے گا۔۔۔۔

م۔۔۔ مجھے ایک ش۔۔۔ شخص نے پیسے دے تھے اس نے مجھے ایک لاکھ یورو دیا تھا گاڑی کو بری طرح ٹکر مار کر کچلنے اور وہاں پر ایک کارڈ پھینکنے کا۔۔۔ میں نہیں جانتا وہ کون تھا۔۔۔ مجھے پیسوں کی ضرورت تھی۔۔۔۔

وہ شخص کانپتی آواز میں بولا تھا مرحا نے یہ سن کر اپنے لب بھینچے اور میز پر پڑا ایک کانچ کا ٹکڑا اٹھایا جو اس نے سپیشل منگوا یا تھا۔۔۔۔

مانک زرا آکر اس کا بازو میرے سامنے کرنا۔۔۔۔ مرحا نے باہر کھڑے گارڈ کو بلایا جو اس کی آواز پر تیزی سے اندر آیا تھا اور اب اس شخص کے بازو کو کھولنے لگا تھا۔۔۔۔

ہم۔۔۔ میرے ہی کو صرف تمہاری، صرف تمہاری وجہ سے چوٹ لگی۔۔۔ وہ شیشے اس کے بازو میں زور سے پیوست کرتی بولی تھی وہ ابھی تک نہیں بھولی تھی جب اسے پتا چلا تھا کہ اس کے بازو میں فریکچر کے ساتھ سٹیچیز بھی لگے ہیں کیونکہ وہاں پر شیشے کے ٹکڑے پیوست تھے۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔ وہ آدمی در سے چیخا۔۔۔ مجھے بالکل پسند نہیں میری محبت کے بارے میں کوئی برا سوچے تو کیا اسے کچھ کرے بھی نہیں ورنہ اس کی سزا پتا کیا ہوتی ہے۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ اس کی سزا صرف اور صرف اذیت ہوتی ہے ہاہاہا۔۔۔

وہ دوسرا شیشے اٹھا کر آہستہ آہستہ اس کی گردن پر کٹ لگاتی ہوئی میکانیکی انداز میں ہنستی سرد آواز میں بول رہی تھی اس کے خوف سے باہر کھڑے گارڈز بھی ڈر رہے تھے۔۔۔۔۔

مجھے سب سے زیادہ پسند بیٹ ہے پتا ہے کیوں۔۔۔؟؟ کیونکہ میں اس سے روزانہ کھیلتی ہوں۔۔۔ اس کا بازو اوپر کرو مائک۔۔۔ وہ مائک کے اس شخص کا بازو اوپر کرنے پر ہلکا سا مسکرائی اور زور سے اس نے وہ بیٹ اس کے ہاتھ پر مارا تھا جس سے ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آواز باہر تک سنائی دی تھی۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔

اس کے بھی ایسے ہی بازو فریکچر ہوا تھا اور پتا ہے کیا ہوا تھا مجھے یہاں یہاں۔۔۔ بہت درد ہوا تھا۔۔۔ وہ اس کی آہ پکار سنیتی اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی اور اس کے بعد

اس کو اچھا خاصا ٹارچر کرنے کے بعد وہ اس کی باڈی گارڈز کو باہر پھینکنے کا بول کر جیسے یہاں آئی تھی ویسے ہی واپس چلی گئی مگر اب اس کا موڈ کافی خوشگوار لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

آہہ۔۔۔۔ گھبراہٹ سے وہ جو تیز چل رہی تھی اچانک پھسل کر زمین بوس ہوئی تھی گھٹنوں کے بل زمین پر گرنے سے اس کی منہ ست سسکاری نکلی تھی دو لڑکے کب سے اس کا پیچھا کر رہے تھے جس سے ڈرتی وہ تیز تیز چل رہی تھی اسے یہ راستہ اس وجہ سے بالکل بھی نہیں پسند تھا کیونکہ زیادہ تر یہ ویران ہی رہتا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے لب کاٹتی تکلیف کو روکتی زمین سے اٹھی تھی اور دوبارہ تیز چلنے کی کوشش کرنے لگی اپنے پیچھے سے اسے لڑکوں کے ہنسنے کی آوازیں آرہی تھی۔۔۔۔

وہ اب کی بار ان کو اپنے قریب آتا دیکھ بھاگنا شروع ہوئی تھی جب ایک بار پھر وہ لڑکھڑا کر زمین پر گرنے لگی کہ کسی نے اسے تھاما۔۔۔۔

اس نے ڈرتے ہوئے پٹ سے اپنی نظریں اوپر کرتے خود کو تھامنے والے شخص کو دیکھا اور داؤد کو دیکھ کر اس کا جو سانس اٹک گیا تھا وہ بحال ہوا

م۔۔۔ مجھے یہ تنگ کر رہے ہیں پ۔۔۔ پلیز میری مدد کریں۔۔۔۔ وہ کانپتی آواز میں اس سیدھی کھڑی ہوتی اس کی گرفت سے نکل کر اس کے پیچھے کھڑی ہوگئی تھی۔۔۔۔

داؤد نے اس کی بات پر غصے سے اپنے سامنے موجود بتلے سے لڑکوں کو دیکھا جو ہائی سکول سٹوڈنٹس لگ رہے تھے وہ اسے دیکھ کر بھاگنے لگے جب داؤد نے آگے بڑھ کر دونوں کو ان کی شرٹ سے دبوچا تھا اور ایک کے گھٹنے پر پاؤں مار کر اسے نیچے گرایا تھا جبکہ دوسرے کے چہرے پر ایک زوردار تمپٹر مار کر اسے بھی زمین پر گرا کر اس نے نیچے گرے یوئے لڑکے کے منہ پر بھی ایک زور دار تمپٹر مارا تھا۔۔۔۔۔

آئینہ کے بعد اس کے قریب بھی نظر آئے تو ٹانگیں توڑ دوں جلدی سے دفع ہو جاؤں یہاں سے -- وہ غصے سے ان پر دھاڑا جو اس کی بات پر تیزی سے اٹھتے بھاگ گئے تھے۔۔۔۔۔

بڑفلائے تمہیں کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔۔۔ وہ ان کو بھاگتا دیکھ کر پریشہ کی جانب مڑا۔۔۔۔۔
 ہاں۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ میرے گھٹنوں م۔۔۔۔۔ میں لگی ہے۔۔۔۔۔ وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی اسے کھڑے ہونے میں بھی تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ داؤد نے لب بھیج کر اس کے گھٹنوں کی طرف دیکھا جہاں بلیو جینز پر خون کے دھبے صاف دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔۔

آؤ ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنی گاڑی کے پاس لے گیا اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر خود دوسری سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

وہ اسے ہو اسپتال لے گیا تھا جہاں سے اس کی مریم پٹی کروانے کے بعد اور میڈسٹرن لینے کے بعد وہ واپس گاڑی میں آکر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔

تم نے ناشتہ کیا تھا؟؟ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ کچھ کھا کر میڈیسنز لینی ہے اور آج تم سے کوئی کام بھی نہیں ہوگا اس لیے لائبریری مت جاؤ ہم کہیں ناشتہ کرنے چلتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ اس سے پوچھتا اس کی گردن نفی میں ہلتی دیکھ کر مزید بولا اور قریبی ریسٹورنٹ کے قریب اس نے گاڑی روکی۔۔۔۔۔

ن۔۔۔۔۔ نہیں بس مجھے میرے گھر چھوڑ دیں میں گھر جا کر کچھ کھا لوں گی۔۔۔۔۔ وہ ہچکچائی اس کا بالکل دل نہیں تھا داؤد کے ساتھ باہر ناشتہ کرنے کا ایک خوف تھا جو اسے محسوس ہو رہا تھا جس کے بارے میں وہ داؤد کو نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں سنوں گا میں مجھے بھوک لگی ہے اور ہم دونوں یہی ناشتہ کریں گے اب نکلو باہر۔۔۔۔۔ وہ اس کی بات پر بے لچک لہجے میں بولا پریشہ منہ بگاڑی ہوئی باہر نکلی تھی اس کو چلنے میں ہلکی ہلکی تکلیف محسوس ہو رہی تھی مگر یہ شخص اسے زبردستی اپنے ساتھ ناشتہ کروانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

داؤد نے کھانے کے دوران کافی بار پریشہ سے بات کرنے کی کوشش کی مگر اس کو ہنکار بھرتا دیکھ کر وہ بچارا چپ ہو کر ہی بیٹھ گیا تھا ناشتہ کرنے کے بعد وہ اسے اس کی فلیٹ کی بلڈنگ کے باہر چھوڑ کر جا چکا تھا جبکہ پریشہ نے سب سے پہلے فلیٹ میں داخل ہوتے ہی ایکس کو اپنی چھٹی کا بتایا تھا اور اب وہ آرام سے اپنے بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

تیمور اب تم نے ایک کام کرنا ہے اگر ابراہیم ہوتا تو میں اسے یہ کام کہتا مگر پھر اب صورتحال کو دیکھتے ہوئے تمہیں یہ کام کرنا ہے۔۔۔۔

تمہیں ایک پروفیسر کے طور پر اس یونیورسٹی میں جانا ہے اور اس کی بہن کو ڈھونڈنا ہے یاد رہے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچانا بس ڈھونڈنا ہے جب تم ڈھونڈ لو گے اس کے بعد ہمارا اگلا کام شروع ہوگا اور یہ کام کل سے ہی تم شروع کرو گے۔۔۔۔۔

وجدان تیمور سے بولا بہت سی کوششوں کے بعد بھی انہیں اس شخص کی بہن کے بارے میں کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا۔۔۔۔۔

اوکے برو جیسا آپ کہیں۔۔۔ وہ سنجیگی سے بولا

تیمور یاد رکھنا تم نے وہاں کوئی شہرارت نہیں کرنی۔۔۔۔ وہ تیمور کی آنکھوں میں چمک دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

اوکے برو ڈونٹ وری جیسا آپ کہیں آپ کا حکم میرے سمر کے اوپر۔۔۔ وہ اپنی ہنسی دبا کر بولا۔۔۔۔۔

تم باز آجاؤ تیمور۔۔۔ وجدان اس کی طرف پین پھینکتا ہوا بولا

یہ ہو نہیں سکتا۔۔۔ وہ ہنستا ہوا بولا اسے وقت دروازے پر دستک دے کر کوئی اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

سمر آپ کو کچھ بتانا تھا۔۔۔۔۔ انتونیو وجدان سے آکر بولا وہ اس کا خاص آدمی تھا جو اولڈ بلڈنگ کا سکيورٹی ہیڈ تھا۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ بولو۔۔۔۔۔ کیا بات ہے؟؟۔۔۔۔۔ وہ اس کی طرف دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

سمر کچھ دیر پہلے مرزا میم آئی تھیں اور وہ کیا کرنے آئی تھیں میرے خیال میں آپ دیکھنا چاہیں گے۔۔۔۔۔ وہ بولتا ہوا وجدان کی طرف بڑھا وجدان کے ماتھے پر سولوٹیں پڑی تھی مرزا کے یہاں آنے کا سننے پر۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ تھا اس نے اسے کھول کر تیزی سے لائیو ویڈیو نکالی اور اس کا ساؤنڈ اون کر کے وجدان کے سامنے کیا وجدان کا چہرہ ویڈیو دیکھتے ہوئے سپاٹ تھا۔۔۔۔۔

ہممم ٹھیک ہے تم جاؤ اور تم بھی جاسکتے ہو تیمور۔۔۔۔۔ وہ ویڈیو دیکھتا ہنکار بھرتا ہوا بولا۔ اور خود بھی تیزی سے اپنا کوٹ پہنتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

اسے بالکل نہیں پسند تھا مرزا کا یہ سب کرنا مگر وہ کبھی نہیں سمجھتی تھی۔۔۔۔۔

مریم خاموشی سے اس وقت واشرووم میں شیشے کے سامنے کھڑی تھی سارے گھر میں اس پر نظر رکھنے کے لیے کیمرے موجود تھے جس سے اسے کوفت کے ساتھ خوف بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے ایک ڈاکٹر آکر اسے ایک میڈسن کھانے کو دے کر گیا تھا اس نے وہ میڈسن ڈاکٹر کے سامنے منہ میں ڈال لی تھی مگر کھائی نہیں تھی اس کے فوراً بعد ڈاکٹر چلا گیا تھا اور وہ بھی واشروم میں آئی تھی وہ میڈسن اس کے منہ میں تقریباً گھل ہی گئی تھی مگر اس نے الٹی کر کے وہ ساری باہر نکالنے کی کوشش کی تھی سچی ان پر یقین نہیں کرتی تھی کل سے اس نے واپس اپنی یونیورسٹی جانا تھا وہ دو دن سے جانہ سکی تھی۔۔۔۔۔

ایک بار پھر کلی کر کے وہ اپنا منہ صاف کرتے ہوئے باہر نکلی تھی اس گھر میں آسائش کی ہر چیز موجود تھی مگر اسے ان میں سے کسی چیز میں کوئی دلچسپی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ آکر اپنے کمرے میں موجود بیڈ پر آکر لیٹ گئی تھی اور تھوڑی دیر بعد ہی اس پر نیند غالب ہو گئی تھی مگر نیند میں بھی اسے خاصی بے چینی تھی۔۔۔۔۔

مما مرکا کہاں ہے؟؟۔۔۔ مینشن میں داخل ہوتے ہی وجدان نے لاؤنچ میں بیٹھی صوفیہ سے پوچھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں ہے کچھ ہوا ہے؟؟ اتنے غصے میں کیوں لگ رہے ہو؟؟۔۔۔ صوفیہ نے اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں ممّا کچھ نہیں ویسے ہی مرکا سے ایک کام تھا۔۔۔۔۔ وجدان صوفیہ سے بولتا تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا مرکا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

مرحہ اپنے بیڈ پر مزے سے لیٹی موبائل پر گیم کھیل رہی تھی وہ تھوڑی دیر پہلے ہی واپس گھر آئی تھی دھاڑ سے دروازہ کھولتا وجدان کمرے میں داخل ہوا تو وہ اپنی مسکراہٹ دبا کر فوراً اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

وہ دروازہ بند کرتا لمبے لمبے دھگ بھرتا اس کے قریب گیا تھا جواب اٹھ کر بیٹھی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں گئی تھی وہاں تم؟؟؟ اور کس کی اجازت سے نے اس آدمی کو مارا؟؟؟ وہ اس کا بازو دبوچ کر بولا۔۔۔۔۔

ڈیئر ہی اتنا غصہ تمہاری صحت کے لیے اچھا نہیں ہے یہ لو پہلے پانی پیو۔۔۔۔۔ وہ اس کی بات نظر انداز کر کے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکال کر اس کو سائیڈ سے پانی کا گلاس اٹھا کر تھما رہی تھی وجدان نے اسے اپنی بات کو انگور کرتے دیکھ کر غصے سے وہ گلاس پکڑ کر زمین پر زور سے پھینکا تھا۔۔۔۔۔

مجھے جواب دو۔۔۔۔۔ تم کیوں نہیں سمجھتی؟؟ تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں کیوں یہ بات نہیں بیٹھتی کہ مجھے نہیں پسند تمہارے یہ کام۔۔۔۔۔

وہ اس کا چہرہ تھام کر اسے نرمی سے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ اس کا غصہ مرحہ کے سامنے کسی کام کا نہیں ہے۔۔۔۔۔

دیکھو وجی اس نے تمہیں مارنے کی کوشش کی تھی میں اسے کیسے چھوڑ دیتی۔۔۔۔۔؟؟۔۔۔۔۔
اب وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔

تم نے اسے پکڑ لیا تھا تو مجھے بتاتی میں اس سے خود پوچھ لیتا۔۔۔۔۔ اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی تھی تمہیں نہیں مرنا۔۔۔۔۔ وہ اب کی بار غصے سے جھنجھلا کر بولا۔۔۔۔۔
اس نے تمہیں مار کر میری روح کو زخم دیے تھا اور اس کا بدلہ ہی میں نے اس سے لیا ہے۔۔۔۔۔ وہ اب کی بار اونچی آواز میں بولی تھی وجدان نے اس کو ایک نظر دیکھ کر سختی سے اپنے لب بھینچے تھے۔۔۔۔۔

تمہیں کوئی نہیں سمجھا سکتا۔۔۔۔۔ وہ سسر نفی میں ہلکا کر بولا۔۔۔۔۔ اور اس کے چہرے پر جھک کر اس کی پیشانی پر اس نے اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔۔ جب تمہیں میری بات کی سمجھ آئے تب مجھ سے بات کرنا مرنا۔۔۔۔۔ وہ اس سے دور ہٹا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔
وجی میری بات سنو۔۔۔۔۔ ایسے مت جاؤ۔۔۔۔۔ رکو۔۔۔۔۔ وجدان جو اپنی بات مکمل کرتا تیزی سے اس کے کمرے سے نکل گیا تھا مگر اپنے پیچھے سے مرنا کی آواز سن کر بھی وہ نہ رکا تھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

مرنا نے اس کے جاتے ہی غصے سے اپنے پاس پڑا سائیڈ لیپ اٹھا کر زور سے زمین پر پھینکا تھا اب اسے وجدان کو منانے کا طریقہ سوچنا تھا۔۔۔۔۔
وہ گہرا سانس لے کر اسے منانے کا طریقہ سوچنے لگی۔۔۔۔۔

رومیہ اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی اس کی ہوم ٹیوٹر اس کو پڑھانے آیا ہوا تھا وہ اس سے شروع سے ہی ڈرتی تھی تبھی اس کے آنے پر وہ آنکھوں میں خوف لیے تیز تیز کام کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ی۔۔۔۔۔ یہ لیں۔۔۔۔۔

اس نے کام کر لے اپنی نوٹ بک اپنے سامنے موجود روینو کو کانپتے ہاتھوں سے پکڑائی اور منہ جھکائے اپنی گود میں رکھے ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلنے لگی جب اچانک ایک زوردار تمپڑ اس کے گال کو سلگا گیا۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ وہ تمپڑ کھاتے ہی کانپنے لگی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگ پڑے تھے۔۔۔۔۔

یو ڈمبیس ایک کام بھی ٹھیک سے نہیں کر پاتی۔۔۔۔۔ وہ اس کا چہرہ دبوچ کر بولا اس نے رومیہ پر ہاتھ اٹھانا کچھ سالوں پہلے ہی شروع کیا تھا رومیہ کے کسی کو نہ بتانے پر ایسے ہی وہ بہانے بہانے سے اسے چھونے کے لیے تمپڑ مارتا تھا یا پھر جان بوجھ کر اس کے ہاتھ کو پکڑ لیتا تھا رومیہ خوف سے کسی کو نہیں بتا پاتی تھی اور یہ ہی وجہ تھی کہ روینو بنا کسی ڈر و خوف کے ایسے ہی رومیہ کو مارتا تھا۔۔۔۔۔

س۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔ سر۔۔۔۔۔

وہ کانپتی آواز میں بولی اس کا چہرہ ابھی بھی روئینو کے ہاتھ میں تھا۔۔۔۔۔

چپ ایک دم چپ تمھاری سانس لینے کی بھی آواز مجھے آنی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔ وہ دھاڑا روئیسہ نے آنکھیں پھیلا کر فوراً اپنے آنسو روکے تھے اور اپنے لب کاٹتے اس نے اپنی آواز کا گلا گھونٹا تھا۔۔۔۔۔

یہ پکڑو نوٹ بک اور دوبارہ کرو اور خبردار جو تم نے کسی کو اس تھپڑ کے بارے میں بتایا ورنہ اگلی بار تمھیں مجھ سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔۔۔ وہ ہر بار کہ طرح اسے دھمکاتا اس کا چہرہ تھپتھپا کر پیچھے ہٹ گیا

روئیسہ بمشکل اپنی سسکی روکتی سر ہلا کر تیزی سے اس سے دور ہٹ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔
تھوڑی دیر بعد روئینو اپنا کام کر کے جا چکا تھا اس کے جاتے ہی روئیسہ تیزی سے اپنے کمرے سے اٹھ کر واش روم میں بند ہو گئی تھی اور ایک کونے میں بیٹھ کر وہ سسکنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

پریشے کی آنکھ اپنے گھر کے ساتھ والے فلیٹ سے آتی اونچی آوازوں سے کھلی تھی وہ واپس آتے ہی سو گئی تھی وہ آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھ کر بیٹھی اور اپنے کھلے بالوں کو ہاتھوں میں اکٹھا کر کے باندھا۔۔۔۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کر سکتے دمتری۔۔۔۔۔ میں پولیس کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔۔۔

ساتھ والے فلیٹ سے آتی آوازوں نے پریشہ کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا تھا

خبردار جو تم نے کسی کو بتایا ڈیزی ورنہ تمہاری ماں کو مارنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤ گا۔۔۔۔۔
 بھاری سرد آواز میں کہی گئی بات دوسری جانب جہاں ڈیزی کے دروازے کے جانب قدم روک
 گئے تھے وہاں ہی وہ پریشہ کو بھی ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے بعد پریشہ کو زیادہ کچھ سنائی نہیں دیا تھا سوائے زور سے دروازہ بند ہونے کے
 علاوہ۔۔۔۔۔

ان چیزوں سے وہ ہمیشہ سے ہی دور بھاگتی تھی مگر یہ چیزیں اور لوگ کہیں نہ کہیں اسے مل
 ہی جاتے تھے اب یہاں یہ اس کے ساتھ والے فلیٹ کا مسئلہ تھا وہ بعد میں اس کا حل
 نکالنے کا سوچ کر پریشہ اپنا سر جھٹک کر فریش ہونے چلی گئی تھی

وجی۔۔۔۔۔ وجدان۔۔۔۔۔؟؟

مرحہ اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کے بعد اپنے کمرے سے باہر نکلی تاکہ ایک بار وجدان سے بات کر
 سکے۔ وہ وجدان کے کمرے میں کھڑی اسے بلا رہی تھی۔۔۔۔۔

وجدان کو اس کے کمرے میں موجود نہ پا کر وہ اس کے سسٹمی روم کی طرف بڑھ گئی اس نے
 آہستہ سے دروازہ ناک کیا جب اندر سے وجدان کی آواز اسے سنائی دی وہ جلدی سے اپنی جینز
 سے ڈراپس نکال کر اپنی آنکھوں میں ڈالنے لگی اور اپنے دونوں گال پر ہلکے سے تھپڑ مارنے کے

بعد انھیں لال کر کے اپنی چھوٹی سخی ناک دبا کر اس نے لال کی اور چہرے پر معصومیت سجائے وہ آہستہ سے اس کے سڈی روم میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

وجہی۔۔۔۔۔ اس نے روم میں داخل ہو کر ایک نظر کر سخی پر بیٹھے وجدان کو دیکھا جس نے ایک بار بھی اسے چہرہ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وجدان نے اپنا لیپ ٹاپ بند کر کے اس کی طرف سنجیدگی سے دیکھا جو سمرخ چہرے کے ساتھ بھگی آنکھوں کے ساتھ اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔ اور خبر دار جو تم میرے پاس بھی آئی۔۔۔۔۔

وہ اس کو اپنی جانب قدم بڑھاتا دیکھ کر سرد آواز میں بولا مگر مرزا اس کی بات کو نظر انداز کر کے اپنی جیکٹ سے چاقو نکال کر اس کے قریب جانے لگی۔۔۔۔۔

اب مجھے مارنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ میں چاقو دیکھ کر بنا ڈرے بولا۔۔۔۔۔

نہیں خود کو مارنے کا ارادہ ہے ڈیر ہی۔۔۔۔۔ وہ اپنی آنکھیں جھپک جھپک کر اس میں آنسو لانے کی ناکام سی کوشش کرتی بولی اور اس کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی جبکہ اسے دیکھ کر وجدان نے اپنی کرسی کا رخ اس کی جانب کیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے مزید غصہ مت دلاؤ مرزا اور جاؤ۔۔۔۔۔ وہ اس کی بات پر تپ کر بولا مگر اس کی اگلی حرکت پر وہ ایک دم چپ ہی ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ اس کی گود میں بیٹھ گئی تھی اور اس نے چاقو آہستہ سے اس کے ہونٹوں پر رکھا تھا۔۔۔۔۔

شش-شش-شش۔۔۔ کتنا بولتے ہو تم ڈیئر ہی اور میں بے وقوف بالکل نہیں ہوں جو تمہارے لیے اپنی جان لوں۔۔۔ اور اب تم میری بات غور سے سنو۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں بولی تھی وجدان نے اسے دیکھتے ہوئے ایزی سا ہو کر کرسی سے ٹیک لگائی تھی اپنی بیوی کی اس جرت اور حرکت پر وہ زیادہ حیران نہ تھا اس نے مرحا کی کوئی بھی بات سننے سے پہلے تیزی سے اس کے ہاتھ سے چاقو کھینچ کر اس کی کمر میں اپنا دوسرا بازو ڈال کر اسے گرنے سے بچایا تھا اور پھر وہ ہی چاقو وہ اس کی کمر کے پیچھے لے گیا تھا۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو ایک منٹ سکون سے میری بات بھی نہیں سن سکتے تھے۔۔۔۔۔ وہ اس کی گردن میں بازو ڈال کر نروٹھے پن سے بولی۔۔۔۔۔

مرحہ۔۔۔۔۔ تمہارے پاس ایک منٹ ہے تم نے جو بھی بات کرنی ہے کر لو اس کے بعد تمہیں میں روم سے نکال دوں گا۔۔۔۔۔ وہ سنجیگی سے بولا

مجھے ایک کلو آٹا، دو کلو چینی، تین درجن انڈے، چار پلیٹ چاٹ، اٹالین پاسٹے کی پانچ پلیٹس۔۔۔۔۔

مرحہ اپنی مسکراہٹ دبا کر سنجیگی سے جو بولنا شروع ہوئی تو وجدان کو بھی حیران کر گئی اس کے خیال سے وہ معافی مانگنے یا پھر اسے منانے آئی تھی۔۔۔۔۔

اور اس کے ساتھ اپنے معصوم ہی سے مجھے ایک عدد معافی چاہیے۔۔۔۔۔ اس کی اگلی بات پر وجدان نے اپنی مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھا تھا یہ لڑکی ہمیشہ الگ انداز میں ہی کام کرتی تھی۔۔۔۔۔

کیوں چاہیے معافی؟؟۔۔۔ اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔۔ دیکھو وجدان مجھے یہ قطعاً برداشت نہیں کہ کوئی تمہیں نقصان پہنچائے اور پھر اس شخص نے تمہیں مارنے کی کوشش کی تھی میں اسے کیسے چھوڑ دیتی۔۔۔۔۔ وہ ایک دم ہی سنجیدہ ہوتی اس کے ماتھے پر بکھرے بال سمیٹ کر بولتی وجدان کا دل دھڑکا گئی تھی۔۔۔۔۔

اگر تم نے اسے پکڑ لیا تھا تو تم مجھے بتاتی میں خود اس سے نبٹ لیتا مگر تمہیں تو شوق ہے لیڈی ڈیول بننے کا۔۔۔۔۔ وہ اس کی بات پر سپاٹ سا بولا۔۔۔۔۔

وہ میرے وجود کا حصہ ہے وجدان اور اس کے بنا میں ادھوری ہوں تمہارے لیے میں وہ معصوم اور نازک لڑکی نہیں بن سکتی جسے اپنی حفاظت تک کرنی نہیں تھی۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولتی اس کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی مگر وجدان نے اس پر اپنی گرفت اور مضبوط کر دی تھی۔۔۔۔۔

مرحبا میرا یہ مطلب نہیں ہے مگر کم از کم تم یہ لڑائی اور مار دھاڑ اپنی حفاظت کے لیے کرو ناکہ اپنی تسکین کے لیے۔۔۔ وہ نرمی سے اس کے گال کو سہلاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ میں اپنی تسکین کے لیے کرتی ہوں؟؟؟ تم مجھے کبھی سمجھ ہی نہیں
 سکتے وجدان۔۔۔۔ وہ جھٹکے سے اس سے دور ہوتی بول کر باہر کی جانب بڑھ گئی جب وجدان
 چاقو میز پر پھینکتا اس کی کلائی کو جکڑ گیا تھا۔۔۔۔۔
 مرحا تم اب زیادہ اور ریکٹ کر رہی ہو۔۔۔۔۔ میری بات سمجھنے کی بجائے تم اپنے ہی مطلب
 نکال رہی ہو۔۔۔۔۔
 وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔۔۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی وجدان بات تو یہ ہے کہ تمہیں میں کبھی پسند ہی نہیں آسکتی
 میں جو بھی کروں تمہارے لیے میں ہمیشہ ایک بری لڑکی ہی رہوں گی۔۔۔۔۔ وہ جھٹکے سے اپنی
 کلائی چھڑاتی ہوئی بنا وجدان کی طرف مڑے تیزی سے کمرے سے نکل گئی تھی وجدان نے
 جھنجھلا کر اپنے سر میں ہاتھ پھیرا تھا اس کا ارادہ مرحا کو تکلیف پہنچانے کا بالکل نہیں
 تھا۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

ابراہیم کچھ پتا چلا تمہیں؟؟۔۔۔۔۔

ابراہیم اور داؤد دونوں اس وقت کلب میں لگائے گئے ڈائوسز کے ذریعے وہاں ہوئی باتوں کو سن
 رہے تھے ابراہیم تو رات سے ہی یہ کام کر رہا تھا تبھی داؤد نے اس سے پوچھا تھا

کچھ خاص نہیں پتا چلا فلحال میں ان کی ٹائنگز چیک کر رہا تھا کہ یہ کب پیسوں کو ٹرانسفر کر رہے ہیں ایک ہفتہ ہمیں وہ دیکھنا پڑے گا بھرپتا چلے گا۔۔۔۔۔

ابراہیم کانوں سے ہیڈ فونز اتارتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے لیکن یاد رکھنا ہم نے انہیں بنا معلوم کیے یہ کام کرنا ہے۔۔۔۔۔

داؤد نے اپنی مسکراہٹ دبا کر ابراہیم سے کہا جس نے تپ کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ایسا کریں گے تمہیں وہاں ہی چھوڑ آئیں گے تاکہ پتا چل سکے انہیں کہ ان کے خلاف کون کام کر رہا ہے۔۔۔۔۔

ابراہیم کی بات پر اس نے اپنا قمقمے کا گلہ دوسری طرف رخ موڑ کر گھونٹا تھا۔۔۔۔۔

داؤد اب ایسی فضول باتیں مت کرنا۔۔۔۔۔ اس نے گھور کر داؤد کا سرخ چہرہ دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

اچھا اب میں سپرپیس ہوں میری بات سنیو ابراہیم۔۔۔۔۔ رومیہ سے دور رہنا وہ میری بہن ہے اور

بہت معصوم ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تمہاری وجہ سے اس کو کوئی نقصان پہنچانے کی

کوشش کرے۔۔۔۔۔

داؤد نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

میں ایسا کچھ نہیں کروں گا داؤد جس سے رومیہ کو نقصان پہنچے۔۔۔ وہ بھی سنجیدگی سے بولا تھا۔

وہ اس کے لیے لٹل سٹار تھی اور وہ وقت آنے پر اس کی حفاظت خود سے بڑھ کر کرنے کی

کوشش کرے گا۔۔۔۔۔

اچھی بات ہے اور جتنا ہوسکے اس سے دور رہو۔۔۔۔۔ داؤد بولتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ گیا اور باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

جیسے میں تمہاری بات مان لوں گا۔۔۔ وہ آنکھیں گھماتا داؤد کو جاتے دیکھ کر منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رومیہ تھوڑی دیر بعد واشروم سے فریش ہو کر باہر نکلی اس نے اپنا چہرہ اپنے بالوں سے چھپا لیا تھا تاکہ کسی کی بھی نظر اس کے چہرے پر نہ پڑے۔۔۔۔۔

وہ جاکر بیڈ پر لیٹ گئی تھی جب تھوڑی دیر بعد میڈا سے ڈنر کے لیے بلانے آئی۔ مگر اس نے جانے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اسے بھوک نہیں لگی۔۔۔۔۔

میڈ بھی خاموشی سے واپس چلی گئی تھی کیونکہ رومیہ اکثر یہ ہی کہتی تھی اور پھر رات کو خود ہی اٹھ کر کیچن میں جاکر کچھ کھا لیتی تھی۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹی کمفرٹ میں منہ دے کر سو گئی تھی

ابراہیم کو جب پتا چلا کہ رومیہ نے آج ڈنر نہیں کرنا تو وہ منہ بسور کر ہی رہ گیا اس نے صبح کے بعد ایک بار بھی رومیہ کو نہیں دیکھا تھا جبکہ داؤد کی باتیں بھول کر وہ ڈنر پر رومیہ کو ہی دیکھنے کے لیے آیا تھا ورنہ اس کا ارادہ باہر جاکر ڈنر کرنے کا تھا۔۔۔۔۔

یہ ایک کلاس روم کا منظر تھا جس میں مریم آخری سیٹ پر بینچ پر ٹانگیں رکھے بیٹھی ببل چباتے ہوئے کانوں میں ہینڈ فری لگائے گانے سن رہی تھی ساتھ ساتھ ارد گرد لوگوں پر بھی اس کی برابر نظر تھی۔۔۔۔۔

جب کسی نے اس کے ساتھ کوئی بھی شہرات کرنے کی کوشش نہ کی تو وہ مزے سے آنکھیں بند کیے میوزک سنتے اپنا سر میوزک کی بیٹ پر ہلانے لگی۔۔۔۔۔

ایک وجاہت کا شاہکار لڑکا کلاس روم میں داخل ہوا تو سب لڑکیاں تو کیا لڑکے بھی اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

وہ سب پر ایک نظر ڈال کر ٹیچر کے ڈیسک کے قریب چلا گیا جہاں سب کو لگا تھا کہ وہ ایک سیوڈنٹ ہے وہاں ہی اسے ٹیچر کے ڈسک پر اپنی چیزیں رکھتے دیکھ سب اس ینگ سے سر پر حیران رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

آخر میں بیٹھی مریم عرف میری (merry) ابھی بھی اپنی ہی دنیا میں مگن تھی۔۔۔۔۔

تیمور نے اپنی چیزیں ڈسک پر رکھ کر سب سیوڈنٹس کو ایک نظر دیکھا سب سیوڈنٹس جلدی ہی اپنی اپنی سیٹوں پر سیدھے کو کر بیٹھ گئے تھے وہ سب لڑکیوں کی نظروں میں اپنے لیے ستائش بخوبی دیکھ سکتا تھا یہ اس کے لیے کوئی نئی بات نہ تھی جب وہ خود بھی پڑھتا تھا تب بھی یونیورسٹی کی لڑکیاں اس پر مرتی تھی۔۔۔۔۔

اس نے سرسری نگاہ سب پر ڈال کر اٹینڈس لینا شروع کی۔۔۔۔۔

مس مریم؟؟

جب کوئی نہ بولا تو ان میں سے ایک لڑکی نے پچھلے بیچ کی طرف اشارہ کیا تیمور نے حیرانی سے اس کے اشارے کو دیکھا اور آخری بیچ کی طرف گیا چونکہ وہ آخر میں تھا تبھی تیمور کی پہلے اس پر نظر نہ پڑی تھی۔۔۔۔۔

جب وہ آخری بیچ کے قریب گیا تو وہاں پینٹ شرٹ میں ببل چباتی ڈسک پر ٹانگیں رکھی گانے سنتی مریم کو دیکھ کر اس کا ایک دم پارہ ہائی ہوا تھا۔۔۔۔۔

کلاس میں مکمل خاموشی تھی سب سٹوڈنٹس مریم کے بے عزتی کے منتظر تھے

تیمور نے جھٹکے سے اس کے کانوں سے ہینڈ فری نکالی تھی جس سے مریم نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کر اس شخص کو دیکھا جس نے اس کی ہینڈ فری نکالی تھی۔۔۔۔۔

سٹینڈ اپ۔۔۔۔۔

تیمور نے اپنی بھاری آواز میں مریم سے کہا جو ڈھیٹ بنی اس کی بات کو نظر انداز کر کے دوبارہ اپنی ہینڈ فری کانوں میں لگانے لگی مگر تیمور نے اس کا ارادہ سمجھ کر ہینڈ فری زور سے اس کے ہاتھ سے کھینچی جس سے وہ نازک سی ہینڈ فری ٹوٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

مریم نے ایک نظر اپنی ٹوٹی ہوئی ہینڈ فری کو دیکھا اور خونخوار نظروں سے تیمور کو گھورا اور اپنی ٹانگیں جھٹکے سے بیچ سے ہٹائی جس سے اس کی ایک ٹانگ تیمور میں بجی۔۔۔۔۔

تیمور کا پارہ مریم کی اس حرکت پر مزید بڑھا تھا۔۔۔۔۔

رومیسیہ جھنجھلا کر اپنی چھوٹی سخی ناک پھولا کر اٹھی اور اپنے بیڈ سے اٹھتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنے کمرے کے دروازے کی طرف گئی اس نے دروازے کو ہلکا سا کھول کر پہلے اپنی گردن باہر نکال کر خالی راہداری کو دیکھا اور پھر آہستہ سے باہر نکلی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کیچن میں گئی اور اس میں داخل ہوتے ہی لائٹ اون کرتے اپنے لیے تیزی سے کچھ ہلکا پھلکا کھانے کے لیے بنانے لگی جس سے اس کی بھوک مٹ سکے۔۔۔۔

اب اس کا موڈ بھی کافی بہتر تھا اس وجہ سے وہ کھانا بناتی ہلکا ہلکا گنگنانے لگ پڑی تھی اس کا منہ ابھی ابھی ہلکا ہلکا سو جا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنے لیے سینڈوچ بنائے تھے وہ پلیٹ میں سینڈوچ رکھتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی کھانا کھا کر جب اس کی بھوک مٹ گئی تو وہ سو گئی تھی صبح اپنے معمول کے مطابق اٹھ کر وہ ناشتہ کرنے گئی تھی۔۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے نوالے اپنے منہ میں ڈال رہی تھی جبکہ ابراہیم اسے ہی غور سے دیکھ رہا تھا اسے دیکھتے ہوئے ابراہیم کی نگاہ اس کے چہرے پر ہی تھی جب اسے اس کا چہرہ ہلکا ہلکا سو جا ہوا دکھا اس نے تھوڑا غور کیا تو اسے پتا چلا کہ رومیسیہ اپنے چہرے کو بالوں سے ڈھکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا لیکن وہ فلحال سب کے سامنے چپ ہی رہا تھا ابھی اسے ایک ضروری کام سے باہر جانا تھا اس نے واپس آکر رومیسیہ سے پوچھنے کا سوچا وہ ناشتہ کرتا داؤد کو

اشارہ کرتا اس کے ساتھ باہر چلا گیا جبکہ باقی سب اپنے معمول کے کام میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

رات کے اندھیرے میں ایک بچی ڈر کر بیڈ کے نیچے چھپی ہوئی تھی اس نے ایک چھوٹی سی گڑیا خود میں بھینچی ہوئی تھی اس کو کمرے سے باہر سے مار دھاڑ اور گولیاں چلنے کی صاف آواز آرہی تھی۔۔۔۔۔

خوف سے اس کا چھوٹا سا چہرہ سفید پڑ گیا تھا وہ اپنے کانوں میں انگلیاں دے کر آوازیں روکنے کی کوشش کر رہی تھی جب اچانک سے دروازہ دھاڑ سے کھولتا کوئی کمرے میں داخل ہوا اور سارے کمرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس چھوٹی بچی نے اپنا چہرہ باہر نکالا جب ایک انجان آدمی کی اس پر نظر پڑی وہ دوبارہ اس کے قریب آنے لگا۔۔۔۔۔

وہ بچی چیختی ہوئی پیچھے ہٹنے لگی جب اس آدمی نے گن نکال کر اس کا رخ بچی کی طرف کیا اور اسے بچی کا نشانہ لے کر چلا دی تھی

ٹھاہ۔۔۔۔۔

آہستہ۔۔۔۔۔ پسینے میں شرابور پریشے اپنے خواب سے جاگی تھیاور گہرے گہرے سانس لینے لگ پڑی تھی اس کا ہاتھ بے ساختہ اپنے پیٹ کی طرف گیا تھا جہاں آج بھی اس گولی کا نشان موجود تھا۔۔۔۔۔

وہ بیڈ کے سائیڈ سے پانی کا گلاس اٹھاتی گٹاگٹ پی چکی تھی۔ پریشے تھوڑی دیر بیٹھ کر خود کو پرسکون کرنے کے بعد اٹھی اور فریش ہو کر اپنے کام کے لیے چلی گئی۔۔۔۔۔

وجدان فون پر بات کرتا باہر نکلنے لگا جب پیچھے سے صوفیہ کی آواز پر وہ رکا اور فون بند کر کے اپنی ماں کی جانب پلٹا

جی ماما۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا

تم نے مرزا سے لڑائی کی لیے؟؟ صوفیہ نے اس سے سنجیدگی سے پوچھا

نہیں ماما کیوں؟؟ کیا ہوا ہے؟؟۔۔ اس نے صوفیہ کی بات پر حیرانی سے پوچھا۔۔۔

کھانا نہیں کھا رہی وہ رات سے یہی بول رہی ہے کہ بھوک نہیں ہے اور مجھے پتا ہے جب اس کی تم سے لڑائی ہوتی تب ہی وہ ایسا کرتی ہے مگر تمہیں اپنی بیوی کی زرا پرواہ نہیں ہے کام بعد میں بھی ہوتے رہے گئیں فلحال تم جا کر مرزا کو کھانا کھلا کر آؤ۔۔۔۔۔

صوفیہ تھوڑا غصے سے بولی اس کے غصے کو دیکھتے وہ جو پہلے منع کرنے والا تھا پل میں سیدھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

او کے ماما میڈ سے کہیں اس کے روم میں کھانا بھجوا دے میں اسے کھانا کھلا کر ہی جاؤں گا۔۔۔۔۔

وہ بولتا مرزا کے کمرے میں چلا گیا تھا صوفیہ بھی اپنی مسکراہٹ چھپاتی میڈ کو مرزا کے کمرے میں کھانا بھجوانے کا بول کر لاؤنچ میں ہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ بنا دروازہ ناک کیے دھاڑ سے کھول کر مرزا کے کمرے میں داخل ہوا جو بیڈ پر لیٹی موبائل استعمال کر رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے بھوک نہیں لگی ماما (صوفیہ) --- اس نے بنا سر اٹھائے کہا۔۔۔۔۔

کیوں بھوک نہیں لگی؟؟۔۔۔۔۔ وجدان کی آواز سن کر اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جواب میڈ کے آنے پر اسے کھانا ٹیبل پر رکھ کر جانے کا بول رہا تھا۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟۔۔۔۔۔ اس نے منہ بسور کر پوچھا۔۔۔۔۔

پہلی میری بات کا جواب دو۔۔۔۔۔ وہ اس کے قریب آتا اس کی ٹھوڑی کو تھام کر اس کا چہرہ اوپر کی طرف اٹھایا۔۔۔۔۔

ویسے ہی نہیں لگی تم جاؤ جا کر اپنا کام کرو۔۔۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ سے اپنی ٹھوڑی چھوڑوانے کی ناکام سی کوشش کرتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

مرزا یہ بچوں والی حرکتیں مت کرو اور چلو اٹھو کھانا کھاؤ پھر مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔۔۔ وجدان مدحا کو بازو سے پکڑ کر بیڈ سے نیچے اتارنے لگا۔۔۔۔۔

مجھے بھوک نہیں لگی جب مجھے لگے گی میں کھالوں گی تم جاؤ اور جا کر اپنا کام کرو۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات پر منہ بگاڑتے ہوئے بولی

ڈئیر وانٹی میری بات غور سے سنو۔۔۔۔۔ وجدان اس کا موڈ مزید بگڑتے دیکھ کر اسے کمر سے تھام کر اپنے ساتھ لگاتا ہوا نرمی سے بولنے لگا۔۔۔۔۔

اچھا سموری ایسے کام مت کیا کرو جس سے میری تم سے لڑائی ہو اچھی وانٹی بن کر میری بات مانا کرو۔۔۔۔۔ وہ اس کی گال کو سہلاتا نرمی سے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

تم بھی اچھے ہی بن کر بات مانا کرو تو میرے اور تمہارے لیے زیادہ اچھا ہوگا۔۔۔۔۔ وہ اس کی بات سن کر اپنی مسکراہٹ چھپاتی سنجیدگی سے اس کی شرٹ کے کالر کو صحیح کرتی ہوئی بولی اچھا چھوڑو اب اس بات کو جلدی سے کھانا کھاؤ پھر مجھے جانا بھی ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کو صوفے کی جانب لے جاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

تم کھلاؤ گے تو ہی میں کھاؤں گی ورنہ میں نے نہیں کھانا۔۔۔۔۔ وہ آرام سے صوفے پر وجدان کے ساتھ بیٹھ کر فرمائش کرنے لگی۔۔۔۔۔

مرحبا۔۔۔۔۔ وجدان نے اس کو دیکھا جو بچوں کی طرح منہ پر معصومیت سجائے بیٹھی تھی وہ آخر اس سے ہار مانتا اس کے قریب آکر بیٹھا اور اسے کھانا کھلانے لگا۔۔۔۔۔

یہ بتاؤ ویسے کہاں جا رہے ہو تم؟؟۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ سے نوالہ لے کر منہ میں ڈالتی وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

اولڈ بلڈنگ میں ہی جا رہا ہوں مگر آج تیمور کے ساتھ مجھے ایک ضروری کام بھی ہے۔۔۔۔۔

اس کو کھانا کھلانے کے بعد اپنا ہاتھ ٹیشو سے صاف کرتا وہ اس کی ناک دبا کر بولا تھا۔۔۔۔۔

اور اب پلیز میرے آنے سے پہلے کھانا کھا لینا میں ماما کی ڈانٹ دوبارہ نہیں سننا چاہتا۔۔۔۔۔ وہ

اٹھتا ہوا اس کے بال بگاڑ کر بولا اور مرحا کے سر ہلانے پر اپنے کام پر چلا گیا۔۔۔۔۔

دمتری تم اور ایک اور آدمی کو ساتھ لے جاؤ اور دیکھ کر آؤ کہ کسینو کے باہر اس وقت کتنے لوگ ہیں اور ان کا مال کتنے لوگ ٹرک میں بھر رہے ہیں؟؟ اور یہ ڈائیوس لے جاؤ کسوی طرح ان کی گاڑی میں پھینک دینا۔۔۔ داؤد اور ابراہیم کچھ ساتھیوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے جب داؤد دمتری سے بولا وہ اس کی بات پر سسر ہلا ایک ساتھی کو لے کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

تمہیں دمتری پر کتنا بھروسہ ہے داؤد --- ابراہیم نے دمتری کو جاتے دیکھ کر داؤد سے پوچھا

مجھے اس پر اپنے سب آدمیوں سے زیادہ مبھروسہ ہے۔۔۔ تم نے ایسا کیوں پوچھا؟؟ کچھ ہوا ہے؟؟؟۔۔۔۔ داؤد ابراہیم کو دیکھتا پوچھنے لگا۔۔۔۔

نہیں کچھ نہیں ہوا اور دھیان رکھنا کبھی کبھی اپنے ہی بہت برا دھوکہ دیتے ہیں۔۔۔۔۔ ابراہیم
سنجیدگی سے داؤد سے بولا جس نے اس کی بات پر ہلکا سے سہر کو خم دیا تھا۔ اس کے بعد دونوں
ہی خاموشی سے دمتری کا انتظار کرنے لگ پڑے۔۔۔۔۔

سرتین لوگ مال لوڈ کر رہے ہیں جبکہ آٹھ گارڈز اس کے گرد ڈیوٹی دے رہے ہیں۔۔۔۔۔
دمتری گاڑی میں بیٹھتا ہوا داؤد سے بولا۔۔۔

تم نے ڈائوس گاڑی میں پھینک دی تھی؟۔۔۔۔۔ ابراہیم نے اپنا لیپ ٹاپ نکال کر اسے اون
کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

جی سر وہ ڈائوس میں نے گاڑی میں پھینک دی تھی اور کسی نے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔
ہم۔۔۔۔۔ اس کی بات پر ہنکار بھرتے ہوئے ابراہیم نے اپنے لیپ ٹاپ نکال کر ڈائوس کی
لوکیشن دیکھی تھی جو ایکٹیویٹ ہو گئی تھی جبکہ اڈیو بھی صاف سنائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔

گڈ دمتری۔۔۔۔۔ ابراہیم ڈائوس کی ایکٹیویشن چیک کرنے کے بعد دمتری سے بولا ان کا کام یہاں
تک ہی تھا اب وہ لوگ واپس گھر جا رہے تھے اگر ابراہیم چاہتا تو یہ کام گھر بیٹھ کر بھی دمتری
یا داؤد کے کسی بھی آدمی سے کروا سکتا تھا مگر اسے کسی پر بھی بھروسہ نہ تھا۔۔۔۔۔

تیمور کلاس لے کر نکلا اور اپنے کیبن کی طرف جانے لگا وہ ابھی تک مریم کی حرکت پر تپا ہوا تھا جس پر اس نے کلاس کو بھی اپنے غصے کا نشانہ بنایا تھا اب اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تھا لیکن مریم سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کا سوچتا وہ تھوڑا پرسکون ہوا تھا۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔ وہ جو سیدھا جا رہا تھا پتا نہیں کہاں سے نکل کر مریم نے اس کے پاؤں پر زور سے اپنا پاؤں رکھا تھا جبکہ اس نے جلدی سے پیچھے ہٹتے اپنا بیگ زور سے تیمور کے منہ پر مارا تھا۔۔۔۔۔
 نانسین گرل۔۔۔۔۔ تمہیں چلنے کی بھی تمیز نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ اپنے درد کرتے پاؤں اور سمرخ ہوتے چہرے کے ساتھ مزید آگ بگولہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

سوری سمر۔۔۔۔۔ وہ معصوم بننے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی جبکہ اس کا معصوم منہ بنانا تیمور کو ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔۔۔۔۔

جو آج کا ہوم ورک میں نے دیا ہے کل وہ تم دس دفع کر کے لاؤ گی اگر نہ کر کے لائی تو تمہیں کلاس میں نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا۔۔۔۔۔

س۔۔۔ سوری سمر ایسا مت کر لے گا۔۔۔ آپ کو لگا میں ایسا کہوں گی؟؟۔۔۔ میں آپ کے کلاس سے نکالنے پر خوش ہوتی خود کو معصوم بناتی سارا الزام آپ پر ڈال کر پرنسپل سے شکایت کروں گی۔۔۔۔۔

وہ اسے گھورتی اپنی مسکراہٹ دبا کر بولی اور تیمور کو حیران چھوڑ کر دوسری طرف چلی گئی۔۔۔۔۔
 نانسین گرل۔۔۔۔۔ وہ تپ کر منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا ہوا اپنے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

وہ سہمی ہوئی بیٹھی تھی کل کے تھپڑ نے اس کو مزید خوف زدہ کر دیا تھا وہ اپنے کانپتے ہاتھوں سے اس سے دور کھسکتے ہوئے لکھ رہی تھی ساتھ گاہے بگاہے گھڑی پر بھی نظر ڈال رہی تھی وہ بس ٹائم جلدی گزرنے کی دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی۔۔۔

رومینو کے خوف سے اس کا معصوم دل بند ہونے کو تھا۔۔۔۔

ی۔۔۔ یہ ل۔۔۔ لیں س۔۔۔ س۔۔۔ سر۔۔۔ وہ اٹک اٹک کر بولتی اسے اپنی نوٹ بک پکڑانے لگی جس کو پکڑ رومینو نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

اب تمہیں صحیح سے بولنا بھی نہیں آتا۔۔۔ وہ غرایا اور رومیسہ سہم کر اس سے دور کھسک گئی تھی اس کی حرکت کو دیکھتے وہ تپا تھا۔۔۔۔۔

اس نے آگے بڑھتے ہوئے جھٹکے سے رومیسہ کا منہ دبوچا تھا رومیسہ کی آنکھوں میں آنسوؤں بھر گئے تھے جبکہ اس کا دل سہم سا گیا تھا

پ۔۔۔ پلیز۔۔۔ س۔۔۔ سوری۔۔۔ وہ کانپتی آواز میں مہمنائی اس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لی تھیں

آہ۔۔۔۔ کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز پر بے ساختہ رومیسہ کے منہ سے چیخ نکلی تھی جب اس نے اپنی آنکھیں آہستہ سے کھول کر سامنے دیکھا تو ابراہیم اسے رومینو کو مارتا ہوا نظر آیا۔۔۔۔۔

ابراہیم واپس مینشن میں آنے کے بعد اپنے کمرے میں چیزیں رکھتا رومیہ کے کمرے کی طرف گیا اس نے دروازہ آہستہ سے کھول کر اندر دیکھا تو اس کا خون کھول اٹھا جہاں رومینو رومیہ کا منہ دبوچے بیٹھا تھا اسے رومیہ کانپتی ہوئی دور سے ہی دکھائی دے رہی تھی پھر کیا تھا بس وہ آگ بگولہ بن کر رومینو کی طرف بڑھا اور اسے کھینچ کر دوسری رومیہ سے دور کرتے اس نے اس کے منہ پر پے در پے لکے مارنا شروع کیے تھے۔۔۔۔۔

بھیا۔۔۔۔۔ داؤد بھیا۔۔۔۔۔ رومیہ اب زور زور سے روتی داؤد کو بلانے لگی تھی وہ چیختے ہوئے زور سے اپنی آنکھیں میچ کر بیٹھی تھی

ابراہیم کے لکوں سے وہ سیدھا زمین بوس ہوا تھا اس کی ساری ہوائ نکل گئی تھی ابراہیم نے اپنے ارد گرد کوئی چیز اٹھا کر اسے مارنی چاہی جب اسے رومیہ روتے ہوئے نظر آئی وہ اس کے قریب بڑھ کر اسے خاموش کروا لے کی کوشش کرنے لگ پڑا۔۔۔۔۔

ش۔۔۔۔۔ لٹل سٹار روؤ مت۔۔۔۔۔ میری طرف دیکھو یہ اب تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔۔۔۔۔ اور یہ بتاؤ کہ اس نے تمہیں پہلے مارا ہے؟؟۔۔۔۔۔

ابراہیم نے اس کے پاس جاتے نرمی سے پوچھا۔۔۔۔۔ رومیہ نے ابراہیم کی آخری بات پر آہستہ سے اپنا سر ہلایا تھا اس کے جواب پر ابراہیم نے غصے سے اپنے جبرے بھینچے تھے وہ پیچھے کی طرف مڑنے والا تھا جب رومینو نے اس کے سر پر زور سے واس مارا۔۔۔۔۔

او کے برو جیسا آپ کہیں۔۔۔۔۔ تیمور مزید دو چار باتیں وجدان سے کرکیت فون بند کر چکا تھا۔۔۔۔۔

وجدان فون بند کر کے میز پر رکھتا اپنا لیپ ٹاپ نکال کر مال کی ڈیلوریز وغیرہ چیک کرنے لگ پڑا تھا تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی جب کوئی دھاڑ سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا اس نے ناگواریت سے آنے والی ہستی کو دیکھا۔۔۔۔۔

مرحبا یہاں کیوں آئی ہو؟؟۔۔۔ اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔۔۔۔۔
گھر میں بور ہو رہی تھی تو سوچا تم سے آکر مل جاؤں۔۔۔۔ اس نے اپنے معمول کی ڈریسنگ کی ہوئی تھی اور ساتھ اپنی پسندیدہ جیکٹ پہن کر وہ اب وجدان کو زچ کرنے یہاں آگئی تھی۔۔۔۔۔
یہ تمہیں انٹرٹینمنٹ کی جگہ لگ رہی ہے کہ جب تمہارا دل کرے گا تم منہ اٹھا کر چلی آؤ گی۔۔۔۔۔ وہ اس کی بات پر غصے سے ٹیبل پر زار سے ہاتھ مارتا ہوا اٹھا تھا۔۔۔۔۔

تم فضول میں مجھ پر غصہ ہو رہے ہو وجدان۔۔۔۔۔ تم ایسے بہیومت کرو جیسے میں یہاں پہلی بار آئی ہوں اور ویسے بھی یہ میرے ڈیڈ کما آفس ہے میرا جب دل کرے گا میں یہاں آؤں گی۔۔۔۔۔

وہ اپنی آنکھیں گھماتی اس کے غصے کو ہلکے میں لیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

نکلو یہاں سے ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے مرحا کے قریب آیا اور اس کا ہاتھ پکڑتا اسے آفس سے باہر کی طرف لے جانے لگا۔۔۔۔۔

وجدان یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑو مجھے۔۔۔۔ وہ بھی وجدان کے غصے کو دیکھتی ایک پل کو گر پڑا گئی تھی۔۔۔۔

تم بڑے پاپا کے آفس میں آئی تھی تو میں نے سوچا وہاں ہی چھوڑ کر آؤں اور خبردار جو تم نے مجھے بلانے کی کوشش بھی کی۔۔۔

وہ اسے کھینچتا ہوا ضخیم کے آفس کے باہر لایا اور اسے وہاں جھٹکے سے چھوڑتا غرایا تھا رکو وجدان بات سن لو میری ڈیڈ نے مجھے بھیجا تھا تیمور نہیں تھا گھر ورنہ وہ ہی یہاں آتا ڈیڈ اور انکل نے کسی کام سے جانا تھا انھوں نے یہ یو ایس بی تمہارے لیے دی ہے انھوں نے یہ مجھے خود تمہیں دینے کے لیے دی تھی اسی وجہ سے میں نے کسی اور کو نہیں دی۔۔۔۔۔

وہ وجدان کو غصے سے مڑتے دیکھ کر تیزی سے بولتی اپنی جیکٹ سے یو ایس بی نکالتی وجدان کو پکڑنے لگی۔۔۔۔

یہ بات تم مجھے پہلے بھی بتا سکتی تھی۔۔۔ اس کا غصے مرہا کی بات پر جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا اور اس نے یو ایس بی مرہا سے پکڑ کر اپنے پاس رکھ لی۔۔۔۔

اگر پہلے بتا دیتی تو تمہارا تپا ہوا چہرہ کیسے دیکھ لیتی۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئی وجدان سے بولی جبکہ وجدان نے اسے دیکھ کر اپنی سر جھٹکایا یہ لڑکی اس کا بلڈ پریشر ضرور ہائی کرتی تھی۔۔۔۔ وہ دونوں اب ہلکی پھلکی بات چیت کرتے ہوئے وجدان کے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

پرنسز تم نے ہمیں یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی کہ وہ آپ کو ہریس کرتا ہے۔۔۔۔۔

داؤد اپنا غصہ کنٹرول کرتا رویہ سے پوچھنے لگا جو آفہ کے ساتھ چپکی ہوئی بیٹھی تھی فرازم بھی

اپنا غصے سے کمرے میں چکر لگاتا ان کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔

و۔۔۔ وہ ا۔۔۔ اس نے م۔۔۔ مجھے کہا تھا کہ اگر م۔۔۔ میں نے ک۔۔۔ کسی کو بتایا تو و۔۔۔ وہ مجھے مزید

مارے گا۔۔۔۔۔

وہ کانپتے ہوئے لہجے میں بولتی ہوئی آفہ میں مزید گھستی رونے لگی۔۔۔۔۔

چپ کر جاؤ پرنسز اب تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں تمہارا بھائی ا سے دیکھ لے گا تم فلحال

تھوڑی دیر ریست کر لو۔۔۔۔۔

فرازم پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتا آفہ اور داؤد کو اشارہ کرتا باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

داؤد بھی محبت سے اس کا سر چوم کر ا سے ریست کرنے کا بولتا جانے لگا تھا جب رویہ نے

اسے روکا۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ب۔۔۔ بھیا۔۔۔

داؤد نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔۔

و۔۔۔ وہ ا۔۔۔ ابراہیم ٹھیک ہے ؟؟

اس نے کانپتی آواز میں پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں وہ بالکل ٹھیک ہے ابھی وہ سو رہا ہے جب اٹھے گا پھر وہ تم سے ملنے آئے گا فلحال تم تب تک ریسٹ کرو۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات پر ہلکا سا مسکرا کر بولا تھا اور رومیہ کو پرسکون ہوتا دیکھ کر وہ کمرے سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

تیمور اپنی دوسری کلاس لے رہا تھا اس کی نظر بھٹک بھٹک کر ایک لڑکی پر جا رہی تھی جو دکھنے میں معصوم سی لگ رہی تھی مگر اس کی نظریں مسلسل تیمور پر تھیں جس سے تیمور کو جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔ کیا نام ہے آپ کا؟؟۔۔۔ اس نے سخت سنجیدہ آواز میں پوچھا۔۔۔۔۔

بنیکا سر۔۔۔ وہ مسکرا کر بولتی تیمور کو زیر لگی تھی۔۔۔۔۔

اپنی آنکھیں بورڈ پر رکھیں بجائے مجھے گھورنے پر۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔۔۔

یہ تو بہت مشکل ہے سر۔۔۔ وہ اپنی آنکھوں کو جھپکتی مصنوعی شرماتے ہوئے بولتی تیمور کو مزید تپا گئی تھی۔۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ اینڈ گٹ لاسٹ فرام ہیئر۔۔۔۔۔ اس کی غصے سے بھری آواز پر بنیکا ایک پل میں سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔۔۔ وہ منمنائی

داؤد نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔ سر میں ہلکی ہلکی درد ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ اپنے سر پر ہلکے سے ہاتھ پھیرتا بولا جہاں
پچھلی طرف اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اب وہ کہاں ہے داؤد؟؟۔۔۔۔ ابراہیم نے روہینو کے بارے میں پوچھا وہ روہیسہ کے بارے میں جان کر اب پر سکون کو گیا تھا۔۔۔۔۔

سَیل میں بندھ ہے اس کمنے کا میں وہ حشر کروں گا کہ دوبارہ وہ کبھی کسی کو ہریں کرنے کا نہیں سوچے گا۔۔۔۔۔

داؤد غصے سے بولا اس شخص کا نام ہی اس کا خون جلا رہا تھا جس کو پتا نہیں کتنے عرصے سے وہ اس کی معصوم بہن کو ٹارچر کر رہا تھا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

میں نے اسے پہلے دیکھا تھا اس وجہ سے اسے میں بھی ٹارچر کروں گا داؤد۔۔۔۔ اور مجھے حیرانی ہے تم لوگوں پر کہ کیا تم لوگ اتنے مصروف تھے کہ روبیسہ کے عجیب بہو کو بھی نہیں دیکھ پائے تھے۔۔۔۔۔

وہ داؤد سے سخت لہجے میں استفسار کر رہا تھا۔۔۔۔

پتا نہیں کیوں ہم یہ دیکھ نہیں پائے۔۔۔۔ وہ جھنجھلا کر اپنے سر میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔۔۔
تھینکس یار تمہاری وجہ سے ہمیں اس کا صحیح چہرہ دیکھنے کو ملا ورنہ پتا نہیں وہ کب تک روئیہ کو
ہیرس کرتا رہتا اور ہمیں خبر بھی نہ ہوتی۔۔۔۔۔

اس میں شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں اگر تم بھی میری جگہ ہوتے تو ضرور ایسا ہی کرتے اب مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو منگوا دو اور ڈاکٹر سے کوئی اچھی سی پین کلر بھی منگوا دو پھر مجھے کام بھی کرنا ہے۔۔۔۔

ابراہیم داؤد سے بولا جس نے اس کی بات پر آہستہ سے سر ہلایا تھا اور ملازم کو ابراہیم کے لیے کھانا لانے کا بولتا وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے وہ لڑکی کسوی بھی حال میں چاہیے رابرٹ۔۔۔ آدھی پروپٹی اسے کے نام پر ہے اس کے باپ کو تو ہم نے مار دیا لیکن پھر بھی جاتے ہوئے وہ اپنا کام کر گیا۔۔۔۔

یہ ایک کمرے کا منظر تھا جہاں کھڑا ایک شخص غصے سے اپنے سامنے کھڑے رابرٹ سے سفاکیت سے اپنے بھائی کے مطلق بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔

سر وہ کہیں بھی نہیں مل رہی۔۔ ہم نے ہر اس جگہ دیکھ لیا جہاں وہ جا سکتی تھی۔۔۔ اس میڈ کو بھی ہم نے ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی جو اس کے ساتھ بھاگی تھی مگر ناکامی کے سوا ہمیں کچھ نہیں ملا سر۔۔۔۔۔

رابرٹ نظریں جھکائے بولا۔۔۔۔۔

تم لوگوں مجھے انکار میں جواب دینے کی بجائے اسے ڈھونڈنے کی کوشش مزید تیز کر دو یہ مت بھولنا کہ اگر اس نے آکر اس گینگ پر اپنا حق جمالیا تو سہ ہی اس کی حق دار بنے گی اور ہم لوگ کچھ نہیں کر سکیں گے۔۔۔۔۔

وہ شخص غصے سے بولا

سہ اسے اس گینگ میں بالکل بھی کوئی انٹرسٹ نہیں ہے مگر آپ کہہ رہے ہیں تو میں ضرور اسے ڈھونڈنے کی کوششیں تیز کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔

رابرٹ بولتا اس شخص کا اشارہ پاتے ہی کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

پریشے ایلکس کے ساتھ لائبریری میں کام کر رہی تھی وہ بکس اپنی جگہ پر رکھ رہی تھی جب ایک شخص لائبریری میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

پریشے کو ایک پل لگا تھا اس شخص کو پہچاننے میں وہ دمتری تھا جو ہر روز اس کے ساتھ والے اپارٹمنٹ کی لڑکی سے لڑنے آتا تھا وہ کہیں دیکھ نہ لے اس وجہ سے پریشے نے فوراً اپنا منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے پچھلے حصے کی طرف چلی گئی تھی تاکہ دامتری کی اس پر نظر بھی نہ پڑ سکے دامتری کوئی کتاب لے کر جا چکا تھا پریشے اپنا کام تیزی سے مکمل کرتی ایلکس سے اجازت لیتی جلدی گھر کے لیے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

راستے میں ایک کالے رنگ کی جانی پہچانی کارتیزی سے اس کے قریب سے گزری تھی جسے دیکھتے ہی اس نے خوف سے تیزی سے اپنا چہرہ چھپایا تھا

اسے لگ رہا تھا کہ اس نے دوبارہ شہر کے بچ و بچ آنے کی غلطی کر کے بہت برا کیا ہے اب وہ یہاں سے تیزی سے جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

کئی راز تھے جنہیں وہ چھپائے پھر رہی تھی ایک خوف تھا جو مسلسل اس کے سر پر منڈلا رہا تھا لیکن پھر بھی وہ ڈٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

سبیل میں روینو کو بازو سے اوپر کی طرف باندھا گیا تھا جبکہ وہ صبح کی مار سے ابھی تک ادھ موا تھا۔۔۔۔۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

داؤد اور ابراہیم دونوں اس وقت اس کے سامنے موجود تھے داؤد کے اشارے پر ایک گارڈ نے ٹھنڈا پانی اس کے منہ پر پھینک کر اسے ہوش دلایا تھا
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
 روینو نے ہڑبڑا کر اپنی آنکھیں مندی مندی سے کھولیں تھیں اپنے سامنے داؤد اور ابراہیم کی صورت میں اسے دو موت کے فرشتے نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔

داؤد نے اپنی گن نکالی تھی اور اس کا نشانہ روینو کے کان کے قریب لیا تھا جس سے گولی اس کی کان کی لو کو چیرتی پیچھے موجود دیوار میں پیوست ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

پھر ابراہیم نے اپنی گن نکالی اور اس کا نشانہ روینو کے دوسرے کان کی لو پر لیا تھا۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے تھے وہ اسے آہستہ آہستہ اذیت دینا چاہ رہے تھے۔۔۔۔

روینو کے دونوں کانوں سے خون نکلنے لگ پڑا تھا اور وہ چیخنے لگ پڑا تھا۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔ اس کا ایک لفظ ہی داؤد اور ابراہیم دونوں کو غصہ دلا گیا تھا۔۔۔۔۔ ابراہیم نے اس کے دائیں بازو کا نشانہ لیا تھا جبکہ داؤد نے اسی وقت اس کے بائیں بازو کا وہ ایک ساتھ اتنی تکلیف سے تڑپ ہی اٹھا تھا خون اس کے بازوؤں سے تیزی سے نکلنے لگ پڑا تھا۔۔۔۔۔

داؤد نے فوراً ہی اس کے بازو کے بعد اس کے ہاتھوں کا نشانہ لیا تھا جو دیوار سے الگ الگ کر کے باندھے گئے تھے ابراہیم نے اسے ہی اس کے دوسرے ہاتھ کا نشانہ لیا تھا وہ تکلیف سے دوھڑا ہو رہا تھا جس کو دیکھتے داؤد اور ابراہیم دونوں کو سکون مل رہا تھا۔۔۔۔۔ آہستہ آہستہ ان دونوں نے اس کا پورا وجود گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا داؤد کو پتا چلا تھا کہ اس نے ایسے ہی پہلے بھی بہت سی لڑکیوں کے ساتھ غلط کیا تھا جس کی وجہ سے اس کا مزید خون جل گیا تھا

وہ دونوں اپنا اپنا کام کرتے اپنے کمرے میں فریش ہونے چلے گئے ابراہیم فریش ہوتا اپنے کمرے سے نکلا اور رومیہ سے ملنے چلا گیا جو ابھی تک آفہ کے ساتھ ہی دوسرے کمرے میں تھی۔۔۔۔

وہ آہستہ سے دروازہ ناک کرتا روم میں داخل ہوا جہاں آفہ رومیہ کو کھانا کھلا رہی تھی اسے کھانا کھاتے دیکھ کر ابراہیم ہلکا سا مسکایا۔۔۔۔
کیسی ہو تم لٹل سٹار؟؟۔۔۔ اس نے آفہ کو دیکھتے ہلکے سے سر کو خم دیتے رومیہ سے پوچھا۔۔۔۔

جو پریشانی سے اس کے سر پر بندھی ہوئی پٹی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

رومیہ ابراہیم نے کچھ پوچھا ہے بتاؤ بیٹا۔۔۔ رومیہ کے جواب نہ دینے پر آفہ نے اسے ٹوکا م۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی ابراہیم نے اس کی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے جو چمک دیکھی تھی اسے دیکھتے ہی وہ بھی مسکرا اٹھا تھا
آ۔۔۔ آپ کی چوٹ کیسی ہے؟؟۔۔۔ اس نے دھیمی آواز میں اپنے ہاتھوں سے کھیلتے ہوئے ابراہیم سے پوچھا۔۔۔۔

زیادہ نہیں لگی مجھے تھوڑی سی ہی لگی ہے دیکھنا کل تک میں نے ٹھیک ہو جانا ہے پھر لٹل سٹار کو میں نے پیانو بجاتے ہوئے سننا بھی ہے۔۔۔۔

داؤد اپنے کمرے میں فریش ہو کر بیڈ پر لیٹا ہوا تھا جب اس کے ذہن میں پریشہ کا خیال آیا وہ کافی دنوں سے اس سے ملنے نہیں جاسکتا تھا اس کو سوچتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

بڑ فلالے۔۔۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

صبح اس سے ملنے کا سوچ کر وہ ابھی سے خوش ہو رہا تھا اس سے مل کر اسے بہت اچھا لگتا تھا اس کا دل کرتا تھا کہ سارا وقت اسے تکیے ہوئے گزار دے مگر اس لے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔

صبح تم سے ملاقات ہوگی میری معصوم بڑ فلائے۔۔۔ وہ اپنے ذہن میں سوچتا ہوا نیند کی وادیوں میں کھو گیا تھا۔۔۔۔



مرحاً اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جب اس کے موبائل پر کسی کا میسج آیا اس نے وہ میسج کھول کر دیکھا جس میں اس کے لیے ایک پیغام تھا۔۔۔۔

اگر وجدان کا اصل چہرہ دیکھنا چاہتی ہو تو نو بجے ہوٹل ماریانو میں روم نمبر 211 میں آجانا۔۔ فقط آپ کا خیر خواہ۔۔۔۔

میسج پڑھ کر اس کے ماتھے پر ڈھیروں بل پڑے تھے اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا جو آٹھ بج رہی تھی اس نے وجدان کو کال کی مگر دوسری جانب وجدان کے کال نہ اٹھانے پر وہ پریشان ہو گئی تھی کیونکہ وجدان گھر والوں کی کال کبھی انکور نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

اس نے ایک بار پھر کال ملائی مگر بیل بجنے کے بعد فون بند ہو گیا اس نے ایسے ہی دو تین بار کال کی مگر دوسری جانب کسی نے فون نہیں اٹھایا جس پر وہ لب بھینچ کر رہ گئی اس نے ہوٹل کا اڈریس پڑھا جہاں جاتے ہوئے تقریباً اسے نو بج ہی جانے تھے وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور جیکٹ پہن کر اس میں اپنی گن رکھتی ساتھ گن کی میگنیز رکھتی وہ تیزی سے موبائل جیب میں ڈالتی باہر کی جانب بڑھی تھی جبکہ کسی انہونی کا سوچ کر اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا

مرحاً اس ٹائم کہاں جا رہی ہو؟؟۔۔۔ صوفیہ نے اسے تیزی سے باہر کی جانب بڑھتا دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

مما اپنی ایک فرینڈ سے ملنے جا رہی ہوں وہ بس تھوڑی دور ایک ریس۔ٹورنٹ میں میرا انتظار کر رہی ہے میں دس بجے سے پہلے آجاؤں گی بائے بائے۔۔۔

اچھا اپنا خیال رکھنا اور ٹائم سے واپس آجانا۔۔۔۔۔ صوفیہ مرحا کی بات سن کر محبت سے بولی تھی وہ صوفیہ کی بات پر ہلکا سا مسکرا کر صوفیہ کا گال چومتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی آخری چالیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ ماریانو ہوٹل کے باہر پہنچ ہی گئی تھی وہ لب بھینچ کر ایک گہرا سانس لیتی باہر نکلی اور ہوٹل میں اندر کی طرف بڑھ گئی وہ پورے اعتماد سے چلتی ریسپشنسٹ کے پاس گئی تھی اور اس کو اپنی باتوں میں الجھانے کی کوشش کرنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو لیڈی مجھے روم نمبر 211 کا کی کارڈ چاہیے۔۔۔۔۔ مرحار ریسپشنسٹ کے کوئی بھی اعتراض کرنے سے پہلے کچھ پیسے نکالتی کسی کی بھی نظروں میں آئے بغیر اس کی طرف بڑھانے لگی ریسپشنسٹ نے ہلکا سا مسکرا کر وہ پیسے پکڑتے ہوئے اسے روم کا کی کارڈ دے دیا تھا وہ کی کارڈ پکڑتی اسے روم کس فلور پر ہے پوچھتی لفٹ کی طرف بڑھ گئی اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔ پانچویں فلور پر لفٹ کے رکتے ہی باہر نکلی اور بوجھل قدموں سے اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھتی اس روم کی طرف بڑھ گئی تھی پورے نو بج گئے تھے وہ روم کے قریب پہنچی اور اس نے ایک گہرا سانس لے کر جیسے اپنے آپ کو تسلی دی تھی اندر ایسا کچھ نہیں ہوگا جیسا وہ سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے آہستہ سے کی کارڈ سے دروازہ کھولا اور بنا آواز پیدا کیے دروازہ کھولتی وہ اندر داخل ہوئی جہاں سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھیں اور اس نے زور سے اپنے لب بھینچے تھے۔۔۔۔۔

اپنی آنکھیں میچ کر کھولتی اس نے ایک بار پھر سامنے کا منظر دیکھا تھا جہاں بیڈ پر جولیا کے اوپر وجدان شرٹ لیس جھکا ہوا تھا۔۔۔

اس نے ایک نظر انھیں دیکھ کر بغیر واپس مڑنے کے اپنا موبائل نکال کر اس سے تصویر لی تھی جبکہ کلک کی آواز پر وجدان کی نظر مراہا پر پڑی تھی۔۔۔۔

اس کے دیکھتے ہی مراہا موبائل جیکٹ میں ڈالتی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

مراہا تم جیسا دیکھ رہی ہو یہ سچ نہیں ہے۔۔۔ وجدان اسے حیرت سے یہاں دیکھتا تیزی سے بولا تھا جبکہ مراہا کی نظریں اب اس سے ہٹ کر جولیا کے چہرے کی طرف تھیں جو سمرخ چہرے کے ساتھ جیسے شرم رہی تھی۔۔۔۔

میں مراہا ضیخام ہوں مجھے عام لڑکیوں شکی طرح مت سمجھنا۔۔۔ وہ سمرد سپاٹ آواز میں بولی تھی اور پھر وجدان کے کچھ سمجھنے سے پہلے اس نے اپنی گن نکال کر وجدان کے قدموں کا نشانہ لیا تھا جو اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

ایک قدم اگرزید میری طرف بڑھایا تو تمھیں مارنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گی۔۔۔ وہ سمرد آواز میں بولتی تیزی سے دوسری طرف سے بیڈ پر چڑھی تھی اور جولیا کے کچھ سمجھنے سے پہلے اس نے ایک ہاتھ سے اس کے نال زور سے دبوچ کر دوسرے سے اس کے چہرے پر زور دار تھپڑ جڑا تھا۔۔۔۔

خبردار ایک قدم بھی اس طرف بڑھایا اس طرف کونے میں جا کر کھڑے ہو۔۔۔ وہ اپنی گن سے وجدان کے قدموں میں دوبارہ نشانہ لیتی بولی تھی

تم مجھے نہیں مار سکتی۔۔۔ وہ یقین سے بولا جبکہ مرزا کو لگا جیسا وہ اس کا مزاق اڑا رہا ہو۔۔۔۔۔۔
تمہیں نہیں مار سکتی تو کیا ہوا اس کو ضرور مار سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔ مرزا پیلی پڑتی جولیا کے سر پر گن رکھتی مسکرائی تھی اس میں لیڈی ڈیول کی جھلک دیکھ کر وجدان نے اپنے لب بھیجنے تھے

مرزا ایک منٹ سکون سے میری بات سنو۔۔۔ وجدان التجائیہ انداز میں بولا
شٹ اپ۔۔۔ وہ وجدان کی بات پر پھنکاری تھی تم۔۔۔ مجھنا میں نے تمہیں وجدان خیرات میں دیا۔۔۔ اچھی طرح جولیا کی حالت بگاڑ کر وہ سرد لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر وہ جولیا سے ہٹتی اذیت سے مسکراتی وجدان لے پاس آئی تھی جس کی نظریں بیڈ پر پڑی
بگڑی حالت کی جولیا پر تھی اور پھر بنا وجدان کو کچھ۔۔۔ مجھنے سے پہلے ایک زور دار تھپڑ اس نے
وجدان کے چہرے پر مارا تھا۔۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/Classic Urdu Material/>

تم جیسے گھٹیا شخص سے محبت کرنے کی بجائے اگر کسی اور سے محبت کرتی تو آج مجھے یہ دیکھنے
کو نہ ملتا اور آئندہ کے بعد اپنی یہ گھٹیا شکل دکھانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔ وہ پھنکارتی
ہوئی بولتی اٹے قدم اٹھاتی وہاں سے نکلنے لگی تھی جب پیچھے سے وجدان کی آواز اسے سنائی دی
تھی۔۔۔۔۔

تم نے جولیا کو مار کر اچھا نہیں کیا مرھا۔۔۔ اور یہ کیسی محبت ہے تمہاری جو تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں۔۔۔۔ وجدان کی بات پر وہ اذیت سے مسکراتی وجدان کی طرف مڑی تھی اور اس نے اپنی گن کارخ وجدان کی طرف کرتے ہوئے ٹریگر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔

تم بھی کیا یاد کرو گے مرحانے آج تمہاری زندگی اپنی بچی کچی محبت کے مرنے پر خیرات میں تمہیں اور اس گھٹیا عورت کو دے دی ہے۔۔۔۔ اس میں ٹریگر دبانے کی ہمت نہیں تھی مگر اپنے الفاظوں کے ذریعے وہ اپنی اذیت جیسے کم کرنے کی کوشش کرتی تیزی سے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر وجدان نے لب بھینچے تھے اور مرحہ کو صبح ساری بات بتانے کا سوچتا وہ تکلیف سے کراہتی بیڈ پر پڑی جولیا کے پاس تیزی سے گیا تھا مگر اسے کیا خبر کے کل صبح یا آنے والے کسی بھی دن وہ اس سے بات تو کیا اس کی شکل بھی نہیں دیکھ پائے گا۔۔۔۔

مرحہ تیزی سے روم سے نکلتی لفٹ کی طرف بڑھی اے تھوڑی امید تھی شاید وجدان اس کے پیچھے آئے گا مگر اس کے نہ آنے پر بہت ضبط کے باوجود ایک آنسو اس کی آنکھ سے گرا تھا اس شخص سے محبت ہمیشہ اس کے لیے باعثِ اذیت رہی تھی مگر آج وجدان کی بے وفائی نے وہ محبت ہی ختم کر دی تھی۔۔۔۔

وہ ہوٹل سے نکلتی تیزی سے اپنی گاڑی میں بیٹھتی واپس مینشن چلی گئی تھی۔۔۔۔

میں مرچا ہوں میں کمزور بالکل نہیں ہوں میں وہی لیڈی ڈیول ہوں جو کسی کو اپنی خاطر میں نہیں لاتی۔۔۔۔ وہ گاڑی میں اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکتی جیسے مسلسل خود کو یاد دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

میشن میں داخل ہونے سے پہلے اس نے اٹھے سے گھرے سانس لے کر خود کو پرسکون کیا اور لاؤنچ میں داخل ہوئی جہاں تقریباً سب بڑے بیٹھے باتیں کر رہا تھے۔۔۔۔۔
مرچا کبھی گھر بھی ٹک کر بیٹھ جایا کرو۔۔۔۔ مہماہ نے مرچا سے کہا۔۔۔۔۔
گھر پر ٹک کر کیا کروں ممی آپ کے طعنے سنو۔۔۔۔ آج وہ مہماہ کی بات کو مزاق میں اڑانے کی بجائے تلخی سے بولتی اب کو حیران کر گئی تھی۔۔۔۔۔

مرچا کیسے بات کر رہی ہو تم؟؟۔۔۔۔۔ ضہام مہماہ کا اچانک اداس ہوتا چہرہ دیکھ کر سختی سے بولا۔۔۔۔۔
Support@classicurdumaterial.com

سوری ڈیڈ لیکن شاید ممی کو شروع سے ہی کوئی مجھ سے پروہلم ہے اور میں اور برداشت نہیں کر سکتی یہ روز روز کے ممی کے طعنے دراصل میری بجائے ان کو وجی دی گریٹ بیٹا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

وہ انتہائی تلخی سے بولتی اپنے لب بھینچ کر بنا کسی کا جواب سنتی اپنے کمرے کی طرف تیزی سے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

ضہ۔ مخام میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا مرہا کو اداس کرنے کا۔۔۔ مہرہا ا سے جاتے دیکھ کر
بولی۔۔۔۔

میں ا سے صبح بات کروں گا ابھی اس کا موڈ ٹھیک نہیں لگ رہا مہرہا اور پریشان مت ہو صبح
تک وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔۔

ضہ۔ مخام ا سے تسلی دیتا بولا پھر صوفیہ سب کا موڈ بدلنے کے لیے پرانی باتیں یاد کروانے لگ
پڑی۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر وہ سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔۔۔۔۔

مرہا اپنے کمرے میں آئی اور تیزی سے دروازہ بند کرتی اسے لاک لگاتی شیشے کے سامنے گئی اور
اس میں اپنا عکس دیکھ کر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا عکس بھی اس کا مذاق اڑا رہا
تھا۔۔۔۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

آہہ۔۔۔۔۔ وہ دبا دبا سا چیخنی تھی جیسے باہر کسی کو بھی اپنی اذیت نہیں سننا چاہتی تھی اس کی
آنکھیں دھندلائی تھیں اور پھر اس نے اپنے آنسوؤں کو آزادی سے اپنے چہرے پر بہہ لینے دیا
تھا۔۔۔۔۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر اس کے میز پر اپنا سر رکھ چکی تھی اس کا دل کر رہا تھا وہ
واپس جا کر وجدان اور جولیا دونوں کو گولیوں سے اڑا دے تھوڑی دیر بعد اپنا دل کا بوجھ ہلکا ہونے
پر وہ تیزی سے الماری کے پاس گئی تھی اس نے الماری کے پیچھے ایک سیکریٹ کیبن کھولا تھا
اور اس نے اس میں سے کچھ گنز اور میگنیز نکلا کر بیڈ پر رکھیں اور پھر ایک بیگ نکال کر اس

میں وہ گنز اور ساری چیزیں رکھ کر اس نے اپنے کچھ کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھے اور بیگ میں ساری چیزیں ڈال کر اپنے پاس پڑے کچھ پیسے بھی وہ بیگ میں رکھ چکی تھی اس نے اپنے کریڈٹ کارڈ ویسے ہی الماری میں پڑھے رہنے دیے تھے کیونکہ وہ ان کے ذریعے ٹریس نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔

اپنا حولیہ درست کرتی اس نے سائیڈ ٹیبل سے پین پنسل نکال کر ایک خط وجدان کو لکھا تھا جبکہ ایک ضخیم نام لکھنے کے بعد اس نے اپنا فون نکال کر اس میں سے سیم نکال کر توڑی تھی اور اپنے گلے میں موجود لاکٹ جس میں ٹریکنگ ڈیوائس تھی اس نے وہ بھی نکال کر بیڈ سائیڈ پر رکھ دی اور اپنا سامان لیتی وہ تیزی سے اپنے کمرے سے نکلی تھی لاؤنج میں اندھیرا تھا وہ خاموشی سے وہاں سے نکل کر باہر آئی اور اس نے ایک نظر وجدان کی گاڑی کو دیکھنے کے لیے اپنی گاڑی کے ارد گرد نظر دوڑائی مگر اسے وہ کہیں نہ دکھی جس کا مطلب تھا وہ واپس ہی نہیں آیا۔ مرحالب بھیج کر گاڑی میں بیٹھی اور گاڑی سٹارٹ کرتے ہی وہ مینشن سے نکل گئی

صبح نو بجے کا وقت تھا آج اتوار تھا اس وجہ سے سب ہی گھر موجود تھے وہ سب لوگ ناشتہ کر رہے تھے وہاں سب موجود تھے سوائے مرحال کے۔۔۔۔

مہراہ کسے میڈ کو بھیج جر مرہا کو بلاؤ وہ ابھی تک ناشتے کے لیے کیوں نہیں آئی یہ بھی اسے کہنا پوچھ کر آئے بلکہ مرہا کو ساتھ لے کر آئے۔۔۔۔۔ ضمیمہ کی بات پر مہراہ نے میڈ کو مرتق کے کمرے میں بھیجا تھا جبکہ اپنی پلیٹ پر جھکے وجدان نے اپنا سر اٹھایا تھا وہ صبح کے تین بجے گھر آیا تھا ابھی اس نے مرہا سے فری ہوکر بات کرنے کا سوچا تھا۔۔۔۔۔

میم مرحا میم اپنے روم میں نہیں ہیں اور ان کے سائیڈ ٹیبل پر یہ دو خط پڑے ملے ہیں ایک
ضمخام سمر اور ایک وجدان سمر کے لیے ہے۔۔۔۔ میڈ کی بات پر ضمخام اور وجدان جھٹکے سے
سیدھے ہوئے تھے جبکہ مہرماہ اس کی بات پر پریشان ہو گئی تھی۔۔۔۔

مجھے دکھاؤ کیا لکھا ہے مرزا نے ضرور کوئی شرارت کرنے والی ہوگی۔۔۔ ضمخام ہلکے پھلکے لہجے میں بولا کیونکہ مرزا ایسی اور پٹانگ حرکتیں کرتی رہتی تھی میڈ نے ضمخام اور وجدان دونوں کو ان کے خط پکڑا دیے تھے۔۔۔

وجدان کو لگ رہا تھا کہ مرحا نے ضرور اس کی عزت کا جنازہ نکلوانے کے لیے خط میں چکچکھ لکھا ہوگا جس پر اسے اچانک ہی مرحا پر شدید غصہ آیا اور وہ ضمخام کے چہرے کو پریشانی سے دیکھنے لگ پڑا۔۔۔۔

ضمخام جیسے جیسے خط پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے کا رنگ اڑتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا لکھا ہے خط میں ضمخام ---؟؟ -- مہراہ نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔۔

ضمخام نے وہ خط لب بھیج کر پڑھنا شروع کیا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ ایم ریڈی سوری رات کو آپ سے مئی سے بدتمیزی کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا مئی سے کہنا مجھے معاف کر دیں میں بہت شرمندہ ہوں کہ میں ان کی پسند کی بیٹی نہیں بن پائی ڈیڈ میری برداشت بس یہاں تک ہی تھی اب مجھ سے لوگوں کے رویے برداشت نہیں ہو رہے آپ لوگ پریشان مت ہوں میں آپ دونوں کی بات نہیں کر رہی۔۔

لیکن اس گھر میں اب میرا دم گھٹ رہا ہے ڈیڈ میں صرف ایک چیز آپ سے چاہتی ہوں ڈیڈ صرف ایک چیز مجھے وجدان سے طلاق لے دیں میرا اس کے ساتھ رہنے کا سوچ کر ہی دم گھٹتا ہے میں نے آپ کو کبھی نہیں بتایا لیکن مجھے وجدان پسند نہیں ہے ڈیڈ وہ اور میں ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں مجھے اپنے جیسا کوئی ہمسفر چاہیے جو مجھے قبول کرے نہ کہ کوئی ایسا شخص جیسے میری ذات پر ہزاروں اعتراض ہوں۔۔۔۔

آخر میں بس یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ کے دی گریٹ وجدان نے مجھے یہ قدم اٹھانے پر مجبور کیا ہے جس دن آپ مجھے طلاق دلوا دیں گے اس دن میں واپس اس گھر میں آجاؤں گی لیکن فلحال میں کچھ عرصے اکیلے ہی رہنا چاہتی ہوں اور صوفیہ مما اور رامش پاپا آپ دونوں کی بلکہ آپ سب کی مجھے بہت یاد آئے گی آپ لوگ جتنی جلدی میری خواہش پوری کریں گے میں اتنی جلدی واپس آجاؤں گی۔۔۔۔

خط پڑھنے کے بعد ضخم نام کی نگاہیں وجدان کی طرف اٹھی تھیں جو نے یقین سا بیٹھا ہوا تھا بلکہ سب کی ہی سوالیہ نگاہیں وجدان کی طرف اٹھی تھیں

میری بیٹی کو طلاق چاہیے اور مجھے منظور نہیں کہ میں اسے زبردستی کسی رشتے میں باندھوں جتنا جلدی ہو سکے تم اسے طلاق دے دو۔۔۔۔۔

ضخم نام سپاٹ سے انداز میں بولتا جھٹکے سے اپنی کرسی سے اٹھتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ کیا میری بیٹی اتنی بری تھی وجہی جو تم نے اسے گھر چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔۔؟؟۔۔ مہرماہ اذیت سے دھندلائی آنکھوں سے بولی تھی۔۔۔۔۔

بڑی ماما۔۔۔ اس نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر اسے الفاظ نہیں مل رہے تھے طلاق والی بات نے جیسے اس کے دل پر چھریاں چلا دی تھیں

اب اس کے پاس الفاظ ختم ہو گئے ہیں مہرماہ یہ تھا ہی نہیں مرہا کے قابل اچھا ہوا مرہا اس سے علیحدہ ہو جائے پھر اس کی کسی اچھے سے شخص سے شادی کروائیں گے ہم جو کم از کم اس کی قدر کرنا جانتا ہو۔۔۔۔۔

صوفیہ تلخی سے وجدان کی طرف دیکھتی بولتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور روتی ہوئی مہرماہ کو پکڑ کر وہاں سے لے گئی تھی جبکہ وجدان شرمندہ سا نظریں جھکائے بیٹھا تھا ابھی اس نے اپنا خط بھی پڑھنا تھا جس میں ناجانے کتنی اور ایسی باتیں لکھیں تھیں جو اس نے کبھی کسی کو نہیں بتائی تھی۔۔۔۔۔

میں بس اتنا کہوں گا وجدان تم نے مرا کے ساتھ جو بھی کیا ہے اچھا نہیں کیا اور اب بھلائی
اسی میں ہے کہ تم اسے اس کی خوشی کی خاطر طلاق دے دو۔۔۔۔۔ رامش کی بات پر اس نے
اذیت سے رامش کی طرف دیکھا تھا جو جھٹکے سے اٹھتا وہاں سے جا چکا تھا جبکہ وجدان ساکت سا
اپنی جگہ بیٹھا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

پریشے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی لائبریری میں داخل ہوئی مگر ایلیکس کی جگہ کسی اور کو کاؤنٹر پر کھڑا دیکھ کر وہ ٹھٹھکی اور جو چیز اسے زیادہ ٹھٹھکنے پر مجبور کر رہی تھی وہ کاؤنٹر پر پڑے بڑے بڑے کارٹون باکس تھے جس میں دوسری طرف سے ایلیکس آکر کتابیں رکھنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

ایلیکس یہ کیا ہو رہا ہے؟؟۔۔۔ اس نے سوالیہ نگاہوں سے ایلیکس کو دیکھا۔۔۔۔۔

سوری پریشے مجھے تمہیں بتانے کا یاد نہیں رہا میں یہ لائبریری بند کر رہ ہوں دراصل میں اپنے ہسبنڈ کے ساتھ دوسری سٹی شفٹ ہونے والی ہوں۔۔۔۔۔ ایلیکس کی بات سن کر پریشے پریشان ہو گئی تھی

اور ہاں یہ تمھاری سیلری جو تم نے میرے ساتھ کام کیا اس کے لیے بہت شکریہ۔۔۔ ایلکس اسے ایک لفافہ پکڑتی ہوئی بولی جسے پکڑ کر پریشے نے ایلکس کا شکریہ ادا کیا اور وہاں سے نکل کر بے مقصد ارد گرد گزرتے لوگوں کے ہجوم کو دیکھتی پریشان سی چلنی لگی اب اسے اپنی جوب کی فکر تھی فلحال اس کو پیسے مل تو گئے تھے مگر اسے جلد سے جلد دوسری جوب چاہیے تھی۔۔۔

ابراہیم اس وقت اپنی گن نکال کر اس کو چیک کر رہا تھا وہ مینشن کے پچھلے حصے کی طرف تھا جہاں داؤد بھی اس کے ساتھ پریکٹس کر رہا تھا انھوں نے ساری پلینگ کر لی تھی آج رات انھوں نے کسینو پر حملہ کرنا تھا

ابراہیم اگر تم چاہو تو ہم کچھ دنوں تک انتظار کر لیتے ہیں جب تم بالکل صحیح ہو جاؤ گے پھر ہم کسینو پر حملہ کر لیں گے --- داؤد ابراہیم کے سر کی چوٹ کی طرف اشارہ کرتا بولا تھا۔۔۔۔۔ میں بالکل فٹ ہوں تم میری فکر مت کرو اور یار میں نے یہ کام کر کے ایک چکر گھر بھی لگانا ہے مجھے سب کی بہت یاد آرہی ہے۔۔۔۔۔ ابراہیم نے اداس منہ بنایا۔۔۔۔۔

اچھا تو تم پہلے ایک بار ان سے مل آتے۔۔۔ داؤد سامنے کی طرف اپنی گن سے نشانہ لے کر بولا۔۔۔۔۔

نہیں میں یہ کام مکمل کر کے جانا چاہتا ہوں پھر اور بھی کام ہیں۔۔۔۔۔ ابراہیم کی بات پر اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ یہ کام جلدی ختم کر لیں پھر مجھے بھی اپنے ایک دوست سے ملنے جانا ہے۔۔۔۔۔ داؤد پریشے کے بارے میں سوچتا مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

ایسا کونسا تیرا دوست ہے جس کے بارے میں سوچ کر ہی تو مسکرا رہا ہے۔۔۔۔۔ ابراہیم نے اس کی مشکوک سی مسکراہٹ دیکھ کر پوچھا

ہے ایک دوست جسے تم نہیں جانتے --- داؤد آنکھوں میں چمک لیے بولا---

اچھا پھر میں بھی تمہارے اس دوست سے ملنا چاہوں گا--- ابراہیم کی بات پر داؤد نے منہ بگاڑتے ہوئے اسے دیکھا

ابھی وہ مجھ سے مل لے یہی بڑی غنیمت ہوگی--- وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا---

کیا کہا تو نے میں نے سنا نہیں--- ابراہیم اس کی طرف مڑا تھا---

میں نے کہا ملو دوں گا اب اپنا کام کرو--- داؤد کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا

ہیلو سر جی--- <https://www.classicurdumaterial.com/>

تیمور جو کلاس کو پڑھا رہا تھا اور مریم کی غیر موجودگی میں خود کو بڑا سکون میں محسوس کر رہا تھا

کہ اچانک مریم دھاڑ سے دروازہ کھولتی کلاس روم میں داخل ہوئی تھی <https://www.classicurdumaterial.com/>

تیمور نے اس کی حرکت پر ناگواریت سے اس آفت کی پرکالہ کو دیکھا اگر وہ ٹیچر نہ ہوتا تو اسے خوب مزا چکھاتا---

ابھی کلاس سے نکلیں--- تیمور نے سرد سپاٹ آواز میں اپنے میز کے قریب سے گزرتی میری

سے کہا

اس کی بات پر میری نے اپنی آنکھیں گھمائی اور مصیوعی سا کھانسنے لگی اور کھانسی بھی وہ تیمور کی طرف منہ کر کے کر رہی تھی۔۔۔۔

اس کو کھانستے دیکھ کر تیمور جو بیچارہ پیچھے ہونے لگا تھا کہ مریم کے منہ سے ببل جو وہ کھا رہی تھی اڑتی ہوئی تیمور کی شرٹ پر لگ کر زمین پر گری۔۔۔۔

آہ۔۔۔ گندی لڑکی تمہیں تمیز نہیں ہے فوراً یہاں سے نکلو اور اب تمہیں پر نس۔ پل سر ہی بتائیں گے۔۔۔ تیمور اس کی حرکت پر آگ بگولہ ہوتا ہوا بولا وہ جانتا تھا کہ اس نے یہ حرکت جان بوجھ کر کی تھی

مریم نے تیمور کو گندی سعی ش۔ کل بناتے دیکھ کر اپنی مسکراہٹ دبائی تھی اور اپنے چہرے پر اس نے دنیا جہاں کی معصومیت سجالی تھی

سوری سر۔۔۔ وہ دھیمی آواز میں مہمنائی۔۔۔

میں نے کیا کہا تم نے سنا نہیں۔۔۔ تیمور کی غصے سے بھری آواز سن کر بھی اس پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا تھا ساری کلاس یہ تماشہ خاموشی سے دیکھ رہی تھی جبکہ اگلی سیٹ پر بیٹھی بنیکا نے غصے سے مریم کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

سوں۔۔۔ سوں۔۔۔ کرتی وہ مصیوعی سا روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی اس اچانک افتاد پر تیمور نے اسے بولکھلا کر دیکھا جو اب زور شور سے رونے کا نالک کرتی ساتھ ساتھ بولنے بھی لگ پڑی تھی۔۔۔۔

میرے گلے میں درد ہو رہا تھا اسی لیے کھانس رہی تھی میں۔۔۔ وہ سوں سوں کرتی بولتی ایک پل کو تیمور کو نہایت معصوم لگی مگر وہ اس آفت کی پرکالہ کو اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ جا کر سیٹ پر بیٹھ جاؤ اور مجھے پڑھانے دو میری ماں۔۔۔۔ وہ آخری کے الفاظ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تھا اس نے جتنا اپنے ٹیچرز کو تنگ کیا تھا اب اتنا ہی مریم نے اس کی واٹ لگائی ہوئی تھی۔۔۔

مریم تیمور کی بات پر اپنے نادکھنے والے آنسو صاف کرتی زمین سے اٹھی اور جا کر لاسٹ سیٹ پر بیٹھ گئی مگر جاتے ہوئے بنیکا کو خود کو گھورتے پا کر اس نے اپنی آنکھیں گھمائی تھیں۔۔۔۔۔

اف۔۔۔ کہاں ڈھونڈو میں تمہیں مرھا۔۔۔ ایک موقع تو دیتی مجھے صفائی پیش کرنے کا۔۔۔۔
وجدان نے صبح ناشتے کے بعد ہی ان سب جگہ سے مرھا کا پتا کروالیا تھا جہاں اس کے موجودگی کے امکان تھے مگر اسے اس کا پتا نہیں چل رہا تھا مرھا جو گاڑی لے کر گئی تھی وہ بھی انہیں ایک پٹرول پمپ کے پاس مل گئی تھی لیکن مرھا کا کچھ پتا نہیں چل سکا تھا اسے اس وجہ سے بھی مرھا پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ اپنی ٹریکنگ ڈیوائس بھی نکال گئی تھی

اس نے ابھی تک مرھا کا دیا ہوا خط نہیں پڑھا تھا کیونکہ اس میں ہمت نہیں تھی اسے پڑھنے کی۔۔۔۔ اور طلاق کا سن کر تو صبح سے ہی اس کے کانوں سے دھواں نکل رہا تھا دل الگ بے چین ہو رہا تھا کہ کہیں وہ کسی خطرے میں نہ پڑ جائے۔۔۔۔

کچھ پتا چلا مرہا کما۔۔۔۔۔ مہرہا نے وجدان کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس سے
پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں بڑی ماما کیا پ کو پتا ہے وہ کہاں ہے اگر آپ کو پتا ہے تو پلیز بتا دیں میں ایک بار اس
سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ وجدان التجائیہ انداز میں مہرہا سے بولا۔۔۔۔۔

اگر مجھے پتا ہوتا تو اس وقت میں اس کے پاس موجود ہوتی وجدان۔۔۔۔۔ نہ کہ تمہارے پاس کھڑی
ہو کر اس کے بارے میں پوچھ رہی ہوتی۔۔۔۔۔ مہرہا نے تھوڑا سرد لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

مجھے امید نہیں تھی وجدان تمہاری وجہ سے میری بیٹی اتنی پریشان رہتی ہے کہ وہ یہ قدم اٹھانے
پر مجبور ہو گئی اگر مجھے یہ پتا ہوتا تو میں پہلے ہی یہ نکاح کبھی نہ ہونے دیتی۔۔۔۔۔ وجدان کو کچھ
بھی نہ بولنے کا موقع دیے بغیر مہرہا وہاں سے واپس جانے کے لیے مڑنے لگی جب وجدان نے

غصے سے سائیڈ لیمپ اٹھا کر سامنے دیوار میں مارا تھا۔۔۔۔۔

میں اسے کبھی طلاق نہیں دوں گا سب لوگوں کو بتا دیں۔۔۔۔۔ مہرہا صرف ایک پل کو روکی
تھی اور پھر اس کو اس کے حال پر چھوڑتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

بڑی محبت۔۔۔۔۔ محبت۔۔۔۔۔ کرتی ہو۔۔۔۔۔ مجھ پر اعتبار بھی نہیں کر سکی۔۔۔۔۔ وہ اب کی بار
شوہر اٹھا کر زمین پر پھٹکتا کوا غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔۔۔

تھینک یو کرسٹیٹنا۔۔۔ میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔ مرحا مشکور سی کرسٹیٹنا سے بولی کرسٹیٹنا نے اس کے احسان والی بات پر اسے گھورا تھا جس پر مرحا ہلکا سا مسکرائی تھی مرحانے کچھ سال پہلے کرسٹیٹنا اور اس کی ماں کی مدد کر کے انھیں ایک کیفے اوپن کرنے میں کافی مدد کی تھی اس کے بارے میں سوائے ابراہیم کے علاوہ کسی کو نہیں پتا تھا رات کو مرحا مینشن سے نکل کر اپنی گاڑی مینشن سے تھوڑی دور پٹرول پمپ پر چھوڑتی وہاں سے ٹیکسی لے کر کرسٹیٹنا کے گھر آئی تھی ان کے گھر سے تھوڑے فاصلے پر ہی ان کا کیفے تھا مرحانے اسے یہاں کچھ دن رہنے کے لیے اجازت مانگی تھی جبکہ کرسٹیٹنا نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا کہ یہ بھی اس کا گھر ہے وہ جب تک چاہے یہاں رہ سکتی ہے۔۔۔

وہ ساری رات سو نہیں پائی تھی اور اب بھی اسے سیکون نہیں مل رہا تھا تبھی فریش ہو کر اپنے کمرے سے باہر آئی تھی جہاں کرسٹینا موجود تھی

اب کہا جا رہی ہو مرہا؟؟۔۔۔۔۔ کرسٹینا نے اسے تیار کھڑے دیکھ کر پوچھا
کیفے جا رہی ہوں آنٹی (کرسٹینا کی موم) کے ہاتھ کی کافی پینے۔۔۔۔۔ مرہا نے اسے جواب دیا
اچھا کو ایک منٹ میں اپنا موبائل لے آؤں پھر دونوں ساتھ چلتے ہیں۔۔۔۔۔ کرسٹینا نے مرہا سے
کہا جس پر اس نے اثبات میں سر ہلایا کرسٹینا کے واپس آتے ہی وہ دونوں گھر سے نکل کر
تھوڑے دور ہی کیفے تھے وہ دونوں پانچ منٹ میں کیفے کے اندر موجود تھیں

ہائے آنٹی کیسی ہیں؟؟ ایک کپ بلیک کافی ہی پلا دیں۔۔۔ مرحا کاؤنٹر کے قریب جا کر مسکرا کر کرسٹینا کی موم روزلینا سے پوچھتے ساتھ ہی فرمائش کرنے لگ پڑی جبکہ کرسٹینا اپرین پہن کر کاؤنٹر کے پیچھے جا کر دوسرے ورکر کے ساتھ کام کروانے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

ہماری یاد آگئی تھیں؟؟ -- پورے ایک سال بعد آرہی ہو ملنے۔۔۔ روزلینا نے تیزی سے ہاتھ چلاتے اس کے لیے کافی بناتے شکوہ کیا کیونکہ رات کو روزلینا سے مراحل نہیں پائی تھی اس کی ابھی ہی مرحا سے ملاقات ہو رہی تھی۔۔۔۔

کچھ مصروف تھی آنٹی ورنہ آپ کو میں بھول سکتی ہوں۔۔۔ مرزا کاؤنٹر کے پیچھے جا کر روزینا کے پھولے ہوئے گالوں کو آہاتہ سے کھینچ کر ہنس کر بولی روزینا نے اس کے گال کھینچنے پر اسے خشمگنی نگاہوں سے دیکھا جس پر مرزا مزید کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی روزینا سے کافی لیتی مرزا ایک خالی میز پر جا کر بیٹھ گئی تھی وہ اس جگہ بیٹھی تھی جہاں سے باہر صاف دکھائی دیتا تھا وہ کافی پیتی اپنی سوچوں میں گم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

داؤد بلٹ پروف جیکٹ نہیں پہنی تم نے؟؟؟ --- ابراہیم نے اسے ایک سا نگل شمٹ میں دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

بس پہننے لگا تھا ایک منٹ۔۔۔ روپیہ سے ملنے گیا تھا۔۔۔ داؤد جلدی سے جواب دیتا جیکٹ پہننے لگا

او کے لیکن تھوڑا جلدی کرو ہمیں ٹائم پر پہنچنا ہے آج کے دن چونکہ کسینو عام لوگوں کے لیے بند ہوتا تھا اور وہ لوگ کسینو میں موجود سارا پیسہ وہاں سے دوسری جگہ پہنچاتے تھے ان کے پلان کے مطابق داؤد اور ابراہیم دونوں کو الگ الگ کام کرنے تھے

سب ریڈی ہیں؟؟؟۔۔۔۔۔ داؤد نے باہر نکلتے ہی دمتری سے پوچھا جس نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ سب لوگ گاڑیوں میں بیٹھ گئے تھے

داؤد اور ابراہیم دونوں الگ الگ گاڑیوں میں بیٹھے الگ الگ راستوں پر گامزن تھے۔۔۔۔۔

داؤد اور اس کے ساتھی کسینو سے کچھ فاصلے پر گاڑیاں روک کر وہاں سے بیک سائیڈ پر چھوٹی گلی میں سے گزر کر کسینو کی بیک سائیڈ پر پہنچے تھے بیک سائیڈ والے ڈور پر دو گارڈز موجود تھے جنہیں داؤد کے ساتھیوں نے ایک منٹ میں ٹھکانے لگایا تھا ابراہیم پہلے ہی سارے کیمرے ہیک کر چکا تھا جس کی وجہ سے بیک ڈور پر موجود کیمرے سے انھیں کوئی فرق نہیں پڑا تھا

داؤد نے دمتری کو کچھ آدمیوں کے ساتھ آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور ان کے ساتھ ہی وہ لوگ اندر داخل ہوئے اور خاموشی سے ارد گرد دیکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگے آج چونکہ سیکورٹی بھی کم تھی جن سے انھیں فائدہ ہو گیا تھا وہ لوگ دو گروپ میں تقسیم ہو گئے تھے دمتری کچھ ساتھیوں کے ساتھ نچلے فلور پر موجود سیکورٹی کو سنبھال رہا تھا جبکہ داؤد اوپر والے فلور پر موجود سیکورٹی روم کی طرف اپنے ساتھیوں کے ساتھ بڑھ رہا تھا گولیوں کی بوچھاڑ ہر طرف سے ہو رہی تھی اس فلور پر ان کی توقع سے زیادہ سیکورٹی موجود تھی وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سامنے موجود سیکورٹی

کا نشانہ لے رہا تھا ایک گولی سیدھی اس کے سر کے بیچ و بیچ پیوست ہو جانی تھی اگر بروقت اس کا ساتھی داؤد کو نیچے نہ کھینچتا۔۔۔۔۔

داؤد نے دانت پیس کر سامنے موجود شخص کو دیکھا تھا جس نے اس پر گولی چلائی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے داؤد نے تیزی سے اپنی گن سے اسی شخص کے سر کا نشانہ لے کر اسے مار گرایا تھا۔۔۔۔۔

داؤد اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتا سکیورٹی روم کے باہر پہنچا جس کا دروازہ اندر سے لاک کر لیا گیا تھا مگر گن سے ایک جھٹکے سے داؤد نے دروازے کا لاک توڑا تھا اور فوراً پیچھے کی طرف ہو گیا تھا جس سے وہ بچ گیا تھا کیونکہ اندر موجود سکیورٹی کے پاس بھی گنز موجود تھیں۔۔۔۔۔

داؤد نے اپنے سامنے موجود ساتھی اور ان کے پیچھے کھڑے ساتھی کو ان کے پیروں کی طرف نشانہ لینے کا کہاں تھا جبکہ باقیوں کو سیدھا نشانہ لینے کا کہا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ لوگ سکیورٹی روم میں موجود ہر شخص کو ختم کر چکے تھے

داؤد کے ساتھیوں نے پلان کے مطابق کمپیوٹرز کی ساری ہارڈویئر نکال لیں تھیں اور سارے کسینو میں آگ لگا دی تھی اور وہ لوگ وہاں سے نکل گئے تھے داؤد کا کام ہو چکا تھا اس کے کچھ ساتھی شدید زخمی تھے جبکہ کچھ معمولی زخمی ہوئے تھے اب وہ لوگ واپس مینشن جارہے تھے جہاں ڈاکٹرز کی پوری ٹیم ان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وجدان نے ہمت کر کے آخر وہ خط کھول ہی لیا تھا جو مرحانے اسے دیا تھا ضمیمہ نام نے تو آج طلاق لے پیپرز بھی ریڈی ہونے کے لیے بھیج دیے تھے جس پر وجدان شاہ کر بھی کچھ نہیں کرپایا تھا سوائے یہ کہنے کے کہ وہ کبھی بھی ان پر سائن نہیں کرے گا

وہ اس وقت کھلے آسمان کے نیچے سوئنگ پول کے قریب کھڑا تھا اس نے خط نکالا اور اسے دھڑکتے دل کے ساتھ کھولا

تم جیسا گھٹیاں انسان میری محبت کے لائق ہی نہیں تھا۔۔۔ خط کی پہلی لائن پڑھ کر اس کے ماتھے پر سلوٹیں نمایاں ہوئی تھی

میں سب کے برعکس ہوں میں مرچا ہوں تمہارے آگے جھکی تھی لیکن اب بس۔۔۔ کیا لگتا تھا تمہیں کہ چاہے جو مرضی کرتے پھرو میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاسکتی مگر تم غلط تھے۔۔۔ تم اپنی انا میں میرے اندر موجود اپنی ساری محبت ختم کرچکے ہو۔۔۔

مجھے تم سے شدید نفرت ہے۔۔۔ یہ مت سوچنا کہ بزدلوں کی طرح بھاگ گئی ہوں۔۔۔ بلکہ میرا دل نہیں تھا تمہارا سمرٹا ہوا چہرہ بھی دیکھنے اسی لیے یہاں سے گئی ہوں مجھے تم تو کیا کوئی بھی نہیں بدل سکتا میں جیسی ہوں ویسی ہی رہوں گی

اور جلدی سے طلاق کے پیپرز پر سائن کر دینا تاکہ مجھے تم سے آزادی مل جائے اور پتا ہے اب تو اس رشتے کے بارے میں سوچ کر بھی میرا دم گھٹنے لگا ہے۔۔۔

میں نے تمہیں آج سے ہی آزاد کر دیا ہے اب اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کر لینا جو تمہاری غلام بن کر رہے اور تمہارے اشاروں پر ناچے اور پھر میں بھی کھل کر اپنی زندگی جی سکوں گی۔۔۔۔

بددعاؤں میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گی۔۔۔۔۔

مرحہ

بددعاؤں؟۔۔۔ آخری لائن پر اس نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔۔۔ "یہ لڑکی ہے ہی بددماغ مجھے رات کو ہی اسے سب کچھ بتا دینا چاہیے تھے"۔۔۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا جبکہ خط پڑھ کر اس کا دل شدید بے چین ہو گیا تھا اور وی گہرے سانس لیتا جیسے خود کو پرسکون کرنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگ پڑا تھا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

کرسٹینا میں ایک ضروری کام سے باہر جا رہی ہوں پلیز ایکسٹرا کیز دے دو۔۔۔۔۔
ایک منٹ۔۔۔۔۔ مرحا کی بات سن کر کرسٹینا نے اسے اپنے کمرے سے لا کر چابیاں دیں۔۔۔۔۔ یہ لو۔۔۔۔۔ کرسٹینا سے کیز پکڑ کر اس نے کرسٹینا کا شکریہ ادا کیا اور اپنی جیکٹ ٹھیک کرتی باہر نکلی۔۔۔۔۔

سرد موسم میں وہ اکیلی سڑک پر چل رہی تھی وہ چلتی ہوئی ایک پارک کے قریب کی اور ارد گرد نگاہ ڈال کر کسے کو بھی وہاں موجود نہ پا کر وہ پرسکون سٹی پارک کے اندر داخل ہوئی اس کے دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیبوں میں تھے جبکہ ایک گن اس کی جیکٹ کے اندر موجود تھی۔۔۔۔۔

وہ مضبوط قدم اٹھاتی ہوئی پارک میں داخل ہوئی جہاں ایک آدمی کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا انتونیو۔۔۔ کیا خبر ملی ہے تمہیں؟؟۔۔۔ انتونیو جو اولڈ بلڈنگ میں سیکیورٹی ہیڈ تھا اسے اپنی جانب مڑتا پا کر مرحا نے سرد آواز میں پوچھا وہ اس کے لیے بھی کام کرتا تھا۔۔۔

کچھ خاص نہیں بس یہ کہ وہ جو کوئی بھی ہے ہر روز بوکن کلب میں نو بجے آتا ہے اس کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس کے ہاتھ پر ایک شیر کا ٹیوٹ ہے۔۔۔۔۔ انتونیو نے جواب دیا

ہم۔۔۔۔۔ مرحا نے ہنکار بھرتے اپنی گن نکال کر اس کے سر پر تانی اور دھیمی آواز میں غرائی۔۔۔ پچھلی بار جو تم نے میری ویڈیو وجدان کو دکھائی تھی وہ میں بھولی نہیں ہوں اگر اب تم نے کسی کو بھی میرے بارے میں بتایا تو یاد رکھنا سب سے زیادہ بے رحم موت میں ہی دیتی

ہوں۔۔۔۔۔ سرد آواز میں پھنکاتی وہ انتونیو کو بھی ایک پل کے لیے کانپنے پر مجبور کر گئی تھی وہ بھی میری ڈیوٹی تھی میم۔۔۔ اور آپ مجھ پر بھروسہ رکھیں میں آپ کے بارے میں کسے کو نہیں بتاؤں گا۔۔۔۔۔

انتونیو کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرائی اور اس کو گن سے جانے کا اشارہ کرتی وہ وہاں ہی ایک بیچ پر بیٹھ گئی انتونیو کے جانے کے بعد وہ ایک گھنٹہ تقریباً وہاں کھولے آسمان کے نیچے بیٹھی آسمان کو تکتے رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ بڑھتی سردی کو محسوس کرتی وہاں سے اٹھی اور واپس گھر کی جانب چل پڑی اب صبح سے اسے اپنا کام کرنا تھا۔۔۔۔۔

ابراہیم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس گاڑی کا پیچھا کر رہے تھے جس میں پیسے تھے تھوڑی دور جا کر وہ پیسوں والی گاڑی کے رکنے پر ان کی گھاڑیاں بھی اپنی اپنی جگہ پر رک گئیں تھیں۔۔۔۔۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔ ابراہیم نے اپنے ساتھی سے کہا
 جی سر مجھے بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔ ابراہیم کے ساتھی ڈیوڈ نے کہا۔۔۔۔۔
 ایسا کرو اس گاڑی کے پیچھے ایک گاڑی رہے جبکہ باقی ہم سب اس جگہ جا کر جہاں اس گاڑی نے پہنچنا ہے انتظار کریں گے۔۔۔۔۔ ابراہیم کی بات سن کر ڈیوڈ نے سب کو مائکروفون سے آگاہ کر دیا تھا اور وہ لوگ اپنی منزل کی جانب چل پڑے تھے۔۔۔۔۔

سمر وہ گاڑی دوبارہ چل پڑی ہے اس کے ٹائر میں کوئی پروبلم ہوگئی تھی ---- ابراہیم کے آدمی نے اسے مائکروفون کے ذریعے اطلاع دی جس پر اس نے ہنکار بھرتے ہوئے اسے انھیں فلو کرنے کا کہا۔ ----

وہ لوگ مطلوبہ جگہ پہنچ کر گاڑیوں سے نکل کر وہاں گروپس میں پھیل گئے تھے ابراہیم فرنیٹ ڈور کے دوسری طرف موجود دیوار کے ساتھ کھڑا تھا جبکہ اس کے ساتھ چار اور لوگ موجود تھے۔ ----

سمر وہ لوگ پہنچ گئے ہیں۔ ---- ابراہیم کو اپنے کان میں آواز سنائی دی جس پر اس نے سب کو تیار رہنے کا کہا اقر پھر جیسے ہی وہ گاڑی اندر داخل ہوئی اور فرنیٹ گیٹ کھولا گیا وہاں ابراہیم کے ساتھیوں نے گیس کین پھینکے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہاں گولیاں چلنا شروع ہو گئی تھیں ان کا یہاں زیادہ کام نہیں تھا بس انھوں نے اس جگہ پر بمب فٹ کر کے یہاں موجود سارے غیرقانونی پیسوں کو خاک میں ملانا تھا۔ ----

ابراہیم کے اشارے پر چار آدمی اندر گئے تھے جبکہ باقی سب وہاں موجود سکیورٹی کا مقابلہ کر رہے تھے۔ ---- ڈیوڈ تم یہاں رکو میں اندر کی جانب جا رہا ہوں۔ ---- ابراہیم ڈیوڈ سے بولتا تیزی سے اندر بڑھ گیا اسے مائکروفون سے اپنے اندر جانے والے کسی ساتھی کی آواز نہیں آرہی تھی تبھی وہ اندر آیا تھا۔ ----

بیک آف ----- پیچھے ہٹ جاؤ سب ----- اندر موجود سکیورٹی کی بڑی تعداد کو دیکھتا ابراہیم اپنے کان میں لگے مائکروفون میں بولا اور الٹے قدم اٹھانے لگا۔-----

اٹس آٹریپ۔۔۔۔۔ یہ ایک ٹریپ ہے صرف باپروالے حصوں پر لگے بمز کو ایکٹیو کر سو اور واپس گاڑیوں کی طرف جاؤ۔۔۔۔۔ وہ چیختا ہوا بولتا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔۔ گیس سے اسکو اب سانس لینے میں خود ہی تکلیف ہونے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

ڈیوڈ کہاں ہے۔۔۔۔۔؟؟ -- ہیلو ڈیوڈ جہاں بھی ہو واپس آجاؤ۔۔۔۔۔ وہ چیخ کر ڈیوڈ کو بلا رہا تھا جس کی طرف سے جواب نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔۔

سر ہم لوگ چلیں وہ لوگ قریب آرہے ہیں۔۔۔۔۔ سر۔۔۔۔۔ سر ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔۔۔ سر۔۔۔۔۔ ابھی ڈرائیور کچھ اور بولتا کہ لڑکھڑاتا ہوا ڈیوڈ گاڑی کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھا تھا اور گاڑی چل پڑے تھی۔۔۔۔۔

پیچھے سے کئی گولیاں ان کی گاڑیوں پر چلائی گئی تھیں مگر بلٹ پروف ہونے کی وجہ سے ان کی بچت ہوگئی تھی۔۔۔۔۔ ان کے تھوڑی دور جاتے ہی وہاں ایک زور دار دھماکہ ہوا تھا اور اس جگہ سے دھواں اٹھتا دکھائی دینے لگ پڑا تھا۔۔۔۔۔

تم کہاں تھے ڈیوڈ؟؟؟۔۔۔۔۔ گاڑی میں موجود فرسٹ ایڈ کٹ کو تیزی سے استعمال کرتے ابراہیم نے اس کا خون روکتے ہوئے برہمی اور غصے سے پوچھا

سمر میں شارٹ سمرکٹ کرنے گیا تھا ہمارا مشن کامیاب رہا۔۔۔۔ ڈیوڈ نے تکلیف سے لب
بھینچتے ہوئے ہلکا سا مسکرا کر ابراہیم کو جواب دیا

یہ تم کر کے آئے ہو؟؟۔۔ ابراہیم نے بے یقینی سے پوچھا۔۔ جی بیک سائیڈ پر سارا الیکٹرک
سیپلائے کا سسٹم موجود تھا۔۔۔۔ ڈیوڈ کی بات سن کر وہ اس کی عقلمندی پر مسکرایا تھا کیونکہ
اس کی وجہ سے وہ ناکام ہونے کی بجائے کامیاب ہوئے تھے۔۔۔۔ ویلڈن ڈیوڈ۔۔۔۔ ابراہیم نے
مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اور وہ لوگ مسکراتے ہوئے واپسی کے لیے نکل گئے۔۔۔۔۔

وہ جو مزے سے خواب دیکھ رہا تھا دروازے پر ہوتی مسلسل دستک نے اس کی نیند میں خلل
ڈالا جس سے اس کے ماتھے پر ڈھیروں بل پڑے۔۔۔۔۔

کون مرگیا ہے جو ایسے دروازہ تار رہے ہو۔۔۔۔ اس نے اٹھتے ہوئے دھاڑتے ہوئے کہا جس سے
دروازے بجاتے شخص کے ہاتھ ایک پل کو رکے تھے۔۔۔۔۔

سمر ایمر جنسی ہے۔۔۔۔۔ باہر سے اپنے خاص آدمی رابرٹ کی آواز سن کر اس نے اسے اندر آنے
کی اجازت دی۔۔۔۔۔

کیا بات ہے جلدی بتاؤ۔۔۔۔۔؟؟ اس آدمی نے کوفت سے پوچھا۔۔۔۔۔

س۔۔۔۔۔ سر۔۔۔۔۔ اممم۔۔۔۔۔ سر۔۔۔۔۔

کتنے آدمی زخمی ہوا یے تمہارے؟؟ میرے پانچ جبکہ تین مر گئے ہیں۔۔۔ ابراہیم نے افسوس سے بتاتے اس سے پوچھا۔۔۔

میرے چھ زخمی ہوئے ہیں اور کوئی نہیں مرا۔۔۔ داؤد نے سکون سے بتایا۔۔۔ انہوں نے ہمیں پھنسانے کی کوشش کی تھی داؤد وہاں ڈبل سکیورٹی موجود تھی مطلب ایک طرح سے ہم سب مر سکتے تھے لیکن شکر ہے میں نے سب کو واپس مرنے کا کہا اقرڈیوڈ کی وجہ سے مشن کامیاب ہو گیا۔۔۔ ابراہیم سکون سے صوفے پر بیٹھتا بولا۔۔۔

چلو شکر تو ہے ہم کامیاب ہو گئے اب وہ بڑھا غم و غصے میں ہوگا جبکہ ہم سکون سے سوئیں گے۔۔۔ داؤد مسکرا کر اس کے ساتھ ڈھیر ہوتا بولا اور وہ دونوں ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگے۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/> لگے۔۔۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com *****

وجدان رکو۔۔۔ وجدان جو ساری رات سو نہیں سکا تھا اور اب اولڈ بلڈنگ کے لیے بننا شستے کیے نکل رہا تھا کہ ضمخام کی آواز پر رکا۔۔۔۔۔

جی بڑے پایا؟؟۔۔۔ وجدان نے سوالیہ نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

یہ پیپرز پکڑو اور ان پر سائن کر دو۔۔۔ ضمخام نے اس کو قریب آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا وجدان نے نا۔۔۔ مجھی سے ضمخام کو دیکھا اور پھر ضمخام کے قریب جاتے ہی اس کے ہاتھ سے پیپرز پکڑے جو دراصل طلاق کے پیپرز ہی تھے جو صبح ہی ضمخام کو ملے تھے۔۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم جلدی سے جلدی سائن کرو تاکہ مدحا اس گھر میں واپس آسکے۔۔۔ ضمیمہ لب
بھینچ کر اس کے آگے پین بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔ سب لوگ خاموشی سے یہ دیکھ رہے
تھے۔۔۔۔۔

میں ان پر سائن نہیں کرو گا بڑے پاپا۔۔۔ اس نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔
تمہاری وجہ سے مرعا گھر چھوڑ کر چلی گئی اور کیا چاہتے ہو کہ تمہاری ضد کی وجہ سے وہ واپس
بھی نہ آئے۔۔۔ رامش اس کی بات پر بھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔۔

مرعا کہاں ہے۔۔۔؟؟ ابھی وجدان رامش کو جواب دیتا کہ ابراہیم کی آواز سب جھٹکے سے
ابراہیم کی طرف مڑے تھے ابراہیم رات کو ساری پیکنگ کرتے تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد
ہی صبح ہی ماسکو سے نکلا تھا تاکہ سب سے مل کر واپس چلا جائے مگر گھر میں داخل ہوتے ہی
سب کی باتیں سن کر وہ ٹھٹھک کر رکا تھا۔۔۔۔۔

سب لوگ ابراہیم کی طرف دیکھ رہے تھے کسی کو۔۔۔ مجھ نہیں آ رہا تھا وہ ابراہیم سے کیا بولیں
کیونکہ سب جانتے تھے کہ وہ مرعا کے لیے کتنا حساس ہے۔۔۔۔۔

رامش پاپا آپ بتائیں کہاں ہے میری بہن؟؟۔۔۔ ابراہیم کے پوچھنے پر رامش نے ایک گہرا
سانس لے کر اسے ساری بات بتادی وہ جو پہلے ہی اس رشتے سے کبھی خوش نہ تھا اور اب
مرعا کہ اس طرح دل برداشتہ ہو کر نکل جانے پر وہ وجدان پر مزید آگ بگولہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

گھٹیا انسان کیا کیا ہے تم نے میری بہن کے ساتھ جو وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔۔۔۔
 ابراہیم اپنا بیگ پھینکتا وجدان پر ٹوٹ پڑا تھا جبکہ وجدان بھی پیپرز پھینکتا اپنا بچاؤ کر رہا
 تھا۔۔۔۔۔

ابراہیم چھوڑو اسے۔۔۔۔۔ ضحیٰ کی آواز سن کر بھی وہ نہ رکا تھا اور پھر دونوں نے ایک دوسرے
 کو اچھے سے جھاڑ پلا دی تھی مطلب ایک دوسرے کا منہ سوجا دیا تھا بڑی مشکل سے ضحیٰ اور
 راما نے دونوں کو الگ کیا تھا۔۔۔۔۔

اس سے کہیں ابھی ان پیپرز پر سائن کر کے میری بہن کو آزاد کرے۔۔۔۔۔ ابراہیم اپنے
 ہونٹ سے نکلتا خون صاف کرتا ہوا دھاڑا۔۔۔۔۔

میں اسے کبھی بھی طلاق نہیں دوں گا سن لیں سب۔۔۔ وجدان بھی اپنے درد کرتے جبرے
 کو بھیج کر بولا نہیں تھا دھاڑا تھا۔۔۔۔۔

وجدان پلیز بیٹا یہ تماشامت کرو تمہیں ویسے بھی مرا نہیں پسند تھی پھر اب تم یہ تماشا کیوں
 کر رہے ہو۔۔۔۔۔؟؟؟۔۔۔ صوفیہ روتی ہوئی مہراہ کو اپنے ساتھ لگاتی اپنے پاگل بیٹے سے بولی جو
 کسی حال میں بھی خوش نہیں تھا۔۔۔۔۔

وجدان نے ان کی بات سن کر سب پر ایک نظر ڈال کر پیپر زمین سے اٹھائے تھے اب کو
 لگ رہا تھا وہ پیپرز پر سائن کرنے لگا ہے مگر وجدان نے ان کے چار ٹکڑے کر کے اسے ہوا
 میں اچھال دیا تھا۔۔۔۔۔

جب تک میں نہیں چاہتا اسے مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ وہ خود بھی نہیں۔۔۔۔۔ وہ دانت پیس کر بولتا ابراہیم کی خونخوار نظروں کو نظر انداز کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

آپ لوگ میری ایک بہن کو بھی خوش نہ رکھ پائے بہت افسوس ہے مجھے آپ لوگوں سے ملنے آیا تھا مگر اب یہاں رہنے کا دل نہیں کر رہا اب واپس جا رہا ہوں جب مرزا واپس لوٹے گی پھر ہی آؤں گا۔۔۔۔۔ ابراہیم بولتا مہراہ کے قریب گیا تھا

اپنا خیال رکھیے گا مئی۔۔۔۔۔ وہ مہراہ کا سرچومتا صوفیہ سے ملتا رامش اور ضمیمہ اقرامش سے بغلیں ہوتا واپس چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

مہراہ نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ یہ بولتا کہ اب وہ مرزا کو ڈھونڈ کر ہی واپس آئے گا چلا گیا تھا جبکہ پیچھے وہ سب لوگ اپنی اپنی اولاد کے لیے غمگین ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com *****

تیمور اپنی کلاسز لیتا باہر نکلتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا جب اسے کچھ فاصلے پر مریم نظر آئی وہ اسے نظر انداز کرتا آگے بڑھنے لگا لیکن جب اس کی نظر مریم کے چہرے پر پڑی وہ فوراً رک گیا مریم نے اپنے منہ پر رومال رکھا ہوا تھا جو تقریباً سارا خون سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟؟۔۔۔۔۔ تیمور نے اس کے قریب پہنچ کر اچانک پوچھا جس سے وہ گھبرا کر اچھلی اس کو جو زبردستی دوائیاں دی جاتی تھیں اس کی وجہ سے اکثر اس کو خون کی قے آتی تھی یا پھر اچانک اس کے ناک سے خون نکلنا شروع ہو جاتا تھا اس نے اسی ڈاکٹر کو جو اسے دوائیاں

دیتا تھا مگر اس نے یہ کہہ کر مریم کو چپ کروا دیا کہ قہ اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے اسے یہ ہی دوائیاں مریم کو دینے کا کہا گیا ہے مریم روزانہ وہ دوائی کھانے پر مجبور تھی جس کے اثرات یہ تھے۔۔۔۔۔

مریم نے پہلے ایک نظر اپنے گلے میں پہنے لاکٹ میں لگے کیمرے اور مائکروفون کو دیکھا اور پھر ایک نظر تیمور کو۔۔۔۔۔

مجھے کیا ہونا ہے پروفیسر جاکر اپنا کام کرو۔۔۔ وہ اپنا منہ صاف کرتی تیمور سے بولی تو نے ایک نظر مریم کے چہرے پر ڈالی جب مریم نے آہستہ سے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور آنکھوں سے اشارہ لاکٹ کی جانب کیا تیمور کو ایک سیکنڈ لگا تھا اس کا اشارہ سمجھنے میں۔۔۔۔۔

مجھ سے تمیز دے بات کیا کرو ورنہ پرنسپل سے بول کر سسپینڈ کروا دوں گا۔۔۔ تیمور کی بات پر اس نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے مدد مانگی۔۔۔۔۔ تیمور نے اس کی بات پر آہستہ سے اپنا سر ہلایا تھا اور پھر وہاں سے واپس مڑ گیا تھا جبکہ مریم اب یہ سوچ کر پریشان ہونے لگی تھی کہ کہیں اس نے تیمور سے مدد لے کر اس کی جان کو خطرے میں تو نہیں ڈال لیا۔۔۔؟؟۔۔۔ وہ یہ لاکٹ صرف یونیورسٹی ہی پہن کر آتی تھی جبکہ گھر جاکر اتار دیتی تھی اس کی اچھی بھلی زندگی بے سکون ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

پریشے پریشان سی اپنے گھر کے چھوٹے سے لاؤنچ میں بیٹھی ہوئی تھی اس کو زیادہ ٹینشن اپنی نوکری کی تھی وہ نیوز پیپر پر چھوٹی چھوٹی نوکریوں کے اشتہار دیکھ رہی تھی جب اس کے گھر کا دروازہ بجا ----

وہ منہ بناتی اخبار ٹیبل پر رکھتی دروازے کے قریب گئی اور کی ہول سے باہر دیکھا جہاں داؤد کو کھڑے دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑے ----

وہ سوچنے لگی کہ دروازہ کھولے یا نہ کھولے پھر اسے داؤد کی مدد کرنا یاد آیا تو ناچار اس نے دروازہ کھول ہی دیا۔ ----

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟ --- اس نے بنا لحاظ کیے پوچھا۔ ----

گھر آئے مہمان سے کوئی ایسے پوچھتا ہے بڑفلائے؟ --- وہ زبردستی پریشے کو سائیڈ پر دھکیلتا اندر گھس چکا تھا۔ ----

یہ اندر کیوں گھس رہے ہیں۔ ----؟؟؟ --- پریشے نے آنکھیں میچھلا کر اس سے پوچھا۔ ----

بڑفلائے --- مہمانوں سے یہ نہیں پوچھتے بلکہ ان سے کھانے پینے کا پوچھتے ہیں اور یہ لو تمہارے لیے لایا ہوں۔ --- وہ اسے چاکلیٹس کا ایک بڑا سا باکس پکڑتا ہوا بولا جس پر پہلے پریشے کی نظر نہیں پڑی تھی۔ ----

آپ جائیں یہاں سے اور یہ چاکلیٹس مجھے نہیں چاہیے واپس لے جائیں۔۔۔ وہ تھوڑا غصے سے بولی

میں کہیں نہیں جا رہا اور تم مجھے ایک گلاس پانی کا پلاؤ اور میں نے سنا تم نے جو ب چھوڑ دی ہے؟؟۔۔۔ داؤد آرام سے صوفے پر بیٹھتا ہوا اس سے ایسے پوچھنے لگا جیسے اس کا بہت پرانا دوست ہو۔۔۔۔

آپ پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔۔ وہ التجائیہ ڈھیٹ بنے داؤد سے بولی۔۔۔۔
 بلکہ اب تمہیں جو ب کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے بڑفلانے مجھے بالکل برداشت نہیں کہ میری ہونے والی بیوی ایسے خوار ہوتی پھرے۔۔۔۔ داؤد اس کی بات کو نظر انداز کر کے اپنی ہی ہانکنے لگا تھا پریشے نے غصے سے اسے گھورا

مجھے آپ سے کوئی شادی نہیں کرنی اور یہ پکڑیں اپنی چاکلیٹس اور نکلیں یہاں سے۔۔۔۔ وہ داؤد کی بات پر بھڑک ہی اٹھی تھی اس نے اس کے قریب جا کر چاکلیٹس اس کی طرف پھینکیں تھیں۔۔۔۔

کیا کہا ہے دوبارہ کہنا سنا نہیں ہے میں نے۔۔۔۔ داؤد نے غصے سے اونچی آواز میں پریشے سے پوچھا۔۔۔۔

پریشے اس کی آواز پر سم کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

تم تیار رکھو خود کو بڑھلائے اس ہفتے کے اندر اندر میں نے تم سے شادی کر لی ہے۔۔۔۔ داؤد سخت لہجے میں بولا۔۔۔۔

می۔۔۔ میں نہیں کروں گی۔۔۔ وہ خوف سے آنکھیں پھیلاتی اپنا سر نفی میں ہلا کر بولی۔۔۔۔۔

کیا کہا دوبارہ کہو۔۔۔؟؟؟۔۔۔ داؤد نے دھاڑتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔۔۔۔۔

ک --- کچھ نہ --- نہیں س --- سوری --- وہ معصوم منہ بناتی بولی داؤد نے اپنی مسکراہٹ
چھپا کر اس کا سہما ہوا روپ دیکھا ---

اچھا چلو جلدی سے اب مجھے پانی پلاؤ اور یہ چاکلیٹس بھی اٹھا کر اپنے پاس رکھو۔۔۔۔ داؤد کی بات سنتی پریشے بیچاری مرتی کیا نہ کرتی کے مصداق اس کا کہا ماننے لگی۔۔۔

خونی غنڈا۔۔۔ وہ اس کے لیے پانی ڈالتی منہ ہی منہ میں غصے سے بڑبڑائی اس کے اس کے سامنے تو اس کی بولتی بند ہی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

داؤد تھوڑی دیر اس سے باتیں کر کے واپس جا چکا تھا جبکہ پریشے اس کے جانے کے بعد اب دوبارہ اپنے لیے جو بڑھونڈنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

مرحہ ایک بڑے سے فاؤنٹین کے پاس کھڑی بچوں کو اس میں سکے پھینک کر وش مانگتے ہوئے ہلکا سا مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ نے کوئی وش مانگی؟؟۔۔۔ مرہا کے پاس اچانک ایک گول مٹول سا بچہ آکر پوچھنے لگا۔۔۔

آنٹی دو بلیک کافی اور سینڈوچ ٹیبل پر بھیج دیں۔۔۔۔۔ مرحا آرڈر دیتی ابراہیم کے ساتھ ایک الگ تھلک سے ٹیبل پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اب مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے گھر کیوں چھوڑا ہے؟؟۔۔ اور وجدان سے ڈیوارس کیوں لے رہی ہو
؟؟؟۔۔۔ ابراہیم نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔

ابراہیم تم بالکل ٹھیک کہتے تھے وجدان اور میں ایک دوسرے کے لیے فٹ نہیں ہے۔۔۔ بس اسی وجہ سے اس سے علیحدہ ہو رہی ہوں۔۔ اور گھر چھوڑنے کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے بس میں کچھ دنوں کے لیے گھر کے ماحول سے دور جانا چاہتی تھی اسی لیے یہاں آگئی۔۔۔۔ اور یہ تمہارے ہونٹ کیسے پھٹا ہے کس سے مار کھا کر آئے ہو۔۔۔؟؟

مرحہ ابراہیم سے نظریں چراتی بولی تھی جبکہ ابراہیم کے پھٹے ہوئے ہونٹ کے بارے میں پوچھتے ہوئے جیسے اس نے بات کا رخ بدلنا چاہا تھا

مرحہ میرا ہونٹ زخمی ہونا یا پھر کہیں چوٹ لگنا یہ معمول ہے تم بھی جانتی ہو اچھا ہوگا اگر تم بات کا رخ موڑنے کی کوشش نہ کرو۔۔۔۔۔ ابراہیم نے اس کو گھورتے ہوئے کہا

ویٹر کے آنے پر وہ دونوں خاموش ہو گئے تھے اور اس کے جانے کے بعد مرزا کافی کا ایک سپ لیتی بولی تھی۔۔۔۔

ابراہیم میں صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ وہ شخص میرے قابل ہی نہیں ہے اور پلیز اب میں اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ اور خیرادر اگر تم نے کسی کو میری یہاں موجودگی کے بارے میں بتایا۔۔۔۔۔

میں نے کس کو بتانا ہے۔۔۔۔؟؟۔۔۔ ابراہیم آنکھیں گھماتا بولا تھا اور پھر وہ دونوں ہلکی پھلکی بات چیت کرنے لگ پڑے تھے ابراہیم کی رات کی واپس ماسکو کی فلائٹ تھی وہ حد سے زیادہ تھک چکا تھا مرزا سے مل کر اس نے سیدھا ایئرپورٹ جانا تھا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com> *****

وہ اپنے کمرے میں اندھیرا کیے آنکھیں موندے بیٹھا ایک ہاتھ میں سگریٹ اور دوسرے میں وائن کا گلاس پکڑے اسے ہلکا ہلکا رہا تھا بیچ بیچ میں سے کبھی وہ ایک دو گھونٹ وائن کے بھی بھر رہا تھا۔۔۔۔

میری بیٹی کو طلاق چاہیے اور مجھے منظور نہیں کہ میں اسے زبردستی کسی رشتے میں باندھوں جتنا جلدی ہو سکے تم اسے طلاق دے دو۔۔۔۔۔

یہ بات یاد کر کے اسے لگا تھا کہ کسی نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔۔۔۔۔
مجھے تم سے شدید نفرت ہے۔۔۔۔۔

تم اپنی انا میں میرے اندر موجود اپنی ساری محبت ختم کرچکے ہو۔۔۔۔

یہ جملہ اس نے اس کے آخری خط میں پڑھا تھا۔۔۔۔

اس نے یہ جملہ یاد کر کے جھٹکے سے اپنی سرخ انگارہ آنکھیں کھولی تھیں اور زور سے اپنے ہاتھ میں موجود گلاس زمین پر دے مارا۔۔۔۔

تھیں مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا میں تھیں کبھی خود سے الگ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں کو جکڑ کر وحشت ناک حالت میں چیخا تھا

غموں کی وحشت ناک حالت میں ڈوبا

وہ ہجر یار کا روگ لیے بیٹھا عاشق

(زور)

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/> *****

ہیلو بگ برو؟؟؟۔۔۔ بگ برو؟؟؟۔۔۔ تیمور جو یونیورسٹی سے واپس آکر اپنے فلیٹ میں تھا جہاں وہ آج کل رہ رہا تھا اس نے فوراً مریم کے بارے میں بتانے کے لیے وجدان کو کال کی تھی مگر وجدان تھا کہ کال ہی نہیں اٹھا رہا تھا اور اب کال اٹھانے کے بعد وہ کچھ بول نہیں رہا تھا۔۔۔۔

ت۔۔ تیمور ص۔۔ صبح کال کرنا۔۔۔۔۔ وجدان جو ابھی بھی شراب پی رہا تھا مسلسل آتی کال پر اس نے تیمور کا نمبر دیکھ کر اٹھائی تھی اور اب اس کو لڑکھڑاتے ہوئے جواب دے رہا تھا بگ برو آپ کی مجھے صبح نہیں لگ رہے۔۔ میں آپ سے صبح ہوتے ہی بات کروں گا۔۔۔۔۔ تیمور مرحا کے جانے سے بخوبی واقف تھا اس وجہ سے اس نے بات کو زیادہ بڑھایا نہیں لیکن وہ وجدان کو جلد سے جلد مریم کے بارے میں بتانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے کال بند کرتے ہی فون سائیڈ پر رکھا اور مریم کے بارے میں سوچنے لگا اسے بالکل یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ آفت کی پرکالہ اتنی بڑی مشکل میں پھنسی ہوئی ہوگی۔۔۔۔

آخر اس نے مجھ سے ہی مدد کیوں مانگی؟؟؟۔۔۔ کیا وہ مجھے ٹریپ کرنا چاہتی ہے؟؟۔۔۔ جو بھی ہے میں بگ برو سے پوچھے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا۔۔۔۔۔

اب اسے جو پہلے مریم پر بالکل شک نہ تھا اب اسے مریم بھی مشکوک لگ رہی تھی۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicCruisemusic/> *****

ابراہیم کے جانے کے بعد مرہا ایک فینسی سی ٹاپ اور ساتھ جینز پہن کر اپنا خوبصورت سامیک اپ کرتی تیار ہوتی اپنا چاقو اور گن اپنے پاس رکھتی اپنی بالوں کو کھلا چھوڑ کر وہ گھر سے نکلی تھی اور پیدل چلتی تھوڑی دور جا کر اس نے ایک ٹیکسی لی تھی آج ابراہیم اسے اپنا پرائوٹ کارڈ بھی دے گیا تھا جس سے اب اسے پیسوں کا بھی کوئی مسئلہ نہ تھا

وہ ٹیکسی سے باہر نکلتی ایک ادا سے چلتی کلب میں داخل ہوئی تھی یہ ایک لوکل کلب تھا اس میں لوگوں کی چیکنگ بھی نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔

وہ ایک ایک خوبصورت مسکراہٹ گارڈ کو پاس کرتی کلب میں داخل ہوئی تھی جہاں معمول کے مطابق کچھ لوگ ڈانس فلور پر جھوم رہے تھے جبکہ کچھ لوگ شراب میں دھت پڑے تھے جبکہ باقی شراب پینے میں مصروف تھی۔۔۔

اس نے ایک تفصیلی نگاہ پورے کلب پر ڈالی اور کاؤنٹر کے قریب بیٹھے ایک شخص کو اس نے کافی غور سے دیکھا تھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بنا اس شخص کی طرف زیادہ دھیان دیتی کچھ اس طرح بیٹھی کہ اس شخص کو ایسا لگا جیسے مرہا نے اسے دیکھا نہ ہو جبکہ مرہا کا سارا دھیان ہی اس کی طرف تھا۔۔۔۔

کیا میں آپ کے لیے ڈرنک خرید سکتا ہوں۔۔۔؟؟۔۔۔ اس شخص نے مرہا کا دھیان اپنی طرف دلانے کے لیے کہا۔۔۔۔

نو تھینکس۔۔۔ امم؟؟

گیون۔۔۔۔۔ مرہا کی سوالیہ نگاہوں کو دیکھتے ہوئے اس نے فوراً اپنا نام بتایا تھا
نو تھینکس گیون۔۔۔ میں خود خرید سکتی ہوں۔۔۔۔ ایک ادا سے اس نے مسکرا کر گیون کے ہاتھ پر موجود ٹیوٹو پر نظر ڈالی تھی مطلب یہ وہ ہی شخص تھا جس کے لیے وہ یہاں آئی تھی۔۔۔۔۔
مرہا سو فٹ ڈرنک پیتی اس سے ہلکی پھلکی بات چیت کرنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟؟۔۔۔ مرزا کو سٹول سے اٹھتا دیکھ کر گیون نے پوچھا۔۔۔۔

باہر جانا چاہتی ہوں اگر آنا چاہو تو میرے ساتھ آسکتے ہو۔۔۔۔ مرزا کی آفر سنتا وہ فوراً شراب کا گلاس خالی کرتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور اس کے ساتھ باہر کی جانب چلا گیا تھا باہر نکلتے ہی مرزا اس کے ساتھ دوسری طرف چلنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔

رات میں اس طرف کافی سناٹا تھا مرزا نے نشے اس پر حاوی ہو رہا تھا مرزا نے موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی جیب سے گن نکالتے ہوئے گیون کو سامنے دیوار کی طرف دھکا دیا تھا اور اس کے سر پر گن تانی تھی

کس کے لیے کام کرتے ہو تم؟؟؟۔۔۔۔ مرزا نے سرد سپاٹ آواز میں پوچھا۔۔۔۔

گیون نشے میں تھا اس وجہ سے وہ ٹھیک طرح سے سوچ بھی نہیں پا رہا تھا مگر اپنی موت کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کی آنکھیں مکمل کھل گئیں تھیں۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ ا۔۔۔۔ ا۔۔۔۔ سے کوئی ن۔۔۔۔ نہیں جانتا۔۔۔۔ میں اس کے انڈر کام کرنے والے شخص کے ساتھ کام کرتا ہوں وہ کبھی کسی سے نہیں ملا اور نہ ہی وہ اپنے لیے کام کرنے والے کسی شخص سے ملتا ہے۔۔۔۔۔

گیون لڑکھڑاتی زبان میں بتانے لگا۔۔۔۔۔

ا۔۔۔۔ اور اب تو میں اس کے لیے کام بھی نہیں کرتا۔۔۔۔۔ اگر تم اس کے بارے میں جاننا چاہتی ہو تو تمہاری مدد صرف ایک شخص ہی کر سکتا ہے (Killer) کلر کے نام سے لوگ اسے

جانتے ہیں وہ یہاں نہیں رہتا لیکن یہاں اس کے بہت سے لوگوں سے تعلقات ہیں وہ آج کل پ۔۔۔ پاکستان سے یہاں آیا ہوا ہے۔۔۔۔

لیکن اس سے ملنا اتنا آسان نہیں ہے وہ کسی ایرے غیرے سے نہیں ملتا۔۔۔۔۔
گیون اب مکمل ہوش میں تھا مرحانے اس کی بات سن کر ہنکار بھرا تھا اور اپنی جیب سے کچھ پیسے نکال کر اسے پکڑائے تھے

اپنا منہ مت کھولنا۔۔۔۔۔ وہ سرد لہجے میں بولتی وہاں سے جا چکی تھی جس شخص نے وجدان کو گاڑی سے کچلنے کی کوشش کی تھی گیون سے ہی اس کی آخری بار بات ہوئی تھی کافی دیر ڈھونڈنے کے بعد مرحان کو اب یہ ملا تھا

مرحانے اس لیے اسے کچھ نہیں کیا تھا کیونکہ اس کا وجدان کو مارنے میں کوئی ہاتھ نہیں تھا بلکہ یہ صرف عارضی طور پر گینگز میں کام کرتا تھا۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

داؤد مزے سے خواب میں اپنا اور پریشے کا نکاح ہوتے دیکھ رہا تھا کہ دھاڑ سے دروازہ کھلنے کی آواز پر اس کی آنکھ جھٹکے سے کھلی تھی اور اس کا ہاتھ فوراً تکیے کے پاس پڑی گن کے قریب گیا تھا مگر دمتری کو دیکھ کر وہ رکا تھا۔۔۔۔۔

سمر کچھ لوگوں نے مینشن پر حملہ کر دیا ہے وہ لوگ میکسیکن مافیہ کے لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔
دمتری تیزی سے بولا تھا دمتری کی بات سننا وہ پھرتی سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور ناٹ سوٹ

میں ہی تیزی سے اپنی گن نکال کر لوڈ کرتا اپنی جیک پہن کر اس میں ایکسٹرا گن اور میگزین رکھتا باہر کی طرف بھاگا تھا ابھی اس کے پاس ٹائم نہیں تھا کہ وہ کپڑے بدلتا۔۔۔۔۔

یہ ہوا کیسے مینشن کی سکیورٹی تو ڈبل تھی۔۔۔۔۔ داؤد نے دمتری سے پوچھا۔۔۔۔۔

سر اچانک ہی دونوں طرف سے حملہ ہوا ہے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔۔ دمتری کی بات پر اس نے لب بھینچے وہ جیسے جیسے ہال کی طرف جا رہا تھا گولیوں کی آوازیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

داؤد تیزی سے اپنے سامنے شخص کا نشانہ لیتا۔۔۔۔۔ آگے کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں پہلے ہی ان کے کافی آدمی کھڑے خون خرابے میں مصروف تھے انھوں نے کافی حد تک مقابلہ کر ہی لیا تھا بس تھوڑے سے ہی آدمی بچ گئے تھے

روسیہ۔۔۔۔۔ اس کے پاس کون ہے؟؟؟۔۔۔۔۔ داؤد نے اچانک ہی دمتری کی طرف مڑتے

پوچھا۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ابراہیم سر اس طرف سنبھال رہے ہیں۔۔۔۔۔ دمتری کے کواب پر وہ پرسکون ہو گیا تھا لیکن سامنے ہی اچانک اپنے باپ فرازم کے گولی لگتے دیکھ کر اس کا سارا سکون برباد ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔ وہ چیخا تھا جبکہ فرازم کے پاس ہی گن پکڑے کھڑی آفہ نے فوراً فرازم کو پکڑا تھا داؤد نے اس شخص کے تین چار گولیاں اکٹھی چلائی تھیں جانے فرازم ہر گولی چلائی تھی۔۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔ آنکھیں کھولیں ڈیڈ آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ موم۔۔۔۔۔ آپ اٹھیں میری مدد کریں۔۔۔۔۔ داؤد فرازم کو اٹھاتا ہوا آفہ کو بھی اٹھنے کا بول رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ لوگ تقریباً اب کو مار چکے تھے اب پورے ہال میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔۔
دمتری ابراہیم سے کہو کہ رومیہ کو یہاں سے لے کر کسی دوسری جگہ چلا جائے اور جب تک میں نہ کہوں وہ رومیہ کو اکیلا نہ چھوڑے۔۔۔۔۔ داؤد بولتا اپنے آدمیوں کی مدد سے فرازم کو میشن میں موجود ڈاکٹر کے پاس لے گنا تھا جبکہ آفہ بھی ان کے ساتھ ہی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ سکرٹی۔۔۔۔۔ می خوف سے ایک کونے میں دبکی بیٹھی تھی باہر سے چلتی مسلسل گولیوں کی آوازیں سن کر اس کا نازک جسم ہلکورے لے رہا تھا اس نے اپنے منہ پر سختی سے ہاتھ جما کر رکھا تھا تاکہ اس کی رونے کی آواز نہ کوئی سن لے۔۔۔۔۔
دروازے کے آہستہ سے کھلنے پر اس نے سختی سے اپنی آنکھیں میچیں تھیں اور خود کو چھپانے کی ناکام سی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

اپنے جانب بڑھتے بھاری قدموں کی آواز سن کر اس کا دل حلق کو آگیا تھا اسے لگ رہا تھا کہ اب اس کی موت قریب آگئی ہے۔۔۔۔۔

رومیہ۔۔۔۔۔ لٹل سٹار تم اب بالکل محفوظ ہو اپنی آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔

ابراہیم پنچوں کے بل رویہ کے پاس بیٹھ کر بولا اور آہستہ سے اس کے چہرے سے اس کے ہاتھ ہٹائے تھے۔۔۔۔۔ دمتری کے بتانے پر وہ فوراً اپنے خون والے ہاتھ صاف کرتا رویہ کے پاس آیا تھا

رویہ نے معصومیت سے پہلے اپنی ایک آنکھ تھوڑی سی کھول کر دیکھی تھی اپنے سامنے موجود ابراہیم کو دیکھ کر اس نے سیکون کا سانس لیا اور اپنی دونوں آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا اور تیزی سے اس پر کود کر اس کی گردن کے گرد اپنی باہیں ڈالیں تھیں۔۔۔۔۔ ابراہیم نے مشکل خود کو زمین پر گرنے سے بچایا تھا اور اس کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا ڈالا تھا

ا۔۔۔ ابراہیم م۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

وہ سوسوس کرکے دھیمی آواز میں اس کے کان کے پاس مسمنائی تھی۔۔۔۔۔ شش۔۔۔ تھیں میں کچھ نہیں ہونے دوں گا لٹل سٹار۔۔۔۔۔

ابراہیم زمین پر بیٹھ کر اس کو اپنے ساتھ لگائے اس کی کمر سہلاتے ہوئے محبت سے بولا۔۔۔۔۔ سچی۔۔۔ رویہ اپنی آنکھیں صاف کر کے معصومیت سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔ اس کے معصومیت سے پوچھنے پر ابراہیم کے لب ہلکے سے پھیلے تھے۔۔۔۔۔

مچی۔۔۔۔۔ ابراہیم اس کے گال کو صاف کرتا وہاں پر اپنے لب رکھتا بوجھل لہجے میں بولا۔۔۔۔۔ ی۔۔۔۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

اس کا لمس محسوس کر کے رومیہ نے کانپتی آواز میں پوچھا ابراہیم ہوش میں آتا تیزی سے اس سے دور ہوا تھا اور اسے خود سے الگ کرتا خود بھی کھڑا ہوا تھا اور اسے بھی کھڑا کیا تھا۔۔۔۔۔

ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے لٹل سٹار۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑتا جلدی سے اسے یہاں سے باہر لے جانے لگا۔۔۔۔۔

و۔۔۔ وہ لوگ کون تھے؟؟ اور مجھ پر کیوں حملہ کرنے آئے تھے؟؟ اور ماما پاپا اور بھائی کہاں ہیں؟؟

رومیہ اب ابراہیم کے ساتھ پرسکون ہو گئی تھی اسی وجہ سے پٹر پٹر اپنی زبان چلاتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ لوگ کوئی بھی نہیں تھے اور ہم ابھی تمہاری فیملی پاس ہی جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ وہ اسے یہ نہ بتا سکا کہ اس کے باپ کو گولی لگی ہے اور آج رومیہ کو اتنا بولتا دیکھ کر وہ حیران ہی تھا۔۔۔۔۔ وہ اسے جواب دیتا جلدی سے اس کو اپنے ساتھ لیے آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

ابراہیم م۔۔۔۔۔ مجھ سے چلا نہیں جا رہا۔۔۔۔۔

وہ ابراہیم کو لمبے لمبے ڈھگ بھرتا دیکھ کر معصوم سا منہ بنا کر بولی تھی۔۔۔۔۔

کیوں؟؟ کیا ہوا ہے تمہیں؟؟؟ پاؤں پر چوٹ تو نہیں لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ پریشانی سے پوچھتا جلدی سے زمین پر بیٹھ کر اس کا پاؤں دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

ن۔۔۔۔۔ نہیں آپ تیز چل رہے ہیں مجھ سے اتنی تیزی سے چلا نہیں جاتا۔۔۔۔۔

وہ ابراہیم کے نیچے بیٹھنے پر پیچھے ہٹتی ہوئی دھیمی آواز میں بولی۔۔۔۔

ابراہیم نے سکون کا سانس لے کر اسے دیکھا تھا

اپنی آنکھیں بند کر لو لٹل سٹار۔۔۔

ابراہیم رومیہ سے بولا کیونکہ آگے خون اور مختلف لوگوں کی ڈیڈ باڈیز پڑی تھیں۔۔۔۔

وہ رویسہ کو اپنی باہوں میں اٹھا کر بولو جو اپنی آنکھیں بڑی بڑی کیے اس کی حرکت دیکھ رہی تھی

پھر خوش ہوتے ہوئے اس نے ابراہیم کی گردن میں باہیں ڈال کر اپنی آنکھیں بند کر لی

تخصیص

تیمور نے صبح ہوتے ہی دوبارہ وجدان کو کال کی تھی جو پھر سے وجدان نے پک نہیں کی

Support@classicurdumaterial.com تھی

اف۔۔۔ اب مجھے خود ہی کچھ سوچنا ہوگا۔۔۔۔۔ تیمور وجدان کے فون نہ اٹھانے پر جھنجھلا کر خود

سے بولا۔۔۔۔۔

وہ تیار ہو کر اس وقت اپنی کار میں بیٹھا ہوا تھا مریم کی مدد کس طرح کی جائے یہ سوچتے اس

نے ایک گہرا سانس لیا اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔۔

یونیورسٹی پہنچ کر وہ اپنی گاڑی سے نکلا اور معمول کہ مطابق اپنی کلاس لینے لگا وہ جو رات سے ہی دوبارہ مریم سے کسی نہ کسی طرح بات کرنا چاہتا تھا مگر بد قسمتی سے وہ آج یونیورسٹی ہی نہیں آئی ہوئی تھی جس سے اس کا موڈ ایک دم ہی خراب ہو گیا تھا۔۔۔۔

بنیکا کو دوبارہ کلاس میں اپنی جانب گھورتا پا کر اس بار وہ غصہ نہیں ہوا تھا بلکہ اسے بنیکا پر شک ہوا تھا اس کے ہاتھ موجود ایک مخصوص انگوٹھی دیکھ کر جسے دیکھتا وہ بنیکا کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا تھا جس پر اس نے بھی بھرپور مسکرا کر تیمور کو دیکھا تھا تیمور نے اپنی کوفت بمشکل چھپاتے ہوئے دوبارہ اپنا دھیان بورڈ کی طرف کر لیا تھا۔۔۔۔

ا۔۔۔ ابراہیم۔۔۔۔۔ باقی سب کہاں ہیں۔۔۔۔۔؟؟۔۔۔۔۔ روہیہ نے خالی گھر دیکھ کر ابراہیم سے پوچھا یہ بھی فرازم کا ہی گھر تھا جو مینشن سے کچھ دور تھا جہاں دمتری سے پوچھ کر ابراہیم روہیہ کو لایا

تم ریسٹ کرو اگر بھوک لگی ہے تو میں کچھ بنا دیتا ہوں اور انکل اور داؤد وہ سب کسی کام سے گئے ہیں رات تک واپس آجائیں گے۔۔۔۔۔ بلکہ فریش ہو کر آؤ ہم لوگ ساتھ مل کر کچھ کھانے کو بناتے ہیں۔۔۔۔۔

ابراہیم کی بات پر وہ خوشی سے سر ہلاتی اٹھی تھی اور فریش ہونے چلی گئی تھی ابراہیم نے روہیہ کو جاتے دیکھ کر فوراً داؤد کو کال ملائی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔ داؤد انکل کیسے ہیں؟؟؟۔۔۔۔۔ ابراہیم رومیہ کے کمرے سے کچھ فاصلے پر ہی کھڑا
دھیمی آواز میں بات کر رہا تھا

گولی کندھے میں لگی ہے زیادہ بلیڈنگ کی وجہ سے فلحال بے ہوش ہیں رات تک انھیں ہوش
آجائے گا۔۔۔۔۔ رومیہ کیسے ہی ہے؟؟؟ میں کچھ دیر تک گھر آؤں گا اور موم نے ڈیڈ کے پاس
ہی رکنا ہے۔۔۔۔۔ داؤد اسے ساری صورتحال کے بارے میں آگاہ کرنے لگا۔۔۔۔۔
ہم۔۔۔۔۔ یہ پتا چلا کہ کس نے حملہ کیا تھا؟؟۔۔۔۔۔ ابراہیم نے اس کی بات پر ہنکار بھرتے
پوچھا۔۔۔۔۔

اسی نے حملہ کروایا ہے جس کا ہم نے کسی نو جلایا تھا۔۔۔۔۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں
گا۔۔۔۔۔ اس کی وجہ سے آج ڈیڈ اتنی تکلیف میں ہیں میرا دل کر رہا ہے ابھی اس کے گھر گھس
کر اس کو مار کر آؤں

داؤد غصے سے میکسیکن مافیہ کے بوس آدم کے بارے میں سوچتا ہوا بولا۔۔۔۔۔
تم فکر مت کرو اسے ایسا مزا چکھائیں گے کہ کبھی نہیں بھولے گا۔۔۔۔۔ رومیہ آگئی ہے اب
بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔ ابراہیم رومیہ کو کمرے سے نکلتا دیکھ کر داؤد سے بولتا کال بند کر
چکا تھا۔۔۔۔۔

ہم کپ کیس بنائیں؟؟۔۔۔۔۔ رومیہ نے معصوم منہ بناتے ابراہیم سے پوچھا۔۔۔۔۔

او کے --- لیکن جو سامان نہیں ہے وہ بتا دوں میں کس سے منگوا لیتا ہوں --- ابراہیم کی بات سنتی وہ چمک اٹھی تھی ---

تھینک یو سوچ ابراہیم --- وہ چمکتے ہوئے ابراہیم سے بولتی کچن کی طرف سامان دیکھنے بھاگی تھی

ابراہیم اس کی سپیڈ دیکھتا مسکرایا تھا کتنی معصوم تھی وہ جو چھوٹی چھوٹی چیزوں سے ہی خوش ہو جاتی تھی ---

اسلام و علیکم! ڈیڈ؟؟ --- مرحا نے نیا نمبر لیتے ہی سب سے پہلے ضمیمہ کو کال کی تھی آخر اپنے باپ سے تو وہ ناراض تھی نہیں جو اس سے بات ہی نہ کرتی ---

و علیکم السلام! مجھے امید نہیں تھی کہ میری بہادر بیٹی ایسے بزدلوں کی طرح رات کے اندھیرے میں جائے گی --- ضمیمہ جہاں اس کی آواز سن کر پرسکون ہوا تھا وہاں ہی اس پر طنز کرنا نہ بھولا تھا ---

سوری ڈیڈ میری اپنی کچھ وجوہات تھی اس وجہ سے گھر چھوڑ کر گئی تھی --- مرحا اپنی گن چیک کرتی ہوئی ضمیمہ سے بات کر رہی تھی

تم مجھ سے جھوٹ مت بولا کرو مرحا --- اب مجھے سچ سچ بتاؤ بات کیا ہے؟؟ وجدان نے کیا کیا ہے؟؟ جو تم اس سے ڈیوارس لینا چاہتی ہو --- اور اب یہ مت کہنا کہ تمہیں وہ پسند نہیں

ڈیڈ اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں مگر دھوکہ کبھی نہیں۔۔۔۔۔مرحاکى بات سننے ہی ضمخام كے ماتھے ہر بل پڑے تھے۔۔۔۔۔

مرحہ جو بھی بات ہے پہلے ہمیں مل بیٹھ کر کرنی چاہیے تم واپس آجاؤ مرحا وجدان کو ایک دم سیدھا کر دوں گا بلکہ تمہارے جانے کے بعد عجیب ہی کوئی وہ کھر دماغ بن گیا ہے تمہیں چھوڑنے پر راضی نہیں۔۔۔ کل بھی اس کے کمرے سے رات کو چیخنے کی اور چیزیں توڑنے کی

آوازیں آرہی تھیں ایک بار اس سے مل لو مرزا۔۔۔ اکثر جیسا ہم سوچتے ہیں ویسا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

ضمخام نے اس کی خوشی کی خاطر ہی اسے سمجھانے کی ناکام سی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

وڈ۔۔۔ پلیز میں ابھی اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔ اور پلیز کسی کو بھی میری کال

کامت بتائیے گا۔۔۔۔۔ اور میں ایک کام کر رہی ہوں جیسے ہی وہ کام ہو جائے گا میں واپس

آجاؤں گی۔۔۔۔۔مرحہ سنجیدگی سے ضمخام سے بولی تھی۔۔۔۔۔

ہممم ٹھیک ہے جیسی تمھاری مرضی۔۔۔ اپنا خیال رکھنا اور مجھے کال کرتی رہنا۔۔۔۔۔ ضہ-مخام کی

بات سن کر وہ اسے مزید دو چار باتیں کرتی فون بند کر چکی تھی۔۔۔۔۔

اکثر ہم جیسا سوچتے ہیں ویسا ہوتا نہیں۔۔۔۔۔ اسے ضیاع کی کہی گئی بات یاد آئی ایک بار پھر اس کی سوچوں کا رخ وجدان کی طرف ہوا تھا مگر اس نے فوراً ہی اس کا خیال جھٹک دیا تھا اور اپنے کام سے نکل گئی تھی

ابھی۔۔۔۔۔ یہ ایسے نہیں کرنا ابراہیم۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ رومیہ کیچن میں کھڑی کھلکھلا کر ہنس رہی تھی وہ ابراہیم کو دیکھ رہی تھی جو اس کی مدد کرنے کی بجائے اس کا کام مزید بگاڑ رہا تھا ابراہیم جو رومیہ کے کہنے پر انڈا توڑنے والا تھا اس نے اسے اتنا زور سے شلف پر مارا کہ سارا ٹوٹ کر اس کے ہاتھ پر پھیل گیا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔ ابراہیم شرمندہ سا بولا لیکن رومیہ کو کھلکھلا کر ہنستے دیکھ کر اس کے لب بھی پھیلے تھے۔۔۔۔۔

لائیں رہنے دیں میں کرتی ہوں آپ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔ رومیہ مسکراتے ہوئے ابراہیم سے بولی ابراہیم اس کی بات پر خفیف سے مسکراتا اپنا ہاتھ سنک میں دھوتا اس کے قریب ہی شلف پر بیٹھ گیا اور رومیہ کو تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے دیکھنے لگا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ رومیہ کو اتنی اچھی کوکنگ آتی ہے جبکہ داؤد نے اسے بتایا بھی تھا کہ رومیہ شروع سے کوکنگ کی شوقین تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں کپ کیس بناتی روئیسہ نے انھیں اون میں رکھ دیا تھا اور اب وہ دونوں ٹیبل پر بیٹھ کر بے صبری سے انتظار کر رہے تھے جبکہ وہ دونوں ساتھ ساتھ چھوٹی موٹی باتیں بھی کر رہے تھے۔۔۔۔

ٹائم پورا ہوتے ہی روئیسہ نے اون میں سے کپ کیس نکالے اور انھیں بالکل صحیح تیار دیکھ کر اس نے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ ابراہیم کو دیکھا یہ تو بہت اچھے بنے ہیں ابراہیم۔۔۔۔ وہ خوشی سے بولتی کپ کیس پلیٹ میں رکھنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔

روئیسہ کافی پیوگی میں اپنے لیے بنانے لگا ہوں۔۔۔۔ ابراہیم کپ کیس کے ساتھ کافی بھی پینا چاہتا تھا تبھی خود کے لیے بنانے سے پہلے روئیسہ سے پوچھنا بھی ضروری سمجھا۔۔۔۔۔
 نہیں۔۔۔۔ روئیسہ ناک سے کڑتی بولی ابراہیم نے اس کی بات پر کندھے اچکاتے اپنے لیے کافی بنائی اور اس کے ساتھ آکر ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔
 کھا کر بتائیں کہ کیسے بنیں ہیں۔۔۔ اس نے معصومیت سے اپنے نچلے ہونٹ کو چباتے ہوئے ابراہیم سے کہا۔۔۔۔

ابراہیم نے اس پر ایک نظر ڈال کر ایک کپک کپک کا چھوٹا ٹکڑا اپنے منہ میں ڈالا روئیسہ کی نظریں ابراہیم پر ہی تھیں۔۔۔۔۔

کیسا بنا ہے؟؟۔۔۔ رومیہ نے اس کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر پوچھا۔۔۔ اچھا نہیں بنا۔۔۔ اس نے اداسی سے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔ اس کی بات پر رومیہ کی آنکھوں میں پانی جمع ہوا تھا جبکہ ابراہیم کی اگلی بات پر اس نے غصے سے ابراہیم کو دیکھا جس نے ایک منٹ میں اس کی جان نکال دی تھی۔۔۔۔۔
نہیں رومیہ یہ بہت زبردست بنا ہے۔۔۔۔۔ ابراہیم نے بول کر مسکراتے ہوئے رومیہ کی طرف دیکھا مگر اس کا معصوم سا غصہ دیکھ کر اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی
ابراہیم۔۔۔ وہ دھیمی آواز میں غصے سے چیخی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ ابراہیم نے معصوم منہ کر اسے کچھ اس طرح دیکھا کہ رومیہ ہنس پڑی تھی۔۔۔
کچھ نہیں۔۔۔۔۔ ابراہیم کو اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ مسکرا کر بولتی اپنے بنائے کپ کیس کھانے لگ پڑی تھی جبکہ ابراہیم مسکراتے ہوئے کافی پیتا اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وجدان جس کا سر شدید دکھ رہا تھا مگر ضیخام کے بلانے پر وہ بگڑے موڈ اور دکھتے سر کے ساتھ اس کے سڈی روم میں بیٹھا تھا۔۔۔

اس وقت وہ ضیخام کے سامنے سر جھکا کر بیٹھا ہوا تھا اس کی آنکھوں کی سرخی اس کی گزری رات کی کہانی بتا رہی تھی۔۔۔۔

وجدان۔۔۔

بڑے پاپا آپ جو مرضی کہہ لیں میں مرہا کو طلاق نہیں دوں گا۔۔۔۔ وہ ضمخام کی بات بچ میں ہی کاٹ کر بولا تھا

میں یہ بات نہیں کرنے والا تھا بلکہ تم سے پوچھنے والا تھا کہ ایسا کیا ہوا ہے کہ مرہا ایسے چلی گئی ہے جو بھی بات ہے مجھے فوراً بتا دو وجدان۔۔۔۔ ضمخام کچھ سخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔ میں آپ کو ابھی بتا دوں گا مگر آپ کسی کو نہیں بتائیں گے۔۔۔۔

وجدان نے ایک گہرا سانس لے کر ضمخام کی طرف دیکھا جس نے اس کی بات سنتے ہی سمر ہلایا تھا وجدان نے میز پر اپنی نظریں مرکوز کرتے ہوئے ضمخام کو بتانا شروع کیا تھا۔۔۔۔ میں اس دن کام سے سیدھا گھر آنے والا تھا جب مجھے جولیا کی کال آئی تھی وہ کافی پریشان لگ رہی تھی کال پر۔۔۔۔

ہم۔۔۔ ہیلو وجدان م۔۔۔۔ مجھے تمہاری م۔۔۔۔ مدد چاہیے پل۔۔۔۔ پلینز میری م۔۔۔۔ مدد کر دو۔۔۔۔ جولیا کی کانپتی آواز سن کر اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟؟ تم ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔۔ وجدان نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

ت۔۔۔۔ تم پلینز ابھی ہوٹل میں آ۔۔۔۔ آسکتے ہو مج۔۔۔۔ مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے پل۔۔۔۔ پلینز۔۔۔۔ جولیا نے کانپتی آواز میں پوچھا۔۔۔۔

بہمہم۔۔۔۔۔ تم اڈریس سینڈ کرو ہوٹل کا میں آ رہا ہوں۔۔۔۔۔ وجدان نے تھوڑا سوچ کر جواب دیا وہ اس کی دوست تھی اور اگر وہ کسی مشکل میں تھی تو وہ ضرور اس کی مدد کرنا چاہتا تھا مگر اسے کیا پتا تھا کہ وہ کتنا برا پھنسنے والا تھا اگر اسے علم ہوتا تو وہ کبھی بھی نہ جاتا۔۔۔۔۔

وہ اپنی کار سے نکلتا ریسپشن سے پوچھتا سیدھا لفٹ سے جولیا کے کمرے کی طرف گیا تھا اس نے کمرے کا دروازہ ناک کیا تھا جب پریشان سہی جولیا نے آہستہ سے روم کا دروازہ کھول کر اسے اندر آنے کا کہا۔۔۔۔۔ وجدان میں اس وقت اتنی سمجھ بھی نہ تھی کہ اس سے یہی پوچھ لیتا کہ اس نے اسے کسی ریسٹورنٹ میں بلانے کی بجائے روم میں ہی کیوں بلایا۔۔۔۔۔

کیا ہوا جولیا تم کافی پریشان لگ رہی تھی کال پر اگر کوئی بات ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو میں تمہاری ہر طرح کی مدد کرنے کا سوچوں گا۔۔۔۔۔

وجدان جو ابھی بول ہی رہا تھا کہ جولیا روتی ہوئی وجدان کے گلے لگی تھی اس اچانک آفت کے گلے پڑنے ہر وہ بری طرح بوکھلایا تھا۔۔۔۔۔

جولیا یہ کیا کر رہی ہو مجھ سے پیچھے ہٹ کر بات کرو اور یہ رونا بھی بند کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وجدان اس کو خود سے دور ہٹانے کی ناکام سعی کوشش کرنے لگا جبکہ اس کی گرفت وجدان پر مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وجدان نے جھنجھلا کر اونچی اونچی آواز میں روتی جولیا کو جھٹکے سے خود سے دور کیا تھا

جولیا۔۔۔ میں میرڈ ہوں اور مجھے بالکل نہیں پسند کہ میں تم سے گلے لگتا چھروں۔۔۔ وہ ناگواریت سے بولا تھا۔۔۔ اور جو بھی بات کے تم مجھے وہ بتاؤ۔۔۔۔۔ وجدان کی سنجیدہ آواز سن جولیا نے اپنے لب بھینچے تھے

لسن جولیا تم جانتی ہو میں پہلے سے ہی میرڈ ہوں اور مجھے کوئی شوق نہیں ہے دوبارہ شادی کرنے کا اور نہ ہی مجھے تم پسند ہو۔۔۔۔ میں صرف تمہیں اپنی دوست سمجھتا ہوں اور یہ بات تم

جتنی جلدی سمجھ جاؤ تمہارے لیے اچھا ہے۔۔۔۔۔ وجدان نے ماتھے پر بل ڈال کر سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔

وجی۔۔۔۔۔ پلیز ایسا مت کہو۔۔۔۔۔ وہ وجدان کی بات پر روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔
 جولیا جو تم چاہتی ہو وہ کبھی نہیں ہو سکتا تم سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔ وجدان کی بات پر جولیا نے روتے ہوئے سامنے گھڑی پر ٹائم دیکھا تھا جہاں نو بجنے میں دس منٹ تھے۔۔۔۔۔
 وہ روتے ہوئے کمرے میں موجود بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ اور اس نے وجدان کو دیکھا۔۔۔۔۔ جواب اس کے قریب ہی آ رہا تھا وہ یہ دیکھتی ہلکا سا مسکرائی تھی وجدان نے اس کے پاس پہنچ کر سائیڈ بیڈ سے اٹھا کر پانی کا گلاس روتی ہوئی جولیا کو پکڑایا تھا۔۔۔۔۔

یہ لو پانی پیو جولیا اور چپ ہو جاؤ۔۔۔۔۔ اگر تم ویسے ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی تو میں خود تمہارے ڈیڈ سے بات کروں گا۔۔۔۔۔ وجدان کی بات سنہتی جولیا نے اپنا سر ہلایا تھا اور پانی کا گلاس پکڑ کر منہ سے لگایا تھا اور پھر پانی پیتے ہوئے وہ اچانک کھانسنے لگی جس سے اس کے منہ سے پانی نکل کر وجدان کی شرٹ پر گرا تھا جبکہ جولیا نے کھانستے ہوئے پانی کے گلاس کو بھی کچھ اس طرح میز پر رکھنا چاہا تھا جس سے سارا پانی وجدان کی شرٹ خراب کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔ سوری وجی پتا نہیں یہ کیسا ہوا۔۔۔۔۔ جولیا اپنی کھانسی روکتی پریشانی سے وجدان کی شرٹ دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔ وجدان نے اپنی بھگی شرٹ کو دیکھ کر جولیا کو دیکھا تھا وہ جولیا کے پانی گرانے پر فوراً ہی پیچھے ہٹ گیا تھا مگر پھر بھی اس کی ساری شرٹ خراب ہو چکی تھی

تم ایک کام کرو یہ شرٹ اتارو میں اسے ابھی ڈرائے کرواتی ہوئی۔۔۔۔۔ جولیا وجدان کے جواب دینے سے پہلے ہی اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی۔۔۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے جولیا۔۔۔۔۔ وجدان نے ناگواری سے اس کی حرکت دیکھتے اس کے ہاتھ روکنے چاہے تھے جب دوبارہ جولیا بولی تھی۔۔۔۔۔

پ۔۔۔۔۔ پلیز یہ میری وجہ سے ہوا ہے دس منٹ میں یہ ڈرائے ہو کر آجائے گی۔۔۔۔۔ جولیا بولتی تیزی سے اس کی شرٹ کے سارے بٹن کھول چکی تھی

اچھا پیچھے ہٹو میں اتارتا ہوں۔۔۔۔۔ وجدان اس سے پیچھے ہوتا شرٹ اتارنے لگا جب جولیا نے گھڑی پر نو بجے کا ٹائم دیکھا تھا اب یا تو اس کا پلان کامیاب ہو سکتا یا ناکام۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھتی وجدان سے شرٹ لینے لگی جب اس نے نیچے گرنے کا نائک کیا تھا جب وجدان کے ہاتھ سے شرٹ نیچے گری تھی اور اس نے اسے سنبھالنا چاہا تھا جبکہ اس نے وجدان کو کالر سے پکڑ کر پیچھے کھینچا تھا اور وہ دونوں بیڈ پر گرے تھے اسی وقت مرہا کمرے میں داخل ہوئی تھی اور اس نے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وجدان نے ساری بات ضمناً کو بتا کر مزید بولنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

مرہا نے اسے کافی زخمی کر دیا تھا جس کی وجہ سے مجھے اسے ہوسپٹل لے جانا پڑا تھا میں نے سوچا تھا گھر جا کر مرہا سے خود بات کروں گا مگر وہ تو میرے کچھ بھی بتانے سے پہلے جا چکی

مرحانے مزید گارڈ کے کچھ بولنے سے پہلے ایک پیچ ٹائپ نکال کر اسے دکھایا تھا جس پر گن اور پھول بنے ہوئے تھے گارڈ نے وہ دیکھتے ہی سائیڈ پر ہٹ کر انٹرکام سے اندر خبر دی تھی جس سے تھوڑی دیر بعد ہی مینشن کا گیٹ کھول دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

مرحہ مینشن میں داخل ہوئی جہاں ایک گارڈ کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا اسے دیکھتے ہی وہ مرحہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا چلنے لگا جبکہ مرحہ کے پیچھے بھی دو گارڈ آرہے تھے۔۔۔۔۔ وہ مرحہ کو لے کر سیدھا مینشن کے پچھلی سائیڈ پر گئے تھے جہاں کلر کسی کے ساتھ کھڑا بات کر رہا تھا مرحہ کے قریب آتے ہی دونوں خاموش ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ مرحہ نے ان دونوں کے دیکھتے ہی ہلکا سا سر کو خم دے کر کہا جس کے نتیجے میں اسے سوائے ہنکار کے کچھ سنائی نہ دیا۔۔۔۔۔

سر اکرینا۔۔۔۔۔ وہ کلر کا بے زار چہرہ دیکھ کر بڑبڑائی۔۔۔۔۔ میرا نام مرحہ ہے۔۔۔۔۔ ام۔۔۔۔۔ اور مجھے آپ سے ایک کام کے اسی وجہ سے میں آئی ہوں۔۔۔۔۔ مرحہ مضبوط لہجے میں بولنے لگی۔۔۔۔۔

یہ ہمیں بھی پتا ہے کہ تم یہاں کام سے آئی ہو جو بھی بات ہے وہ بتاؤ سر کے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے۔۔۔۔۔ کلر کے ساتھ کھڑے شخص نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ تم سے کسی نے بات کی ہے۔۔۔۔۔ مرحہ تھوڑا غصے سے بولی۔۔۔۔۔

کلر جو تب سے مرہا کی طرف سے منہ مڑے کھڑا تھا اس کی جرت پر اس کی طرف مڑا وہ شاید پہلی تھی جو اس کے گھر میں کھڑی ہو کر اس کے خاص آدمی سے ایسے بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔
 کلر کے ساتھ کھڑا شخص اس سے جواب دینے ہی والا تھا کہ کلر عرف عبیر ملک نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا جس پر وہ لب بھیج کر مرہا کو گھورنے لگ پڑا تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے آپ کی مدد چاہیے مجھے ایک آدمی کا پتا لگوانا ہے۔۔۔۔۔۔ وہ یہاں ہی رہتا ہے اس نے کچھ مہینوں پہلے میرے ہسپتال پر حملہ کروایا تھا ہم نہیں جانتے وہ کون ہے لیکن مجھے کسوی نے بتایا ہے کہ آپ اس معاملے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

مرہا اسے ایک نظر دیکھ کر بولی تھی۔۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔۔ اس کے بدلے مجھے کیا فائدہ ملے گا؟؟؟۔۔۔۔۔۔ اس نے مرہا سے پوچھا جو اس سب کے لیے پہلے ہی تیار تھی اس نے ہلکا سا مسکرا کر عبیر ملک کو دیکھا وہ صرف اس وجہ سے اس کے پاس آئی تھی کہ اس کے انڈر ورلڈ میں ان سے کئی زیادہ تعلقات تھے۔۔۔۔۔۔

مجھے پتا چلا ہے کہ تمہاری بیوی افق ایک ہفتے سے غائب ہے اور اپنے اتنے وسائل ہونے کے باوجود بھی تم اس کا پتا نہیں لگوا سکے۔۔۔۔۔۔ لیکن مجھے پتا ہے وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔ مرہا کی بات سن کر سامنے والے نے اپنے زور سے جبرے بھینچے تھے کسی کی جرت نہیں تھی کہ اس

تم مجھے پہلے اس کا پتا دو گی پھر میں تمہارا کام کروں گا۔۔۔۔۔ عمیر ملک نے دانت پیس کر کہا تھا مرہا استزایہ مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

پھر ڈیل ڈن ۔۔۔۔ مجھیں ۔۔۔۔ میں آپ کو اڈریس دیتی ہوں اور اس کے بدلے میں مجھے ایک ہفتے کے اندر ساری معلومات چاہیے۔۔۔۔۔

مرحہ کی بات پر عبیر ملک نے ہنکار بھرا تھا مرحانے اس کو اس کی بیوی کا ایڈریس لکھوایا تھا یہ پاکستان نہیں ہے عبیر ملک یہاں تمہاری بیوی کو کوئی بھی چٹکی میں غائب کر سکتا ہے اور تمہیں کانوں کان خبر نہیں ہوگی پھر چاہے تمہارے پاس کتنی ہے طاقت کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔

مرحہ سے بہت کچھ باور کرواتی وہاں سے واپس جانے کے لیے مڑ گئی تھی جبکہ مرحہ کے منہ سے اپنا اصلی نام ان کر وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔۔۔۔۔

جولیا اپنے فلیٹ میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب غصے سے بھرا وجدان اس کے فلیٹ پر پہنچا تھا جولیا بیل سن کر دروازہ کھولنے آئی تھی جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا تھا وجدان کا ہاتھ سیدھا اس کے گلے کے گرد گیا تھا۔۔۔۔۔

تم نے وہ سب جان بوجھ کر کیا تھا نہ۔۔۔۔۔ تم نے بلایا تھا نہ مرہا کو۔۔۔۔۔ وجدان اس کے گلے پر دباؤ بڑھاتا پوچھنے لگا۔۔۔۔۔ جبکہ جولیا خوف سے آنکھیں پھیلائے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

ن۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ وہ ہلکلا کر بولی تھی وجدان کو صاف پتا چل رہا تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔۔

مجھ سے جھوٹ مت بولو تم نے یہ سب پلان کیا تھا نہ تاکہ مرہا مجھے چھوڑ دے۔۔۔۔۔ وجدان غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔۔۔

و۔۔۔۔۔ وجدان مجھے س۔۔۔۔۔ سانس۔۔۔۔۔ نہیں آ۔۔۔۔۔ رہا۔۔۔۔۔ جولیا بمشکل گہرے گہرے سانس لیتی بول رہی تھی جبکہ وجدان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

جواب چاہیے مجھے تم نے یہ سب جان بوجھ کر کیا تھا نہ بولو۔۔۔۔۔ اب کی بار جولیا نے اپنا سانس بند ہوتے دیکھ کر ہلکے سے اپنا سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

اس کا جواب سن کر وجدان کا دل کر رہا تھا کہ سامنے والے کا منہ توڑ دے وہ شاید ایسا کر بھی گزرتا اگر وہ لڑکی نہ ہوتی اس نے غصے سے جولیا کو زمین پر دھکا دیا تھا جس پر وہ اپنا گلا پکڑ کر گہرے گہرے سانس لینے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔۔۔؟؟؟ وجدان نے غصے سے دھاڑتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔۔

م۔۔۔ میں تم سے محبت کرتی ہوں وجدان اور مجھے برداشت نہیں ہوتا جب میں ا سے تمہارے قریب دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ غصے سے گہرے گہرے سانس لیتی بولی تھی۔۔۔۔۔ وجدان نے نفرت سے اس کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

آئندہ کے بعد میرے سامنے بھی آئی تم تو تمہارے جان لے لوں گا۔۔۔۔۔ وجدان اس کے بالوں کو جھٹکے سے اپنی گرفت میں لے کر دھاڑا تھا اور پھر اس سے دور ہوتا وہاں سے لمبے لمبے دھگ بھرتا نکل گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ کتنا پاگل تھا ایک ناگن کو اپنی دوست سمجھ رہا تھا۔۔۔۔۔

تیمور وجدان سے رابطہ نہ ہونے پر اب خود سارا کام کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے اپنے دو آدمیوں سے مریم کی ساری معلومات نکلوائی تھی جس سے ا سے پتا چلا تھا مریم اچانک ہی اچانک ہی اپنے باپ کو چھوڑ کر چلی گئی تھی اور اس وقت وہ جہاں رہ رہی ہے وہاں چوبیس گھنٹے اس پر نظر رکھی جا رہی ہے۔۔۔۔۔

آج تین دن ہو گئے تھے مگر مریم یونیورسٹی نہیں آرہی تھی ا سے اس بوس نامی شخص کی بہن تو مل گئی تھی جس کے ذریعے وہ اصل شخص تک پہنچ سکتا تھا لیکن پہلے وہ مریم کو بچانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ آج مریم کو بچانے کا سوچا تھا۔۔۔۔۔ اس کے آدمیوں نے پہلے ہی اپنی اپنی جگہ سنبھال لی تھی۔۔۔۔۔ وہ اس وقت مریم جہاں رہ رہی تھی وہاں سے کچھ فاصلے پر گاڑی میں بیٹھا اس کے گھر میں موجود کیمرے ہیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اپنا کام کر کے اس نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔

تیمور گھر میں موجود سارے کمرے دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے ساتھی الرٹ سے ارد گرد دیکھ رہے تھے تیمور نے جیسے ہی دوسرے کمرے کا دروازہ کھولا تو اسے ایک وجود بیڈ پر پڑا نظر آیا اس نے کمرے کی لائٹ اون کی تو اس کی نگاہ بیڈ پر لیٹ نحیف سہی مریم پر پڑی جس کا رنگ زرد لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

تیمور نے آگے بڑھ کر ہلکا سا مریم کو ہلایا جبکہ اس کی حالت دیکھ کر اس نے سختی سے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔۔۔

مریم نے اپنی آنکھیں ہلکی سی کھول کر تیمور کو دیکھا تھا

میں نے تم سے کہا تھا میری مدد کرو مگر تم نے میری مدد نہیں کی اب دیکھو میں جلد ہی مر جاؤں گی ابھی تو میں نے دنیا دیکھنی تھی۔۔۔۔۔ وہ دھیمی آواز میں بولتی تیمور کو اپنے ہوش و حواس میں نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

تیمور نے اس کی بات پر جبرے بھینچ کر اسے اپنے باہوں میں اٹھایا تھا جبکہ مریم نے بے ساختہ ہی اپنا سر اس کے ساتھ ٹکایا تھا۔۔۔۔۔

تیمور سب کو اشارہ کرتا مریم کو لے کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا اس کو گاڑی کی بیک سیٹ پر لیٹا کر وہ اب مینشن میں جا رہا تھا جبکہ ڈاکٹر کو وہ پہلے ہی فون کر کے مینشن بولا چکا تھا۔۔۔۔۔

مینشن پہنچ کر وہ مریم کو سیدھا بیسہ منٹ میں لے کر گیا تھا جہاں ڈاکٹر مریم اور تیمور کا پہلے سے ہی انتظار کر رہے تھے مگر اس کے ساتھ ہی ضمخام اور رامش اور زنیق بھی بیسہ منٹ میں موجود اس کا انتظار کر رہے تھے کیونکہ ڈاکٹر نے تیمور کی کام پر سیدھا ضمخام کو کال کر کے بتایا تھا جس پر وہ لوگ بھی تیمور کے انتظار میں کھڑے تھے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر مریم کا مکمل چیک اپ کرنے لگ پڑے تھے جبکہ تیمور روم سے باہر سب کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

یہ کون ہے بتانا پسند کرو گے تیمور۔۔۔۔۔ زنیق نے تیمور سے پوچھا جس کے جواب میں تیمور نے سب کچھ ان لوگوں کو بتا دیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے لیے باہر رہنا خطرے سے خالی نہیں ہے اس لیے میں اسے مینشن لے کر آیا ہوں۔۔۔۔۔ تیمور نے ساری بات بتا کر آخر میں اسے یہاں لانے کی وجہ بھی بتا ڈالی۔۔۔۔۔ جس پر ضمخام نے ہنکار بھرا تھا جبکہ زنیق اور رامش نے اپنا سر ہلایا تھا

اور ہم نے اسے کچھ میڈسین دی ہیں اسے کل صبح تک ہوش آجائے گا۔۔۔ ڈاکٹر نے مزید تیمور کو بتایا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔ جبکہ تیمور مریم کو ایک نظر دیکھ کر سب کے ساتھ بیسمنٹ سے چلا گیا تھا مگر مریم کی دیکھ بھال کے لیے نرس کا انتظام اور اس کے روم کے باہر گارڈز کا انتظام کر کے وہ گیا تھا

بھیا۔۔۔۔۔ ماما پاپا کہاں ہے۔۔۔۔۔ داؤد کے گلے لگتے ہی رومیہ نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔۔

آج دو دن ہو گئے تھے لیکن وہ ابھی تک ان دونوں سے نہیں مل سکی تھی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ ڈیڈ اور ماما ایک کام سے اٹلی گئے ہوئے ہیں جب واپس آئیں گے پھر مل لینا۔۔۔

اور یہ بتاؤ کیا کر رہی تھی تم؟؟۔۔۔۔ داؤد نے جھوٹ بولتے ہوئے اس کا دھیان بھٹاتے

ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

میں ابراہیم کے ساتھ مووی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ خوشی سے ابراہیم کی طرف دیکھ کر داؤد کو

بتانے لگی جو اس کی آنکھوں میں ابراہیم کے لیے چمک دیکھ کر حیران رہ گیا تھا داؤد نے ابراہیم

کی طرف دیکھا تو وہ بھی مسکرا کر رویہ کو دیکھ رہا تھا بنا داؤد کی موجودگی کا لحاظ کیے۔۔۔۔۔

ابنہ۔۔۔ داؤد نے ہلکا سا اپنا گلا کھنکارا تو ابراہیم نے داؤد کی طرف دیکھا اور پھر داؤد کی طرف دیکھتے ہی وہ بے شرمیوں کی طرف ہنس پڑا۔۔۔۔۔ جبکہ داؤد بھی ہلکا سا مسکرایا تھا وہ جانتا تھا اس کی بہن کے لیے شاید ہی ابراہیم سے اچھا کوئی ہوگا۔۔۔۔۔

مریم کو صبح سے ہوش نہیں آیا تھا تیمور نے ڈاکٹر کو فون کر کے پوچھا تھا جس پر اس نے تیمور کو یہ کہہ کر تسلی دی تھی کہ انھوں نے اسے نیند کا انجکشن دیا تھا جس وجہ سے ہی وہ نہیں اٹھی ہوگی جس پر وہ کچھ مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

آج مہرماہ اور ضیخام کی اپنی ورسری کی وجہ سے سارے گھر میں ہلچل مچی ہوئی تھی کیونکہ رات کو فنکشن تھا سارے کام کرتے ہوئے دن گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا تھا اور رات ہو گئی تھی سب لوگ تیار ہو کر مسکرا کر مہمانوں سے مل رہے تھے جبکہ مہرماہ ابراہیم اور مرحا دونوں کے موجود نہ ہونے پر تھوڑا اداس تھی

آج مہرماہ اور ضیخام کی اپنی ورسری تھی وہ سسپیشل ان سے ملنے یہاں آئی تھی ورنہ وہ کبھی بھی یہاں واپس نہ آتی۔۔۔

وہ ٹک ٹک کرتی ہیل سے وجدان کے پاس سے گزری تھی اس کی آنکھوں میں وجدان کے لیے کوئی شناسائی کی رنگ نہ تھی۔۔۔۔۔

مرحہ۔۔۔۔۔ وجدان نے اسے پکارا تھا مگر وہ اسے انور کیے چلتی گئی تھی

تم اس سے دور رہو وجدان ورنہ میں تمہارا منہ توڑ دوں گا۔۔۔۔۔

یہ آواز اس کے باپ رامش کی تھی۔۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔

شٹ اپ وجدان تم نے سب سے مل لیا ہے اب چلے جاؤں یہاں سے میں نہیں چاہتا تمہاری وجہ سے یہاں کوئی بد مزگی ہو اور اسے چھوڑ دو اس کے حال میں یہی تو تم چاہتے تھے پھر اب ایسا کیوں کر رہے ہو؟؟ بولو؟؟ جواب دو؟؟

رامش وجدان کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا جہاں پشیمانی ہی پشیمانی تھی۔۔۔۔۔

رامش کی بات سن کر اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اگر آپ مجھے پہلے سے مجھا دیتے تو آج ایسا نہ ہوتا۔۔۔۔۔ وہ بول کر رامش کے قریب سے چلا گیا

تھا۔۔۔۔۔ Support@classicurdumaterial.com

تھوڑی دور جا کر اس نے وائن کا گلاس ویٹر سے لیا تھا اور مرچا کو دیکھتے ہوئے وہ حرام مشروب گھونٹ گھونٹ خود میں انڈیلنے لگا تھا۔۔۔۔۔

مرحانے خود پر نظروں کی تپش محسوس کر کے اپنے ارد گرد نگاہیں گھمائیں جب اس کی آنکھیں وجدان کی سرخ آنکھوں سے ٹکرائی اس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس دیکھ کر مرحانے نفرت

سے منہ پھیرا تھا وہ کب سے شرابی بن گیا تھا؟؟ شاید جب سے بے وفا بنا تھا۔۔۔۔۔ اس نے تلخی سے سوچا۔۔۔۔۔

مرحہ کہاں رہ رہی ہو تم؟؟ اور اب تم کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔

مہراہ مرحہ کو خود میں بھیج کر محبت سے بولی۔۔۔۔

سوری می مگر میں صرف آپ دونوں سے ملنے آئی تھی اب میں واپس جا رہی ہوں ڈیڈ سے مل نہیں سکی جب وہ آئیں گے تب آپ میری طرف سے انھیں وش کر دیجیے گا اور ہاں مجھے فولو کرنے کے لیے کسی کو مت بھیجیے گا ورنہ میں اس کی ٹانگیں توڑنے سے بالکل گریز نہیں کروں گی۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے مہراہ سے بولتی اسے حیران کر گئی تھی ضمیمہ نام تھوڑی دیر پہلے ہی ایک ضروری کام سے باہر گیا تھا ورنہ مہراہ اسے بول کر مرحہ کو رکوا لیتی جو اب جانے کے لیے مڑ گئی تھی اس کی بیٹی ایسی تو نہ تھی وہ تو زندگی سے بھرپور تھی یا پھر اس کی شہزادوں میں وہ کبھی اس کا غم دیکھ ہی نہ پائی تھی۔۔۔۔

مہراہ کی شکوہ کن نگاہیں وجدان کی جانب اٹھی تھیں جو اب مرحہ کے پیچھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ خود کو مشکل سمجھتا مرحہ کے پیچھے بڑھ گیا جو تیزی سے مینشن سے باہر نکل رہی تھی۔۔۔۔۔ شراب نے اپنا اثر دکھانا شروع کیا تھا اس کے قدم ڈگمگانے لگے تھے۔۔۔۔۔

مرحہ۔۔۔۔۔ رکو میری بات سنو۔۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا مرحہ کے پاس پہنچ کر اس کا بازو نرمی سے پکڑ کر بولا۔۔۔۔۔ مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی چھوڑو مجھے۔۔۔

یار تم نہ بڑی کوئی چیز ہو پہلے محبت نہیں تھی تو ہر وقت میرے پیچھے پڑی رہتی تھی اور اب مجھے محبت ہے تو تم مجھے دیکھ بھی نہیں رہی ----

یار نہ کرو ایسے ---- می ---- یہ میرا دل دیکھ رہی ہو یہ دیوانہ ہو گیا ہے تمہارا ---- پاگل ہو گیا ہوں میں تمہارے پیچھے دو مہینوں سے سکون سے نہیں سویا ---- لڑکھڑاتے لہجے میں مرہا کا ہاتھ اپنے دل پر مارتا ہوا وجدان بولا

اب اگر تم مجھے چھوڑ گئی پھر میں کبھی تم سے بات نہیں کروں گا ----

وہ معصومیت سے اسے دھمکاتا ہوا بولا ---- مرہا نے سنجیدگی سے وجدان کو دیکھا اور گہرا سانس خارج کر کے اسے خاموشی سے اس کے کمرے کی طرف لے جانے لگی وہ جان گئی تھی کہ وہ اس وقت نشے کی حالت میں ہے ----

میں سب سے بڑا کمینہ ہو سکتا ہو سب سے برا، بے رحم اور سفاک ہو سکتا ہوں مگر میں بے وفا نہیں ہو مرہا پلیز میرا یقین کرو ----

وہ کمرے میں مرہا کے ساتھ داخل ہوتا اسے کمرے سے پکڑ کر جھٹکے سے اپنے ساتھ لگاتے اس کی گردن میں منہ دیے بولا مرہا نے اس کی حرکت پر بے ساختہ اپنی سانسیں روکی تھی ----

مجھے تم پر اب یقین نہیں رہا وجدان ---- اس کی بات پر وجدان نے زور سے خود میں بھیج لیا

کیسے کروں؟؟ تم نے کیا تھا؟؟۔۔۔۔ وہ اب اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔۔

تیمور اس وقت بیسمنٹ کی طرف تیزی سے قدم اٹھاتا بڑھ رہا تھا ابھی گارڈ کی بیسمنٹ سے کال آئی تھی کہ مریم کو ہوش آگیا ہے لیکن وہ مسلسل شور مچا رہی تھی جس کی وجہ سے تیمور کو پارٹی چھوڑ کر بسمنٹ جانا پڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اس حالت میں بھی اس لڑکی کو سہ کون نہیں ہے۔۔۔۔۔ تیمور منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا اس کمرے کی طرف بڑھا جہاں سے چیخنے اور چیزیں پھینکنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ جو بے دھڑک کمرے میں داخل ہوا تھا کہ اسی وقت مریم نے چیختے ہوئے نرس پر تکیہ پھینکا
تھا مگر وہ پیچھے ہو گئی تھی جس کی وجہ سے تکیے نے سیدھے تیمور کے منہ پر سلامی دی
تھی۔۔۔۔۔

تیمور کو دیکھتے ہی مریم جو اپنے آپ سے باہر ہو رہی تھی فوراً اپنی جگہ رک گئی تھی بلکہ اس نے آنکھیں پھیلا کر تیمور کو دیکھا تھا

ت۔۔۔ تم۔۔۔ اس نے اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے اسے بے یقین نظروں سے دیکھا تھا اسے یقین نہیں تھا کہ تیمور اسے یہاں لائے گا اسے لگ رہا تھا کہ اسے وہ ہی لوگ گھر سے یہاں لائے ہیں جو اس زبردستی کام کروا رہے تھے۔۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔۔۔ آفت کی پرکالہ تمہیں اس حالت میں بھی سیکون نہیں ہے۔۔۔۔۔ تیمور نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا تھا جس نے ہوش میں آتے ہی سارے کمرے کی حالت بگاڑ کر رکھ دی تھی

ڈاکٹر کو کال کرو۔۔۔۔۔ تیمور نے نرس کو کال کرنے کا بول کر ان گارڈز کو دیکھا جو کمرے کے کونے میں کھڑے تھے اس نے انہیں بھی باہر جانے کا اشارہ کر کے مریم کو دیکھا جو اب سکون سے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ت۔۔۔ تم مجھے وہاں سے لائے ہو۔۔۔۔۔ اس کے بچکانہ سوال پر تیمور نے اس کی طرف دیکھا اور اپنی مسکراہٹ دبا کر بھرپور سنجیدگی سے بولا

ہاں میں ہی لایا ہوں۔۔۔ بلکہ تمہیں میں بتاتا ہوں کس طرح میں نے تمہیں بچایا۔۔۔۔۔ کل رات کو مجھے خواب آیا تھا کہ تم پریشان ہو اس وجہ سے میں فوراً اٹھا اور نیند سے بھری آنکھوں سے چلتا تمہارے گھر گیا اور وہاں سے تمہیں اٹھا لایا۔۔۔۔۔

وہ جو تیمور کی بات پورے غور سے سن رہی تھی اس کی بکواس سن کر اس نے منہ بگاڑا جبکہ تیمور اس کا چہرہ دیکھ کر ہنس رہا تھا۔ جو کھلے بکھڑے بالوں میں منہ پھولا کر گندے گندے زاویے بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ اچھا یہ بتاؤ اب تم کیسا محسوس کر رہی ہو؟۔۔۔۔۔ تیمور نے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے اچانک ہی اس کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

سر میں۔۔۔ اور معدے میں درد ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے دبا کر بولی تھی جبکہ تیمور کی نظر بے ساختہ اس کے ہونٹوں کی طرف گئی تھی لیکن ہر فوراً ہی اس نے اپنی نگاہوں کا زاویہ پھیر لیا تھا۔۔۔۔۔

ا۔۔۔ ا۔۔۔ ڈاکٹر بس پہنچ ہی رہا ہے وہ تمہارا چیک اپ کر کے تمہیں میڈیسن دے گا جس سے تم بہتر فیمل کرو گی اب تم ایسا کرو آرام سے بیڈ پر لیٹ جاؤ اور فکر مت کرو تم یہاں محفوظ ہو۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تیمور زمین سے تکیہ اٹھا کر اسے پکڑاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

ت۔۔۔ تم کہیں جا رہے ہو؟۔۔۔۔۔ مریم نے اسے اب غور سے دیکھا تھا جو مکمل تیار ایسا لگ رہا تھا جیسے کہیں جانے والا ہو۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ گھر میں پارٹی ہے اس وجہ سے تیار ہوا ہوں اور ابھی میں تمہارے پاس ہی ہوں میں
 ڈیڈ کو بتا کر آیا ہوں۔۔۔۔۔ تیمور ہلکا سا مسکرا کر بولا تھا اور پھر نرس کو واپس کمرے میں بولا کر
 اس کی حالت ٹھیک کرنے کا کہا تھا جبکہ خود وہ ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا تھا

پیانو کے قریب بیٹھی رومیہ ابراہیم کی فرمائش پر ایک مدھر سی دھن بجاتی اسے اپنی معصومیت
 اور ہنر سے دیوانہ بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

ابراہیم مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا صبح ہی رومیہ کی ضد پر ابراہیم نے داؤد سے کہہ کر رومیہ کا
 پیانو مینشن سے یہاں پر منگوایا تھا اور اب وہ اسے مہارت سے بجاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

تم بہت خوبصورت ہو رومیہ۔۔۔۔۔ اچانک ہی ابراہیم کے بولنے پر رومیہ کی انگلیاں ساکت ہوئی
 تھیں اور بے ساختہ اس کے گال تپ اٹھے تھے اس نے اپنی پلکوں کی جھالر سے ابراہیم کو
 دیکھا تھا اور اسے اپنی طرف مسکراتے دیکھ کر وہ بھی ہلکا سا مسکرائی تھی اور دوبارہ پیانو پر اپنی
 انگلیاں چلانے لگ پڑی تھی

میرے خیال سے ہمیں اب سو جانا چاہیے۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد رومیہ کو جمائی لیتے دیکھ کر
 ابراہیم نرم لہجے میں بولا تھا جس سے وہ سر ہلاتی اٹھ کر ابراہیم کے ساتھ وہاں سے چلی گئی تھی
 جبکہ اسے اس کے کمرے میں بھیج کر ابراہیم اس کے کمرے کے باہر ہی لاؤنچ میں موجود
 صوفے پر بیٹھ گیا تھا

۱۔۔۔ ایک موقع مجھے دے۔ دے دو مرہا۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ وجدان مرہا کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر آس سے بولا تھا۔۔۔۔۔

مرحانے اسے ایک نظر دیکھا اور پھر ایک گہرا سانس لے کر اس کے بالوں میں آہستہ سے اپنا ہاتھ پھیرا

ابھی تم لیٹ جاؤ ہم صبح بات کریں گے۔۔۔۔۔ مرہاس کی حالت دیکھ کر نرم لہجے میں بولی تھی
ن۔۔۔ نہیں تم پ۔۔۔ پھر صبح تک غائب ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔ وہ زور سے اس کے گرد اپنا حصار قائم کرتا اسے خود میں بھیجنے چکا تھا۔۔۔۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

وجی۔۔۔۔ کہیں نہیں جا رہی میں یہی ہوں۔۔۔۔ فلحال مجھے سانس تو لینے دو وجی۔۔۔۔ وجدان
مرحہ کی بات سن کر بچوں کی طرح منہ بگاڑ کر پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔۔

آؤ لیٹ جاؤ۔۔۔۔۔ مرھا اسے بازو سے پکڑتی بیڈ کے قریب لے گئی اور اسے بیڈ پر بیٹھا کر اس کی ٹائی اتاری اور اس کا کوٹ اتار کر سائید پر رکھنے لگ جب وجدان نے اس کی کلائی تھامی تھی

اور بیڈ پر پیچھے کی طرف لیٹتے ہوئے اسے بھی اپنے ساتھ بیڈ پر گرا کر مرہا کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی وہ زور سے اسے تھام کر اس کی گردن میں منہ دے چکا تھا۔۔۔۔۔

وجدان۔۔۔۔۔ وجی۔۔۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ مرہا نے پہلے اٹھنے کی کوشش کی تھی مگر وجدان کی مضبوط گرفت کی وجہ سے وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی اس لیے اب وہ وجدان کو بول کر اٹھانے کی کوشش کرنے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

شیش۔۔۔۔۔ مجھے سونے دو۔۔۔۔۔ اس کی کان کی لو کو اپنے دانتوں میں ہلکا سا دبا کر وجدان بھاری آواز میں بولا تھا اور پھر اس کے ہونٹوں نے ہلکے سے مرہا کی گردن کو چھوا تھا جبکہ اس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کر کے مرہا گہرے گہرے سانس لے رہی تھی اور اس کی اس حرکت کے بعد وہ آخر بار مانتی خود بھی آنکھیں بند کر کے سونے کی ناکام سعی کوشش کرنے لگ پڑی تھی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

داؤد پریشے کے فلیٹ پر اس سے ملنے آیا تھا وہ کافی دنوں سے اس سے نہیں مل پایا تھا مگر بد قسمتی سے فلیٹ پر لگا بڑا ساتالا اس کو منہ چڑھا رہا تھا۔۔۔۔۔
 داؤد نے پریشانی سے گھڑی پر رات گیارہ کا ٹائم دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اس وقت وہ بڑفلائے کہاں جا سکتی ہے۔۔۔۔۔ خود سے سوال کرتے ہوئے اچانک ہی اس کے ذہن میں جھماکہ ہوا تھا اسے یاد آیا تھا کہ جب وہ کچھ دنوں پہلے پریشے سے ملنے آیا تھا تب اس نے اس کے موبائل میں ٹریکنگ ڈیوائس لگائی تھی۔۔۔۔۔

اس کے موبائل کی لوکیشن دیکھتے ہی داؤد کے چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا اور وہ تیزی سے بلڈنگ سے نکلا تھا کلب کی لوکیشن دیکھ کر اس کا خون کھولا تھا اس نے اس لڑکی سے کہا بھی تھا کہ اسے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر پھر بھی اس نے اس کی بات نہیں مانی تھی

س۔۔۔۔۔ سوری سر۔۔۔۔۔

سفید شمرٹ اور بلیک پینٹ میں پریشے ویٹرس کے لباس میں ہلکی سنی آواز میں مسمنائی تھی۔۔۔۔۔ اس نے کہیں جاب نہ ملنے پر مجبوراً یہاں جاب لی تھی

یہ ایک وی ای پی کلب کا منظر تھا جہاں صرف امیر لوگوں کو ہی جانے کی اجازت تھی ایسا کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا کہ یہ ایک مخصوص لوگوں کے سرکل کا کلب تھا جس کے بیچ و بیچ پریشے سر جھکائے کھڑی تھی اس کی آنکھوں میں نمی صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کی غلطی صرف اتنی تھی کہ غلطی سے وہ ایک لڑکی پر ڈرنک گرا چکی تھی اور اب ان سب کا اعتبار کا نشانہ بن رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کے ارد گرد منچلے کھڑے تھے اور اس کے ساتھ ہونے والا تماشا دیکھ رہے تھے جب ان ہی منچلوں میں سے ایک لڑکی وائٹ کا گلاس پکڑے اس کے قریب بڑھی اور سارا گلاس اس کے

سمر پر انڈیل دیا ارد گرد کھڑے لوگ اس صورت حال سے محظوظ ہوتے ہوئے ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔

پریشے نے شرمندگی کے احساس سے ضبط سے اپنی آنکھیں میچیں تھیں جب پھر سے اسی لڑکی نے ایک اور واٹن کا گلاس پکڑ کر اس پر پھینکنا چاہا مگر کسی نے اس کے ہاتھ کو زور سے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔۔۔

ارد گرد اچانک ہی موت کی سی خاموشی چھائی تھی اس لڑکی نے ہاتھ پکڑنے والے شخص کو دیکھ کر خوف سے اپنی آنکھیں پھیلائی تھی اور اس کی مضبوط گرفت سے اپنا بازو نکلوانے کی کوشش کرنی چاہی مگر اس کی گرفت اتنی ہلکی نہیں تھی کہ اس کی کمزور سی کوشش سے وہ آزاد ہو جائے۔۔۔۔۔

Е с л и кто-нибудь коснется его снова, я сломаю ему руку

(اگر دوبارہ کسی نے اسے ہاتھ بھی لگایا تو ہاتھ توڑ دوں گا) رشین (روسی) زبان میں غصے سے بولتے داؤد سے سب ڈر گئے تھے

داؤد نے جھٹکے سے اس لڑکی کا بازو چھوڑا تھا جس سے وہ پیچھے کو ہوتی اپنا توازن برقرار نہ رکھنے کی صورت میں زمین بوس ہو چکی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے ہاتھ میں موجود واٹن کا گلاس دور جا کر گرا

آہہ۔۔۔۔

پریشے نے اپنی بھگی آنکھوں سے اپنے سامنے موجود داؤد کو تشکر نگاہوں سے دیکھا تھا جو اب ارد گرد کھڑے لوگوں کو انگلی اٹھا کر خاموشی سے دھمکا رہا تھا۔۔۔۔

داؤد نے آخر میں پریشے کو دیکھا جس کی سفید شمرٹ وائن اس پر گرانے کی وجہ سے اس کے جسم کے ساتھ چپکی ہوئی تھی داؤد نے آگے بڑھ کر اپنی جیکٹ اتار کر اس کے کندھے پر ڈالی تھیں اور جھک کر اسے اپنی باہوں میں اٹھایا تھا اور لوگوں کے ہجوم سے گزرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

پریشے اس کے گردن میں منہ دیے اب آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔ اپنی گردن کو بھگتا محسوس کر کے داؤد نے اپنے لب بھینچے تھے

تم سے کہا بھی تھا میں نے کہ تم گھر سے باہر قدم بھی مت نکالنا۔۔۔۔۔ وہ اسے اپنی گاڑی کی ڈگی پر بیٹھتا ہوا اپنی سرخ آنکھوں سے اسے گھورتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

پریشے اس کی سامنے بیٹھی کوئی بچی ہی لگ رہی تھی اس نے اپنی بھگی پلکوں کی اوٹ سے اپنے سامنے کھڑے پہاڑ جیسے داؤد کو دیکھا۔۔۔۔

م۔۔۔۔ مجھے اپنے گھر واپس جانا ہے۔۔۔۔۔

وہ معصومیت سے اسے ایک نظر دیکھتی اپنے بھگے گال صاف کرتی ہوئی بولی داؤد نے اس کی بات پر اپنے جبرے بھینچے تھے۔۔۔۔۔

تم میرے ساتھ جاؤ گی میرے گھر۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اس کا بازو پکڑتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

م۔۔۔ میں کسی خونی گنڈے کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔۔

وہ داؤد کی آنکھوں میں دیکھتی ہمت کرتے ہوئے دھیمی آواز میں بولی تھی اس کی بات پر داؤد کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا اور اس نے اچانک ہی پریشے کے بازو پر اپنی گرفت مزید مضبوط کی تھی۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔ تکلیف سے پریشے کے منہ سے سسکی نکلی تو داؤد اس کا بازو جھٹکے سے چھوڑتا پیچھے ہوا تھا اور اسے گاڑی سے نیچے اتار کر بازو پکڑا اسے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر زبردستی بیٹھایا تھا اور خود بھی دوسری طرف سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر پریشے کو مزاحمت کرتا دیکھ کر اسے خونخوار گھوری سے نوازا تھا جس سے وہ اپنی جگہ پر سیدھی ہو کر جلدی سے خاموشی سے بیٹھ گئی تھی

د۔۔۔ داؤد پ۔۔۔ پلیز مجھے میرے گھر چھوڑ دیں۔۔۔۔۔ وہ اسے فل سپیڈ میں گاڑی چلاتے دیکھ کر مسمنائی تھی۔۔۔۔۔

تم تیار رہو صبح تمہاری اس خونی گنڈے سے شادی ہو اور انکار کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ تمہیں مارنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔

داؤد سخت اور سپاٹ لہجے میں بولا تھا اس کی بات پر پریشے نے اپنی آنکھیں پھیلا کر بے یقینی سے اسے دیکھا تھا

جبکہ کچھ سوچتے ہوئے اس کی آنکھوں سے دوبارہ آنسو گرنے لگ پڑے تھے۔۔۔۔۔

فورا۔۔۔ فورا اپنے آنسو صاف کرو اس سے پہلے کہ تمہارے ساتھ بہت برا پیش آؤں۔۔۔۔۔ پریشہ

نے داؤد کا سخت لجا سنتے ہی فورا اپنے آنسو صاف کیے تھے جبکہ اس کی نم آنکھیں دیکھ کر داؤد

نے زور سے جبرڑے بھینچے تھے۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumatalent.com/>

مرحاً آئی تھی پارٹی میں ضہمخام۔۔۔۔۔ پارٹی ختم ہونے کے بعد مہراہ اور ضہمخام اس وقت کمرے میں تھے جب اداس سی مہراہ ضہمخام سے بولی

ہمم۔۔۔۔۔ جانتا ہوں وہ یہاں ہی ابھی وجدان کے ساتھ۔۔۔۔۔ تم فکر مت کرو اب وہ نہیں
جائے گی۔۔۔۔۔ ضیخام اسے بتاتا ہی تسلی بھی دینے لگ پڑا جبکہ اس کی بات ہر مہماہ پر سیکون
ہوئی تھی۔۔۔۔۔

مجھے لگا کہ وہ چلی گئی ہے اب اسے میں کہیں نہیں جانے دوں گی ضمخام۔۔۔۔۔ مہراہ ضمخام کے قریب آتی اس کے گرد اپنے بازوؤں گھیرا ڈال کر اس کے سینے پر ٹکا کر بولی تھی۔۔۔۔۔ ہم۔۔۔۔۔ وہ اب کہیں نہیں جائے گی۔۔۔۔۔ اسے یقین دلاتے ضمخام نے جھک کر اس کے ماتھے کو محبت و عقیدت سے چوما تھا۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آ رہا ضمخام وقت کتنی جلدی گزر گیا ہے مجھے آج بھاء یاد ہے جب تم پہلی بار مجھے یہاں لائے تھے اور میں نے تمہیں گدھا کہا تھا۔۔۔۔۔ پرانی بات یاد کر کے مہراہ بے ساختہ مسکرائی تھی جبکہ ضمخام بھی ہنس پڑا تھا کیسے بھول سکتا تھا وہ یہ یادیں تو اس کی زندگی کی سب سے حسین یادیں تھیں۔۔۔۔۔

تمہیں یاد ہے جب میں نے تمہیں زبردستی باندھ کر تمہاری میچوں سے بھری بریانی تمہیں کھلائی تھی مہراہ۔۔۔۔۔ ضمخام وہ وقت یاد کرتا کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ یاد ہے مجھے۔۔۔۔۔ اس کے سینے پر ہلکے سے تھپڑ مارتی وہ بولی تھی۔۔۔۔۔ تم نے مجھے کبھی بتایا نہیں تمہیں کیسا محسوس ہوا تھا جب مجھے کیڈنپ کیا گیا تھا میشن سے۔۔۔۔۔ مہراہ نے وہ وقت یاد کرتے بے ساختہ پوچھا تھا

مجھے ایسا لگا تھا اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میری سانس بند ہو جائے گی۔۔۔ مگر تم تو ٹھہری مہراہ دی گریٹ جو ان کی بینڈ بجا چکی تھی۔۔۔۔۔ وہ اس کے گال کو اپنے لب سے چھوتا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

وقت واقعی تیزی سے گزر گیا ہے ضہ-مخام۔۔۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ میں کبھی تمہارے ساتھ رہوں گی اور پھر وہ بھی اتنی خوش کہ اب تمہارے بغیر رہنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ اب بس میری یہ ہی دعا ہے کہ ہمارے بچے بھی اپنی اپنی زندگیوں میں خوش ہو جائیں۔۔۔ مہرماہ کی بات سن کر ضہمخام نے ہنکار بھرا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھی اب یہ ہی چاہتا تھا کہ مرہا اور وجدان کے درمیان سب ٹھیک ہو جائے اور باقی بچے بھی اپنی زندگیوں میں پرسکون ہو جائیں۔۔۔۔۔

.....

وجدان کی آنکھ خود پر وزن محسوس کر کے کھلی تھی اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تو مرہا اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی اس نے آنکھیں کھول کر بے یقینی سے مرہا کو دیکھا اور پھر رات لو یاد کرتے جہاں وہ مسکرایا تھا وہاں ہی اس کے سر میں شدید درد اٹھا تھا جسے نظر انداز کر کے اس نے آہستہ سے مرہا کے چہرے پر پھیلے بالوں کو ہٹایا تھا اور اس کو غور سے دیکھا تھا جو پرسکون سی سو رہی تھی۔۔۔۔۔

وجدان نے آہستہ سے اس کے چہرے پر جھکتے اس کے سر کو چوما تھا اور پھر مرہا کے چہرے کی طرف دیکھا تھا جو نیند میں ہی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

اپنے دکھتے سر میں اٹھتے درد کو کم کرنے کے لیے اس نے اپنی کن پٹیاں سملائی تھیں پھر مرہا کے اٹھ جانے کے ڈر سے وہ ویسے ہی لیٹا رہا تھا۔۔۔۔۔

وجدان مرہا کے بالوں میں انگلیاں چلاتا سیدھا ہو کر چھت کو گھورنے لگ پڑا تھا۔ جب مرہا ہلکا سا کسمکسائی اور اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔

وجدان کو دیکھتے ہی وہ ہلکا سا مسکرائی تھی لیکن پھر سب کچھ یاد کرتے ہی اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی اور وہ وجدان سے دور ہونے کی ناکام سی کوشش کرنے لگ پڑی تھی مگر وجدان بھی اس سے تیز تھا جس نے اسے زور سے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو وجدان مجھے اٹھنا ہے۔۔۔۔۔ مرہا منہ بگاڑ کر بولی وجدان نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہی اس کی ناک ہلکی سی دبائی۔۔۔۔۔

وعدہ کرو پہلے میری بات سیکون سے سنیو گی۔۔۔۔۔ وجدان امید سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا پوچھنے لگا جس پر مرہا نے آہستہ سے اپنا سر ہلایا وجدان نے اس کو چھوڑا تو وہ فوراً اٹھ کر بیٹھی تھی جبکہ اس نے اپنے بکھرے بالوں کو تیزی سے اپنے ہاتھوں سے سیدھا کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

جو بھی بات کرنی ہے وجدان جلدی کرو پھر مجھے واپس بھی جانا ہے۔۔۔۔۔ مرہا کی بات سنانے ہی وجدان کے ماتھے پر لکریں ابھری تھیں اور اس نے بیٹھتے ہی مرہا کو دوبارہ پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔۔۔

پہلے تم میری بات سنیو گی اور دوسری بات اب تم کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔۔۔ وہ رعب سے بولا جس کا مرہا پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

یہ فیصلہ میرا ہوگا کہ میں کیا کروں گی اور کیا نہیں۔۔۔۔۔ اب جلدی کرو۔۔۔۔۔ اور بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔
مرحہ کی بات سن کر وجدان اسے سب کچھ بتانے لگا جبکہ وجدان کی باتیں سن کر مرحہ بالکل
چپ سی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

سچ کہہ رہے ہو؟؟ مجھے بے وقوف تو نہیں بنا رہے؟؟۔۔۔۔۔ مرحہ نے اس کی طرف چہرہ کا رخ
کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

تمہیں بے وقوف بنایا جاسکتا ہے؟؟۔۔۔۔۔ الٹا وجدان نے اس سے ہی پوچھ ڈالا تھا۔۔۔۔۔
میرا یقین کرو مرحہ وہ سب جان بوجھ کر جولیا نے کیا تھا اور بڑے پاپا کو بھی میں نے سب کچھ
بتا دیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ وجدان اس کا رخ مکمل اپنی طرف کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

محبت میں تو پہلی چیز ہی یقین اور بھروسہ ہوتا ہے۔۔۔ کیا تمہیں مجھ پر تھوڑا سا بھی یقین
نہیں تھا؟؟۔۔۔ وجدان نے اس کی ٹھوڑی تھام کر اس کا جھکا ہوا سر اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

مجھے تم پر یقین تھا وجدان لیکن تمہارا مسئلہ مجھ پر تنقید اور مجھ سے دور جانا اور پھر وہ سب
۔۔۔ میں کیا سمجھتی وجدان۔۔۔۔۔ اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ایک بار صفائی دینے کا موقع تو دیتی۔۔۔۔۔ وہ اس کی گال کو سہلاتے ہوئے بولا
سوری۔۔۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی شرمندہ سی بولی تھی۔۔۔۔۔

آئینہ کے بعد ایسے کہیں مت جانا۔۔۔۔۔ وجدان نے جھک کر آہستہ سے اس کا سر چوما تھا۔۔۔۔۔

اور اب تم کہیں نہیں جاؤ گی بلکہ بڑے پاپا سے بات کرتا ہوں لگے ہفتے ہی تمہاری رخصتی کرواتا ہوں۔۔۔۔۔ وجدان کی بات سن کر مرحا نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اتنی بھی جلدی کیا ہے؟ مرحا نے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔ آگے ہی بہت دیر ہو گئی ہے اب مزید نہیں کرنی اور پھر تمہارے بھائی کو بھی ابھی منانا ہے جو میری جان کا دشمن بنا پڑا ہے۔۔۔۔۔ وجدان محبت سے اسے دیکھتے ہوئے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

لیکن تم تو مجھے پسند نہیں کرتے وجدان۔۔۔۔۔ مرحا نے اس کی بات پر سنجیدگی سے پوچھا جبکہ اس کی آنکھوں میں اداسی صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

اور تم سے یہ کس نے کہا ہے کہ مجھے تم پسند نہیں ہو۔۔۔۔۔ وجدان نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

تم نے۔۔۔۔۔ مرحا نے اداسی سی کہا جبکہ اسے اداس دیکھ کر وجدان نے بے ساختہ اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔۔۔

اگر مجھے تم پسند نہ ہوتی تو یوں اتنے دنوں سے مجنوں کی طرح سارے کام چھوڑ کر تمہارے غم میں کمرے میں بند نہ رہتا۔۔۔۔۔ وجدان کی بات سن کر مرحا مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

تمہارے سر میں درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔؟؟۔۔۔۔۔ مرحا نے اچانک ہی رات کو اس کی حالت یاد کرتے اس سے دور ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ وجدان نے اس کی بات پر اپنی کم پٹیاں سہلائی تھیں۔۔۔۔۔

تم رکو میں میڈ سے کہتی ہوں تمہیں میڈسن لا کر دے اور وجدان مجھے بالکل نہیں پسند کہ تم ایسے ڈرنک کرتے پھرو اگر آئندہ کے بعد تم نے اس گندی ڈرنک کو ہاتھ لگایا تو پھر دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں

مرحہ کی ڈانٹ سنتا وہ مسکرایا تھا جبکہ مرحہ اب ہلکا ہلکا اس کا سر دبا رہی تھی۔۔۔۔۔

پریشہ زمین پر بیڈ کے ساتھ بیٹھی چھت کو گھور رہی تھی کل داؤد اسے اپنے گھر لے آیا تھا اور اسے اس وقت کمرے میں بند کیا ہوا تھا وہ جانتی تھی کہ داؤد اسے پسند کرتا ہے لیکن وہ اس کے اس مافیا میں ہونے کی وجہ سے ہی اس سے دور بھاگتی تھی

اور جس چیز سے وہ اتنے سالوں سے بھاگ رہی تھی آخر پھر وہ دوبارہ اسی میں ہی پھنس گئی تھی۔۔۔۔۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے اپنی نگاہیں دروازے کی طرف کی جہاں فریش سا داؤد کھڑا تھا اس کے بال ہلکے ہلکے نم تھے جسے دیکھ کر پتا چل رہا تھا کہ وہ ابھی شاور لے کر آیا تھا۔۔۔۔۔

داؤد اس کو گم سم سا دیکھ کر اس کے پاس آیا اور آہستہ سے زمین پر اس کے قریب جھکا تھا۔۔۔۔۔ پریشہ نے اس کو دیکھتے ہی اپنی نگاہیں جھکالی تھیں۔۔۔۔۔

بڑ فلانے جلدی سے اٹھو اور فریش ہو جاؤ تھوڑی دیر میں میری موم بھی آنے والی ہیں پھر ہمارا نکاح ہوگا۔۔۔۔ داؤد کی بات سنتی پریشے نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

م۔۔۔ مجھے اس خون خرابے میں ن۔۔۔ نہیں رہنا۔۔۔ مجھے سکون کی زندگی چاہی ہے داؤد۔۔۔ وہ نم لہجے میں بولتی داؤد کو بچی ہی لگی تھی۔۔۔۔

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں بڑ فلانے کہ ان سب چیزوں سے تم دور رہو گی۔۔۔۔ مجھ پر یقین کرو اور اب میں تمہاری آنکھیں نم نہ دیکھوں۔۔۔۔ جلدی سے اٹھو۔۔۔۔ داؤد کی بات سنتی وہ لب کاٹتی اٹھی تھی وہ جانتی تھی داؤد کی بات ماننے کے سوا وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی۔۔۔۔

مجھے تم پر یقین ہے۔۔۔۔ وہ زمین سے اٹھتی دھیمی آواز میں مسمنائی اور تیزی سے واشروم میں چلی گئی تھی جبکہ اس کی بات پر داؤد مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

ابراہیم فریش ہو کر بیڈ پر بیٹھا اپنا موبائل دیکھ رہا تھا جب داؤد ناک کر کے اس کے کمرے میں داخل ہوا ابراہیم نے سر اٹھا حیرت سے داؤد کو دیکھا۔۔۔۔

تمہاری طبیعت ٹھیک ہے داؤد؟؟؟ ابراہیم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

کیوں؟۔۔۔۔ ویسے میں بالکل فٹ ہوں۔۔۔۔ داؤد اس سے کچھ فاصلے پر ہی بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔ اس لیے پوچھا ہے کہ آج تمہارے ہاتھوں نے زحمت کر کے میرے روم کا دروازہ کیسے ناک کر

لیا ہے۔۔۔۔ ابراہیم کی بات پر داؤد ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے ابراہیم --- داؤد سنجیگی سے بولا --- ابراہیم اپنا موبائل رکھتا اس کی طرف متوجہ ہوا تھا اور اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

آج میں نکاح کرنے والا ہوں ماما بھی بس تھوڑی دیر تک پہنچنے والی ہیں انہیں اور ڈیڈ سے میری بات ہو چکی ہے۔۔۔ لیکن میں تم سے یہ بات نہیں کرنے آیا بلکہ تم سے کچھ پوچھنے آیا ہوں۔۔۔ کیا تم رومیہ سے شادی کرنا چاہتے ہو؟؟ --- داؤد ٹھہر ٹھہر کر بولا تھا ابراہیم جو اس کے اچانک نکاح پر حیران تھا وہاں ہی اب اس کی آخری بات سن کر دل ہی دل میں بھنگڑے ڈال رہا تھا

ہاں --- تم جانتے ہو رومیہ میرے لیے بہت اہم ہے اس کی حفاظت کے لیے میں کچھ بھی کروں گا۔۔۔ ابراہیم سنجیگی سے بولا۔۔۔۔۔

ہمم --- مجھے بتا ہے تجھی میں نے ماما اور ڈیڈ سے بات کی ہے --- کیا تم آج رومیہ کے ساتھ نکاح کرو گے؟؟ --- داؤد کی بات سنتا ابراہیم خوشی سے اچھلا تھا

ہاں ہاں --- میں ابھی کرنے کو تیار ہوں --- اسے گلے لگاتے ابراہیم خوشی سے بولا تھا اسے امید نہیں تھی اتنی جلدی یہ سب ہو جائے گا اور سب سے بڑی بات کہ داؤد خود اس سے کہے گا

چل پھر جلدی سے اٹھ کر تیار ہو جا۔۔۔۔۔ داؤد مسکراتا اسے خود سے ہٹاتا بولا تھا جبکہ ابراہیم اس کی بات پر جھٹ سے اٹھا تھا۔۔۔۔۔

گڈ مورنگ۔۔۔ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہی مرزا اور وجدان دونوں مسکرا کر بولتے سب کو حیران کر گئے تھے۔۔۔۔

ممی آج آپ بڑی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔۔ مہراہ کو دیکھتی مرزا نے اسے آنکھ مارتے کہا اور جوس گلاس میں ڈالتی پینے لگی۔۔۔۔

کوئی نئی بات کرو بیٹا جی۔۔۔۔ یہ میں پہلے ہی جانتی ہوں۔۔۔۔ مہراہ اس کو دیکھتی مسکرا کر بولی تھی جبکہ سب اسے آج یہاں واپس گھر میں دیکھ کر خوش دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔

اور یہ کہ ممی میں آپ سے زیادہ پیاری ہوں۔۔۔۔ وہ مہراہ کو تنگ کرنے کے لیے بولی تھی جبکہ اس کی بات سنتی مہراہ کے ساتھ سب مسکرا اٹھے تھے۔۔۔۔

بڑے پاپا مجھے آپ سے بلکہ سب سے بات کرنی ہے۔۔۔۔ وجدان سنجیدگی سے ضمیمہ کی طرف دیکھتا بولا تھا سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔۔

میں اور مرزا ہم دونوں چاہتے ہیں کہ اگلے ہفتے تک آپ مرزا کی رخصتی کر دیں۔۔۔۔ وہ مرزا کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا تھا جو اپنا نام لیے جانے پر اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔

کیا تم بھی ایسا چاہتی ہو مرزا؟؟۔۔۔۔ وجدان کی بات سن کر ضمیمہ نے مرزا سے پوچھا جس نے ہلکا سا اپنا سر ہلایا تھا جبکہ اسے اچانک ہی سب سے شرم سی محسوس ہونے لگ پڑی تھی اور اسے اپنے گال تپتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

صوفیہ اور رامش تم دونوں کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔۔۔ ضمنام نے ان دونوں سے پوچھا
 نہیں۔۔۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ رامش صوفیہ کو ایک نظر دیکھتا مسکرا کر بولا تھا
 ہمم۔۔۔۔۔ جب تم دونوں راضی ہو تو ہم کون ہیں اعتراض کرنے والے۔۔۔ لگے ہفتے ان
 دونوں کا ریسپشن ہوگا اور اسی دن مرحا کی رخصتی ہوگی اس لیے سب اپنی اپنی تیاری شروع
 کر دیں۔۔۔۔ مہراہ کی طرف ایک نظر دیکھتے اور اس کے ہلکے سے سر ہلا کر رضا مندی دینے پر
 ضمنام سب سے بولا تھا

سب ہی اس کی بات سنتے مسکرا اٹھے کافی دنوں بعد گھر میں اچھا ماتول ہوا تھا۔۔۔۔۔ اب سب
 آنے والے فنکشن کے بارے میں بات کرنے لگ پڑے تھے

<https://www.classicurdumal.com/> *****

رومیہ آفہ کے کہنے پر گلابی رنگ کی فراک پہنے کھڑی تھی جبکہ آفہ اس کے بال بناتی اس
 سے ہلکی پھلکی باتیں کر رہی تھی ابراہیم سے نکاح کے بارے میں وہ رومیہ کو اچھے سے سمجھا
 چکی تھی جبکہ رومیہ ابراہیم کو سوچتی مسکرا رہی تھی وہ فراک میں گلابی گلابی ہی لگ رہی
 تھی۔۔۔۔

آفہ نے اس کا ہلکا سا میک اپ بھی کر دیا تھا جس سے وہ واقعی گریا لگ رہی تھی اس کے
 حسن میں اضافہ اس کے چہرے پر موجود معصومیت کر رہی تھی

اور پھر تھوڑی ہی دیر میں سب سے پہلے ابراہیم اور رومیہ کا نکاح ہو چکا تھا ابراہیم نے مسکراتے ہوئے رومیہ کو دیکھا تھا اور نکاح کے پیپرز پر سائن کر کے اسے سکون سا مل گیا تھا میری بہن کو زرا بھی تکلیف پہنچی تو تمہارا بہت برا حال کروں گا۔۔۔ نکاح کے ہوتے ہی داؤد نے اسے دھمکایا تھا اس کے بعد ہی داؤد اور پریشے کا نکاح شروع ہوا تھا نکاح قبول کرنے سے پہلے اس بے ایک آخری امید سے داؤد کو دیکھا تھا جس نے اسے جواب دینے کا اشارہ کیا تھا جبکہ آلفہ داؤد کے معاملے میں خاموش ہی رہی تھی ورنہ پریشے کو دیکھ کر اسے پتا چل گیا تھا کہ داؤد اس کے ساتھ زبردستی شادی کر رہا تھا جبکہ رومیہ کے لیے آلفہ بے حد خوش تھی۔۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔۔۔ نکاح کے ہوتے ہی ابراہیم داؤد کے گلے لگا تھا جو مسکراتے ہوئے پریشے کو دیکھنے کے بعد اس سے ملا تھا پریشے کے لیے داؤد نے ہلکے گولڈن رنگ کی فراک منگوائی تھی جس میں وہ اداس سی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

آلفہ نے آہستہ سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا جسے محسوس کر کے پریشے نم آنکھوں سے آلفہ کو دیکھتی مسکرائی تھی اپنی ماں کو یاد کرتی اس کی آنکھیں مزید بھیگی تھیں۔۔۔۔۔

اس نے آلفہ سے نظریں ہٹا کر داؤد کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے اپنی جانب دیکھتے اس نے بے ساختہ اپنی نگاہیں جھکا لیں تھیں جبکہ اس کے گال گلابی ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

تیمور اب اس لڑکی کی طبیعت کیسی ہے؟؟۔۔۔ وجدان نے تیمور سے پوچھا اسے ابھی ہی تیمور سے ساری بات پتا چلی تھی

ڈاکٹر کے مطابق اسے کوئی ایسا ڈرگ دیا گیا ہے جس سے اس کے اثرات اس پر ہوئے ہیں اسی وجہ سے اسے خون کی الٹیاں آرہی ہیں وہ ڈرگ اس کو آہستہ آہستہ اندر سے ختم کر دیتا اگر تھوڑی دیر وہ مزید وہاں رہتی اور یہ ڈرگ لیتی تو اسے بچانا بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔ اب ڈاکٹر نے اسے میڈسن دی ہے جو ڈیلی دینی ہے۔۔۔۔۔ تیمور لب بھیج کر وجدان کو اس کی حالت بتانے لگا۔۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔ اب تم یونیورسٹی جاؤ اور جس لڑکی پر تمہیں شک ہے اس کو زرا باتوں میں الجھاؤ۔۔۔۔۔ وجدان اس کی بات سن کر بولا تیمور وجدان کی بات پر اس سے ملتا وجدان کے سسٹمی روم سے نکلا تھا اور یونیورسٹی جانے سے پہلے وہ بیسمنٹ میں مریم کو دیکھنے گیا تھا۔۔۔۔۔ نجانے کیوں مریم کی یہ حالت اسے بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ آہستہ سے ناک کرتا روم میں داخل ہوا جہاں مریم فروٹس کھا رہی تھی اور ساتھ ساتھ نرس سے بات کر رہی تھی اسے دیکھتے ہی مریم کی آنکھیں چمکیں تھیں۔۔۔۔۔

تم بھی فروٹس کھانے آئے ہو پروفیسر۔۔۔۔۔ مریم اسے تنگ کرنے کے لیے بولی۔۔۔۔۔

نہیں تم ہی کھاؤ میں تمہیں بتانے آیا تھا میں یونیورسٹی جا رہا ہوں اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو باہر کھڑے گارڈز کو بتا دینا اور شام کو میں واپس آؤں گا اور پھر تم سے تفصیلی بات

ہوگئی۔۔۔۔۔ تیمور اس کے قریب آتا بولا تھا جبکہ اس کی بات سن کر مریم نے آہستہ سے سمر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

مجھے کپڑے چاہیے۔۔۔۔۔ وہ دھیمی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔۔
ہمم۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر تک تمہیں تمہاری ضرورت کی ساری چیزیں مل جائیں گی۔۔۔۔۔ تیمور ہلکا سا مسکرا کر بولتا ا سے ایک آخری نظر دیکھ کر مڑ گیا تھا۔ جبکہ اس کا جواب سن کر مریم مطمئن ہو گئی تھی

سر وہ لڑکی غائب ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ ایک لڑکا اپنے سامنے کھڑے بہزاد سے بولا۔۔۔۔۔
کیسے غائب ہوئی ہے وہ یہ مت بھولو بوس کی بہن کو اس کی وجہ سے خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔
وہ غصے سے اپنے سامنے کھڑے شخص سے بولا۔۔۔۔۔
نہیں سمر اس کا کسی کو نہیں پتا چلے گا اور سمر رات کو ہی وہ مریم غائب ہوئی ہے باقی ہمارے آدمیوں کو بھی مار دیا گیا ہے۔۔۔۔۔

اس لڑکے نے اپنے سامنے کھڑے بہزاد سے کہا۔۔۔۔۔
ڈھونڈو اسے ابھی ہمیں اس لڑکی سے بہت کام نکلوانے ہے اور بوس کو بھی بتا دو کہ اب اس کی بہن کی حفاظت اس کے ذمے ہے جب تک وہ مریم کو واپس نہیں ڈھونڈے گا تب تک اس کی بہن کی حفاظت ہمارا کوئی آدمی نہیں کرے گا اور اب دفع ہو جاؤ۔۔۔۔۔

بہزاد دھاڑا تھا اور وہ لڑکائی سے بھاگ گیا تھا

میں تمہارے سارے خاندان کو برباد کر دوں گا ضمیمہ خام۔۔۔۔ وہ خود سے عہد کر رہا تھا۔۔۔۔ جبکہ اسے معلوم ہی نہ تھا کہ وہ جس کے ذریعے انھیں برباد کرنا چاہتا ہے دراصل وہ اس سے خود کو ہی برباد کر رہا تھا۔۔۔۔۔

مرحاً کو کچھ دیر پہلے ہی مریم کے بارے میں پتا چلا تھا اور اب وہ بیسمنٹ میں اس سے ملنے جانا چاہتی تھی وہ روم میں ناک کر کے داخل ہوئی تو مریم پورے کمرے میں گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔

مرحاً کو دیکھ کر مریم اپنی جگہ رک گئی تھی اور اس نے غور سے مرحاً کو اوپر سے نیچے تک دیکھا تھا وہ آسمانی رنگ کے فراک کے ساتھ جینز پہنے گلے میں سٹالر لپیٹے کھڑی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

مرحانے بھی ایک بھرپور نظر اپنے سامنے کھڑی مریم پر ڈالی تھی جو زرد سی لگ رہی تھی۔ مرحا کو خود کا معائنہ کرتے دیکھ کر مریم کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا اسی لیے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی بیڈ پر خاموشی سے بیٹھ گئی تھی جبکہ کمرے میں بیٹھی نرس مرحا کا اشارہ پاتے ہی باہر چلی گئی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ میں مرزا۔۔۔ تیمور نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تھا۔۔۔۔۔ اب کیسا فیل کر رہی ہو تم؟؟۔۔۔ مرزا نے ٹھہر ٹھہر کر نرم لہجے میں بول رہی تھی۔ جبکہ تیمور کا نام مرزا کے منہ

سے سن کر نجانے کیوں اسے جلن سی محسوس ہوئی مگر لگے ہی پل مرزا کی بات سن کر اس نے من ہی من میں خود کو کوسا تھا۔۔۔۔۔

وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔۔۔ شاید مرزا اس کے تاثرات جانچ چکی تھی تبھی ہلکا سا مسکرا کر بولی تھی۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ میں مریم۔۔۔۔۔ مریم نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔۔۔۔۔
مریم مجھے تم اپنی دوست ہی سمجھو۔۔۔ مجھے تم سے کچھ باتیں پوچھنی ہے اگر تم جواب نہیں دینا چاہتی تو میں تمہیں فورس نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

مرزا نرم لہجے میں بولتی اس کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی مریم نے اس کی بات سننے بے چینی سے ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا تھا وہ اس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی جس بارے میں مرزا پوچھنا چاہتی تھی جبکہ اس کے چہرے ہر سائے لہراتے دیکھ کر مرزا نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھاما تھا

جس نے تمہارے ساتھ یہ کیا ہے اس کا بدلہ میں خود لوں گی۔۔۔۔۔ تم سے کون زبردستی یہ کام کروا رہا تھا؟؟۔۔۔ مرزا نے اس کے ہاتھ کو ہلکا سا سہلاتے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

م۔۔۔ میں انہیں نہیں جانتی تھی۔۔۔ مریم نم آنکھوں سے اسے سب کچھ بتانے لگی۔۔۔۔۔

و۔۔۔ وہ لوگ چاہتے تھے کہ میں تیمور کو یہ یقین دلاؤں کہ میں کسی بوس نامی شخص کی بہن ہوں وہ لوگ مجھے ہر روز رات کو ایک ڈرگ کھانے کو دیتے تھے تاکہ میں ٹھیک سے سوچ نہ

سکوں یا پھر بھاگنے کی کوشش نہ کروں۔۔۔ کچھ دن پہلے میری طبیعت یونیورسٹی میں کافی خراب ہوگئی تھی تب میں نے تیمور سے مدد مانگی تھی اس کے بعد میری گھر۔۔۔ گھر تو نہیں جہنم کہوں گی وہ لوگ میری ہر چیز پر نظر رکھتے تھے۔۔۔ پھر اس دن گھر آکر میری طبیعت مزید بگڑ گئی تھی میں واشروم میں گر کر بے ہوش ہوگئی تھی اس کے بعد جب مجھے ہوش آیا تو میں اپنے بیڈ پر تھی جبکہ میں نے ان لوگوں کو بات کرتے سنا تھا وہ ڈرگ میرے لیے بہت زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اس کے کچھ سائیڈ ایفکٹس تھے اور وہ ڈرگ ابھی بن رہا تھا جس کا ایکسپریمنٹ وہ ایک طرح مجھ پر کر رہے تھے۔۔۔۔۔ آخری بات بتاتے وہ سسک ہی پڑی تھی مرحانے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگاتے تسلی دی تھی جبکہ مریم پھر بولنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

پھر اس کے بعد میں بیڈ پر ہی رہی تھی وہ لوگ میری حالت دیکھنے کے باوجود مجھے وہ ڈرگ زبردستی دے رہے تھے جس سے میں بیڈ سے بھی نہیں اٹھ پا رہی تھی اور پھر تیمور نے مجھے اس جہنم سے بچا لیا اور اب میں یہاں ہوں۔۔۔۔۔ اس نے اسے بتا کر ایک سکون کا سانس خارج کیا تھا۔۔۔۔۔

تم یہاں محفوظ ہو بلکہ آج تمہیں تمہارے نئے کمرے میں شفٹ کردیں گے اور ان لوگوں کو ایسا سبق سکھایا جائے گا کہ وہ یاد رکھیں گے کی ان لوگوں نے کس سے پنگا لیا ہے۔۔۔۔۔ مرحا مسکرا کر اسے بتا رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ لوگ کون ہیں؟؟۔۔۔ مریم نے کافی دیر سے اپنے ذہن میں مچلتا سوال پوچھا کیونکہ اس جگہ سے نکلنا اتنا آسان نہیں تھا جہاں سے تیمور اسے لایا تھا۔۔۔۔

مرحہ اس کی بات پر مسکرائی تھی۔۔۔ اوکے ہم یہاں کی مافیہ میں ٹاپ پر ہیں مطلب کہ ہماری خود کی ایک گینگ ہیں۔۔۔۔ مریم نے آنکھیں پھیلا کر مرحہ کو دیکھا تھا

ڈونٹ وری سویٹی تم یہاں محفوظ ہو کوئی بھی تمہیں کچھ نہیں کہے گا تم جہاں چاہے جا سکتی ہوں لیکن ابھی وہ لوگ تمہیں پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہے ہیں اس لیے ہم تمہیں کچھ دنوں کے لیے یہاں سے نہیں جانے دے سکتے اور اب تم ریسٹ کرو پھر رات میں سب کے ساتھ تمہاری ملاقات ہوگی۔۔۔ مرحہ آہستہ اس کو بولتی اس کے چہرے کو نرمی سے تھپتھا کر باہر چلی گئی تھی۔ جبکہ مریم سوچ رہی تھی کہ کہیں وہ کسے اور مصیبت میں تو نہیں پھنس گئی تھی۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/>

پریشہ بیڈ روم میں بے چین سعی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ داؤد کا کمرے میں آنے کا سوچ کر اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اسے اپنی دھڑکن صاف کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنی گھبراہٹ کم کرنے کے لیے کمرے کی ہر چیز کو غور سے دیکھنے لگ پڑی تھی ابھی اس کی دھڑکن نارمل ہی ہوئی تھی کہ اسی وقت روم کا دروازہ کھول کر داؤد روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

داؤد کو اپنے قریب آتے دیکھ کر اس کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو رہا تھا جبکہ اس کو دھڑکن اپنے کانوں میں سنائی دینے لگ پڑی تھی۔۔

بڑ فلائے۔۔۔۔۔ داؤد کے پکارنے پر اس نے بے ساختہ نظریں اٹھائی تھیں وہ بیڈ کے قریب ہی کھڑا تھا پریشے کے دیکھنے ہر داؤد نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کے سر کو محبت سے چوما تھا جبکہ اس کا لمس محسوس کر کے وی کانپ دی گئی تھی

ڈریس چیخ کر لو۔۔۔۔۔ ہم تھوڑی دیر تک مینشن واپس جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ اس کے گال کو سہلاتے داؤد مدھم لہجے میں بولا تھا اور اس کے گلابی گال کو بے ساختہ جھک کر اس نے اپنے ہونٹوں سے چھوا تھا۔۔۔۔۔

جلدی جاؤ اس سے پہلے کے میں تمہیں کھا جاؤں بڑ فلائے۔۔۔۔۔ داؤد کی بات سن کر وہ جو سختی سے آنکھیں میچ کر بیٹھی تھی اس نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں اور داؤد کے پیچھے ہٹنے ہر وہ تیزی سے واشروم کی طرف بھاگی تھی۔ اس کو جاتے دیکھ کر داؤد مسکراتا ہوا روم سے باہر چلا گیا تھا

ہیلو بنیکا کیسی ہو تم؟؟۔۔۔۔۔ تیمور کے پوچھنے پر بنیکا کی باچھیں کھل گئی تھیں تیمور اس وقت خالی کلاس میں تھا سب لوگ جاچکے تھے کلاس میں بس بنیکا اور وہ تھا

(چڑیل دیکھ ایسے رہی ہے جیسے اپنی نظروں سے ہی مجھے نگل جائے گی) تیمور نے بنیکا کو خود کو دیکھتے پا کر سوچا۔۔۔۔

آئی ایم فائن سمر۔۔۔۔ وہ اپنے پینٹ کیے ناخنوں والے ہاتھ سے تیمور کے بازو جو ہلکا سا چھو کر بولی۔۔۔ (چھو تو ایسے رہی ہے جیسے ان لمبے ناخنوں سے مجھے مارنے کا سوچ رہی ہو۔۔۔۔ چڑیل) تیمور نے سوچ کر بمشکل مسکراتے ہوئے بنیکا کو دیکھا۔۔۔۔

تمہارے بال بہت پیارے لگ رہے ہیں بنیکا مجھے ان کا کلر بہت پیارا لگا ہے ان سے تم بالکل ڈول لگ رہی ہو۔۔۔ (بال کم رنگ برنگے دھاگوں کا گھونسلا لگ رہا ہے چڑیل لگ رہی ہو پوری) تیمور نے دل میں اس کے بارے میں اپنے نادر خیالات سوچے۔۔۔۔۔

تھینک یو سمر۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولی جبکہ اس کے چہرے کے میک اپ کو دیکھتے تیمور نے مزید اس کی تعریف (تعریف کم اور بے عزتی زیادہ) کرنے کا سوچا

اور واؤ تمہاری یہ پلکیں کتنی بڑی ہیں۔۔۔ (بالکل چڑیل جیسی ہے بھوتنی کہیں کی۔۔۔۔ فاؤنڈیشن کم لگا لیتی ایسے لگ رہا ہے کہ آٹے میں منہ ڈال کر آئی ہو سی بھوتنی لگ رہی ہو۔۔۔۔) تیمور نے من میں سوچا اور پھر مزید بنیکا سے بولا جو اب نقلی سا شرما رہی تھی۔۔۔۔

اور تمہاری سیکن کتنی گلو کر رہی ہے۔۔۔ میں نے پہلے دیکھا ہی نہیں تھا کہ تم اتنی خوبصورت ہو بنیکا آج تمہیں دیکھتے ہی میرا دل تمہاری تعریف کرنے کو کیا۔۔۔۔ (توبہ توبہ اور کتنا جھوٹ

بولنا پڑے گا)۔۔۔ تیمور نے مسکراتے ہوئے بنیکا سے کہا جو اب خود کو ساتویں آسمان پر سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

تھینک یو سر۔۔۔۔ وہ خوشی سے اچھلتی تیمور کا بازو پکڑنے لگی جب تیمور تیزی سے بولا۔۔۔۔۔
میری نیکسٹ کلاس شروع ہوگئی ہے تم سے بعد میں ملوں گا بنیکا۔۔۔ وہ جلدی سے سامان سے میٹ کر وہاں سے نکل گیا تھا جبکہ بنیکا اس کی تعریف یاد کرتی وہاں کھڑی اکیلی پاگلوں کی طرح مسکرا رہی تھی

ہے لٹل سٹار۔۔۔ کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟ ابراہیم نے رومیسہ کے روم میں بے دھڑک داخل ہوتے پوچھا۔ لیکن ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اسے فراک کے ساتھ جدوجہد کرتے دیکھ کر وہ اپنی جگہ رک گیا تھا

و۔۔۔ وہ ابراہیم یہ فراک کی زپ نہیں کھل رہی۔۔۔۔۔ وہ معصوم منہ بنا کر بولی آؤ وہ واپس جا چکی تھی اب یہ لوگ بھی واپس مینشن جانے والے تھے مگر رومیسہ پہلے فریش ہونا چاہتی تھی لیکن مصیبت فراک کی زپ اٹک گئی تھی۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر داؤد نے بمشکل اپنا تھوک نگلا تھا اور وہ کمرے کا دروازہ بند کرتا آہستہ سے رومیسہ کی طرف بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ رومیہ کے قریب گیا اور اس نے بے ساختہ شیشے میں اپنا اور رومیہ کا عکس دیکھا تھا وہ اس کے ساتھ کھڑی کوئی نازک سی کانچ سی گریا لگ رہی تھی۔۔۔۔

ابراہیم نے آہستہ سے جھک کر پہلے اس کے گال کو چوما تھا جس سے رومیہ بلش کر گئی تھی۔۔۔۔ ابراہیم۔۔۔۔ رومیہ کی پکار پر اس نے مسکراتے ہوئے اس کا دوسرا گال شدت سے چوما تھا جس سے وہ پوری کی پوری سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔۔

تم بہت خوبصورت لگ رہی یو لٹل سٹار۔۔۔۔۔ ابراہیم گھمبیر لہجے میں بولتا ہوا آہستہ سے اپنے ہاتھ اس کی زپ کی طرف لے گیا تھا جبکہ اسے بلش کرتے دیکھ کر ابراہیم مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے آہستہ سے تھوڑی سی زپ کھولی تھی اور جھک کر بے ساختہ اس کے شفاف کندھے پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

ابراہیم۔۔۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جاؤ جاکر چلیج کر لو۔۔۔۔۔ رومیہ کی پکار پر وہ اس سے دور ہوتا بولا تھا جبکہ رومیہ اس کے پیچھے ہٹتے ہی سرخ چہرے کے ساتھ واشروم کی طرف بھاگ گئی تھی

ابراہیم ایک نظر واشروم کے بند دروازے پر ڈال کر گہرا سانس لے کر باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے جہاں مریم ان سب کے ساتھ اب کمفرٹبل یوکر رہنے لگ پڑی تھی وہاں ہی ایک دن بعد مرزا کا ریسپشن تھا سب لوگ تیاریوں میں مصروف تھے ابراہیم کو رات کو ہی کال کر کے مرزا نے بتایا جس پر اس نے یہ کہہ کر فون کاٹ دیا کہ وہ پہلے خود وجدان سے بات کرے گا۔۔۔ مرزا جانتی تھی اس نے کیا بات کرنی ہے۔۔۔ بات کم اس نے وجدان سے لڑنا زیادہ تھا وہ وجدان سے اس لیے زیادہ اکھڑا رہتا تھا کیوں کہ اس نے ایک دفع وجدان کو مرزا سے بدتمیزی کرتے دیکھا تھا۔۔۔ مرزا اس وجہ سے پرسکون تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ سب سنبھال لے گی۔۔۔۔

فون پر ہی ابراہیم نے اسے بتایا تھا کہ وہ بھی اس سے مل کر کچھ بتانا چاہتا تھا جسے جاننے کے لیے وہ بے صبر تھی۔۔۔۔

چونکہ آؤف اور فرازم کل کے فنکشن پر نہیں آرہے تھے اس لیے ان کی جگہ داؤد پریشے کے ساتھ یہاں آ رہا تھا جبکہ ابراہیم رومیہ کو بھاء سب سے ملوانے کے لیے یہاں لا رہا تھا۔۔۔۔۔

پریشے اب کافی حد تک داؤد کے ساتھ نارمل ہو گئی تھی داؤد نے اس کی طرف زیادہ پیش قدمی نہ کی تھی جس سے وہ پرسکون ہو گئی تھی جبکہ وہ داؤد سے بات بھی کرنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

آؤف سے بھی اس کی اچھی خاصی بن چکی تھی جبکہ رومیہ سے تو اسے بے حد پیار تھا وہ معصوم سی گریا اسے بے حد اچھی لگتی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ آج کل وجدان تیمور کے ساتھ اور گھر کے کاموں میں بری طرح الجھا ہوا تھا اسے بہت کم وقت ہی ملتا تھا کہ وہ مرا سے بات کر سکے اب سارے لوگ کام نبٹا کر آرام سے لاؤنچ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

ابراہیم۔۔۔۔۔ لاؤنچ میں بیٹھی سب کے ساتھ کل کے فنکشن کی باتیں کرتی مرا لاؤنچ میں داخل ہوتے ابراہیم کو دیکھ کر خوشی سے اچھلی تھی اور تیزی سے اس کے طرف بھاگی تھی اور اسے گلے لگا کر دھیمی آواز میں اسے دھمکانے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

خبردار جو تم وجدان سے لڑے سب اچھے موڈ میں ہیں ابھی اسے کچھ مت کہنا ورنہ مجھے جانتے ہو نہ۔۔۔۔۔ مرا کی بات سن کر ابراہیم کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

سب لوگ داؤد اور اس کے ساتھ پریشے سے ملنے لگ پڑے تھے جبکہ رومیہ ابراہیم کے پیچھے کھڑی تھی

یہ ڈول کون ہے؟؟۔۔۔۔۔ پریشے سے ملتی مرا کی اچانک نگاہ رومیہ پر پڑی جسے وہ پہلے نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔۔ اب سب لوگ رومیہ کو دیکھنے لگ پڑے تھے جس کے گرد حصار قائم کرتے ابراہیم نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔۔ سب نے حیرت سے یہ دیکھا تھا۔۔۔۔۔

موم ڈیڈ یہ ہے میری وائف رومیہ ابراہیم۔۔۔۔۔ ابراہیم مضبوط لہجے میں ضخیم اور مہماہ سے بولا جبکہ داؤد سب کا ریکشن دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا اگر کسی نے بھی اس کی بہن کو کچھ کہا تو وہ فوراً رومیہ کو یہاں سے لے کر چلا جائے گا

واؤ یہ کیوٹ ڈول میری بھا بھی ہے۔۔۔ سب کو شک میں دیکھتی مہراہ آگے رومیہ کی طرف
بڑھی تھی۔۔۔

رومیہ یہ میری سسٹر ہے۔۔۔ ابراہیم نے رومیہ سے کہا اور اس کے گرد سے اپنا حصار ہٹایا تاکہ
مرحہ سے مل سکے جبکہ مہراہ بھی اپنے شک پر قابو پاتی اب آگے بڑھ کر رومیہ سے ملنے لگی
تھی

میری یہ بیٹی تو ماشاء اللہ بیت پیاری کے ابراہیم۔۔۔۔ اس کا چہرہ تھام کر مہراہ نے آہستہ سے
اس کے سر کو چومنا تھا جبکہ اپنی طرف سنتی رومیہ بلش کرنے لگ پڑی تھی داؤد سب کا ریکشن
دیکھ کر پرسکون ہو گیا تھا جبکہ ابراہیم بھی پرسکون ہو گیا تھا لیکن ضمیمہ کی طرف دیکھنے سے
اسے صاف پتا چپ رہا تھا جو اسے اشاروں سے کہہ رہا تھا بیٹا جی اس کے بارے میں تو تم سے
بعد میں پوچھوں گا۔۔۔۔

یہ بہت اچھا سمرپرائز تھا ابراہیم۔۔۔۔ وجدان نے ابراہیم سے بولتے آہستہ سے رومیہ کے سر پر
ہاتھ رکھا تھا ابراہیم کو ایک پل کو لگا تھا وہ طنز کر رہا ہے مگر اس کے چہرے پر اس طرح کا کوئی
بھی شبہ نہ دیکھ کر وہ بھی مسکرا اٹھا تھا۔۔۔۔

ایک سمرپرائز تم نے ریسپشن کا دیا تھا میں نے سوچا ایک میں دے دوں۔۔۔ ابراہیم رومیہ کو
سب کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

بھابھی تو بہت کیوٹ ہیں بھائی اب آپ دونوں نے شادی کر لی ہے تو مجھ معصوم کا بھی سوچیں اب تو مجھے لوگ بیچارہ ٹیچر کہنے لگ پڑے ہیں جسے کوئی لفٹ ہی نہیں کرواتا۔۔۔۔۔ تیمور اچانک ان کے پاس آتا مسکین شکل بناتا بولا جبکہ اس کی بات پر وجدان اور ابراہیم ہنسنے لگ پڑے تھے

ہممم۔۔۔ تمھارا بھی کچھ سوچتے ہیں۔۔۔ وجدان مریم کو سب کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ کر پرسوچ سا بولا تھا۔۔۔۔۔

لو یو بگ برو۔۔۔ وجدان کی پر تیمور اچھلا تھا جبکہ وہ دونوں ہنسانے لگ پڑے تھے جبکہ اب سب دوبارہ بیٹھ کر باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

آج بلا آخر وہ دن آ ہی گیا تھا جس کا سب کو انتظار تھا صبح سے ہی سب بے حد مصروف تھے انہیں میں مرحا، مریم، پریشے اور رومیہ ایک کمرے میں اکٹھی تیار ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔
مہماہ اور انوشے باہر تھی جبکہ ان کے پاس صوفیہ تھی جو تقریباً تیار کھڑی تھی۔۔۔۔۔

بس بس زیادہ ڈارک مت کرو لپ اسمک۔۔۔۔۔ مرحا نے پالر والی سے کہا وہ بار بار کسی نہ کسی بات پر پالر والی کو ٹوک رہی تھی کہ آخر کار پالر والی بھی تنگ آکر مرحا سے بول ہی پڑی تھی۔۔۔۔۔

ہائے آپی آپ ایک دم مست لگ رہی ہیں۔۔۔۔۔ مریم مسکراتے ہوئے مرا سے بولی اس کی
ویسے بھی مرا کے ساتھ بہت بننے لگ پڑی تھی کیونکہ دونوں تقریباً ایک جیسی ہی تھیں۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔ مریم کی بات پر سب ہی مسکرا اٹھے تھے۔۔۔۔۔
تم بھی ایک دم مست لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ مرا آنکھ دبا کر بولی تھی اور ہنستے ہوئے پھر پریشے اور
رومیہ کی جانب مڑی تھی

ہماری بھابھیاں بھی کسی سے کم نہیں لگ رہیں۔۔۔۔۔ مرا کی تعریف پر پریشے جہاں مسکرا اٹھی
تھی وہاں ہی روماء سہہ بلش کر گئی تھی وہ کافی نروس تھی کیونکہ یہ پہلی بار تھا کہ وہ کوئی
فنکشن اٹینڈ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

فکر مت کرو رومیہ میں تمہارے ساتھ ہی رہوں گی۔۔۔۔۔ اس کا فکر مند چہرہ دیکھ کر پریشے جسے
داؤد نے رومیہ کے بارے میں بتایا ہوا تھا وہ اسے اپنے ساتھ لگا کر محبت سے بولی تھی جس پر
وہ مسکرا اٹھی تھی۔۔۔۔۔

چلو بچیوں باہر چلتے ہیں اب مرا نے تو مہماہ اور ضہام کے ساتھ باہر آنا ہے۔۔۔۔۔ صوفیہ کی
بات پر وہ سب مرا سے ملتی باہر نکل گئیں تھیں۔۔۔۔۔

سالے صاحب جلدی کرو سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ وجدان جھنجھلا کر ابراہیم کے کمرے
میں آکر بولا تھا وجدان خود بلیک ٹکسیڈو میں تیار کھڑا وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا لیکن ابراہیم تیار

ہو کر باہر ہی نہیں نکل رہا تھا وجدان نے تیمور کو بھی اسے بلانے بھیجا تھا مگر ابراہیم آ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

تم جا کر آرام سے بیٹھو میں بس تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔۔ ابراہیم اسے زچ کرتا دھیرے دھیرے تیار ہو رہا تھا

ابراہیم جلدی کرو تم باہر آؤ گے پھر ہی بڑے پایا اور ماما مرحا کو لے کر باہر آئیں گے۔۔۔۔
 وجدان کی بے چین آواز سن کر ابراہیم نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی
 اچھا بس آگیا دو منٹ تک۔۔۔ ابراہیم تیزی سے اپنے بال بناتا بولا تھا۔۔۔۔

اگر تم دو منٹ میں باہر نہ آئے تو یاد رکھنا تمہاری باری تمہیں میں کمرے میں بند کر دوں گا۔۔۔۔ وجدان اسے دھمکتا باہر جا چکا تھا جہاں داؤد اور تیمور پہلے ہی موجود تھے
 ابراہیم وجدان کی بات پر ہنستا تیزی سے اپنا کورٹ پہن کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

میری شیرینی۔۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ اس کے سمر پر پر شیفقت س چھوڑ کر ضیخام نے
 مرحا کو سائیڈ سے اپنے ساتھ لگایا تھا

ماشاء اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں دے میری جان۔۔۔۔ مرحا کے دوسری طرف کھڑی مہماہ نے
 بھی اسے اپنے ساتھ لگایا تھا وہ لوگ زیادہ دکھی اس وجہ سے نہیں تھے کیونکہ رخصتی کے بعد
 بھی اس نے اسی ہی گھر آنا تھا۔۔۔۔

سارا انتظام مینشن کے پچھلے حصے میں موجود سیج و عریض لان میں کیا گیا تھا وہاں تازہ پھولوں سے ساری سجاوٹ کی گئی تھی

مرحاضہ خیم اور مہراہ کے بازوں میں بازو ڈال کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی چل کر آرہی تھی وہ جہاں سے چل کر آرہی تھی وہاں پر پھولوں سے راستہ بنایا گیا تھا جبکہ مرحا پر چھوٹی چھوٹی بچیاں پھول پھینک رہی تھیں۔ انھی میں ایک سائیڈ پر صوفیہ سب لڑکیوں کے ساتھ کھڑی تھی جبکہ وجدان سیج کے سامنے ابراہیم، داؤد اور تیمور کے ساتھ کھڑا منہ کھولے دیدے پھاڑ پھاڑ کر مرحا کو تک رہا تھا۔-----

بس کرو تم نے نظر لگانی ہے میری بہن کو۔۔۔ ابراہیم نے وجدان کے ہلکی سسکی کو ہنی مار کر کہا تھا جس پر اس نے اسے گھورا تھا

تم اپنی بیوی کو دیکھو اور مجھے سکون سے میری بیوی کو دیکھنے دو۔۔۔ وجدان کی بات پر ابراہیم کی نظریں فوراً اپنی لٹل سٹار پر گئی تھی جو پریشے اور مریم کے ساتھ کھڑی مسکراتے ہوئے مرحا کو دیکھ رہی تھی۔-----

میں اپنی لٹل سٹار کو بعد میں فرصت سے دیکھوں گا ابھی میں اپنی بہن کو تمہاری نظروں سے بچا لوں۔۔۔۔۔ ابراہیم کی بات پر ساتھ کھڑے داؤد کی بھی زبان کھلی تھی۔-----

اوائے میری معصوم کو خبردار جو تم نے اپنی آنکھوں سے گھور گھور کر ڈرایا۔۔۔ داؤد کی بات پر جہاں ابراہیم نے منہ بگاڑا تھا وہاں ہی تیمور اور وجدان پنس پڑے تھے

داؤد بھائی آپ بھی وقفے وقفے سے پریشہ بھا بھی کو نہ دیکھیں۔۔۔۔۔ ورنہ انھوں نے کھڑے کھڑے بے ہوش ہو جانا ہے۔۔۔۔۔ تیمور کی بھی زبان پر کھجلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

تجھے تو بیٹا تیری باری پر میں بتاؤں گا۔۔۔۔۔ داؤد نے تیمور کو دھمکایا تھا جبکہ وہ سب کھیل کر مسکرا اٹھے تھے۔۔۔۔۔

سیج کے قریب آنے پر وجدان آگے بڑھا تھا اور اس نے اپنا ہاتھ مرزا کے سامنے کیا تھا مرزا نے مسکراتے ہوئے اپنی محبت کو ایک نظر دیکھ کر اپنے ماں باپ کو دیکھا تھا جنہوں نے سر ہلا کر اسے اپنا ہاتھ آگے بڑھانے کو کہا تھا مرزا نے ایک بار ابراہیم کو دیکھا تھا جس نے مسکرا کر اسے تسلی دی تھی کہ وہ بھی اس کی خوشی میں خوش ہے

مرزا نے آہستہ سے وجدان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا وجدان نے نرمی سے اس کے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں سے چھوا تھا جس پر سب مسکرا اٹھے تھے جبکہ مرزا نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

اور پھر مسکراتے ہوئے وہ دونوں سیج پر کھڑے ہو گئے تھے جہاں اب سب لوگ انھیں ملنے آنے لگے تھے صوفیہ اور رامش کے ملنے کے بعد زینق اور انوشے مرزا اور وجدان سے ملے تھے پھر وجدان آگے بڑھ کر مرزا سے ملا تھا۔۔۔۔۔

مجھے لگ ہی نہ رہا تم مرزا ہو اتنی خاموش۔۔۔۔۔ ابراہیم کی بات پر وہ ہنس پڑی تھی۔۔۔۔۔

بہر حال بہت پیاری لگ رہی ہو میری جان۔۔۔۔۔ ابراہیم نے آہستہ سے محبت سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا اور پھر آگے بڑھ کر ابراہیم نے زور سے وجدان کو گلے لگایا تھا۔۔۔۔۔

اگر میری بہن کو زرا بھی تکلیف پہنچائی تو تمہارا بہت برا حال کروں گا جیسے۔۔۔۔۔ ابراہیم کی بات پر وجدان ہنس پڑا تھا جبکہ ابراہیم کی آہستہ آواز میں بھی کئی گئی بات مرزا کو اچھے سے سن گئی تھی اور وہ ابراہیم کے اتنے پیار کو دیکھ کر ہنس پڑی تھی۔۔۔۔۔

دی بھائی کو زرا اچھا سا مزا چکھائیے گا۔۔۔۔۔ تیمور ان کے پاس آتا بے تکا سا بولا تھا مرزا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

دی انھوں نے اکیلے اکیلے شادی کر لی ہے میرا سوچ ہی نہیں رہے بھئی میرے لیے بھی کوئی لڑکی ڈھونڈیں میں بھی اپنی بیوی کو دیکھ کر پھر پاگلوں کی طرح مسکراؤں گا۔۔۔۔۔ تیمور نے آخری بات پر وجدان پر طنز کیا تھا جس پر اس نے اسے خشک مکی نگاہوں سے دیکھا تھا جبکہ مرزا ہنس پڑی تھی۔۔۔۔۔

تمہاری بھی شادی کروا دیتے ہیں پہلے جاؤ دیکھ کر آؤ مریم وہاں اکیلی کیا کر رہی ہے؟؟۔۔۔۔۔ مرزا نے کچھ دور اکیلی کھڑی مریم کی طرف اشارہ کیا

ہائے دی اس آفت کی پرکالہ نے مجھے صرف پوچھنے پر ہی کھا جانا ہے۔۔۔۔۔ تیمور کی بات پر مرزا نے اسے گھورا تھا جس پر وہ مسکراتا ہوا اکیلی سائیڈ پر کھڑی مریم کے پاس گیا تھا۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟۔۔۔۔۔

آہہ۔۔۔۔۔ تیمور کے اچانک پیچھے سے آکر پکارنے پر وہ ڈر کر اچھلی تھی۔۔۔۔۔

چڑیلوں کی طرح یہاں سائیڈ پر کیوں کھڑی ہو۔۔۔۔۔ تیمور نے اس سے فوراً ہی پوچھ ڈالا تھا جبکہ اسے تیار دیکھ کر وہ ایک پل کو ٹھٹھک گیا تھا۔۔۔۔۔

اولے پروفیسر چڑیلوں کے سردار تم ہو گے اور کون آکر ایسے معصوم بچوں کو ڈراتا ہے۔۔۔۔۔
مریم نے منہ بگاڑ کر اسے پوچھا۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ معصوم اور تم شکل دیکھی ہے اپنی۔۔۔۔۔ تیمور اس کے خود کو معصوم کہنے پر صدمے سے
دبا دبا چیخا تھا۔۔۔۔۔

جی دیکھی ہے تم سے سو گنا زیادہ پیار ہے۔۔۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر اپنی تعریف میں بولی
تھی۔۔۔۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

جاؤ بندری لگ۔۔۔۔۔ آہہ۔۔۔۔۔ چڑیل کیا کر رہی ہو ہٹو پیچھے مجھ سے۔۔۔۔۔ تیمور جو اسے بول رہا
تھا کہ اچانک مریم نے اس کے پاؤں پر اپنا ہیل والا پاؤں رکھا تھا جس پر وہ بلبلا اٹھا تھا۔۔۔۔۔

خبردار جو مجھے الٹے نام سے پکارا بندر کہیں کے۔۔۔۔۔ وہ اپنی مسکراہٹ دباتی بولتی تیزی سے تیمور
کے بولنے سے پہلے دوسری طرف جا چکی تھی جبکہ تیمور نے اسے خوب من ہی من میں کوسا تھا
اچانک ہی میوزک بدلا تھا اور اور سب لوگ سیج کے قریب ہی کیپل ڈانس کرنا شروع ہوئے
تھے۔۔۔۔۔

وجدان نے مرہا کا ہاتھ تھامتا تھا اور اسے ڈانس کرنے کے لیے سیٹج کے پیچ وپیچ لے گیا تھا جہاں تقریباً سب ہی کیپل ڈانس کر رہے تھے۔۔۔۔

وجدان نے اس کو کمر سے تھام کر اسے اپنے ساتھ لگایا تھا مرہا نے مسکراتے ہوئے اس کی گردن میں باہیں ڈالیں تھیں اور وہ دونوں میوزک کو سنتے ہوئے ہلکا ہلکا جھوم رہے تھے۔۔۔۔۔
 آؤ لٹل سٹار ہم بھی ڈانس کریں۔۔۔۔ پریشے کے پاس کھڑی رومیہ سے ابراہیم جا کر بولا سب سے ملنے کے بعد اب وہ تھوڑا فری ہو کر رومیہ کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔
 ل۔۔ لیکن مجھے تو ڈانس نہیں اتا۔۔۔۔ وہ دھیمی آواز میں مسمنائی۔۔۔۔

میں ہوں نہ تمہیں سیکھاتا ہوں آجاؤ۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر ابراہیم اسے بھی سیٹج پر لے گیا تھا اور آہستہ سے اس کے بازو اپنے گلے میں ڈال کر اس نے رومیہ کو کمر سے تھام لیا اور اس کو اپنے ساتھ ہلکا ہلکا موو کروانے لگ پڑا تھا

رومیہ خوشی خوشی اس کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی ابراہیم نے اس کی مسکراہٹ دیکھ کر بے ساختہ اس کے سر کو چومتا تھا جس پر رومیہ بلس کرتی اپنا منہ ابراہیم کے سینے میں چھپانے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

بڑ فلائے۔۔۔۔ داؤد نے سب کو ڈانس کرتے دیکھ کر پریشے کے آگے ہاتھ بڑھایا تھا جس پر فوراً ہی پریشے نے اپنا ہاتھ ایسے رکھا تھا جیسے وہ کب سے داؤد کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

داؤد بھی پریشے کے ساتھ سیٹج پر جاتا اس کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا جبکہ ایک سائیڈ پر کھڑا تیمور سب کو کپل ڈانس کرتا من ہی من میں کرٹھ رہا تھا جب اس کی نگاہ سب کو ڈانس کرتے دیکھتی مریم پر گئی لیکن اس کے قریب کسی شخص کے آنے پر وہ فوراً ہی اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور تیزی سے مریم کے پاس گیا تھا۔۔۔

کیا آپ میرے ساتھ ڈانس کریں گی۔۔۔ ایک لڑکے نے مریم سے پوچھا ابھی وہ انکار کرنے ہی لگی تھی جب پیچھے سے تیمور نے آکر آہستہ سے مریم کے کندھے کر گرد اپنا ہاتھ پھیلایا تھا۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔ وہ لڑکا تیمور کو مریم کے ساتھ دیکھ کر بولتا فوراً وہاں سے کھسک گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو ہٹو پیچھے مجھ سے۔۔۔۔۔ مریم اس کا لمس محسوس کر کے گھبرا کر بولی تھی۔۔۔۔۔ چپ کر کے میرے ساتھ آکر ڈانس کرو۔۔۔۔۔ تیمور کی بات پر وہ جو اعتراض کرنے لگی تھی کہ اس کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر وہ فوراً خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

تیمور نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھاما تھا اور اور دوسرا ہاتھ آہستہ سے اس کی کمر میں ڈالا تھا مریم کا دل تیمور کے اس قدر نزدیک ہونے پر زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ تیمور کا حال بھی کچھ اسی طرح کا مگر وہ سنجیدہ چہرہ لیے مریم کے ساتھ ڈانس کر رہا تھا اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا اس لڑکے کا مریم سے پوچھنا بھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ان سب کا فوٹو شوٹ سٹارٹ ہو گیا تھا اور اس کے بعد تقریباً سب جانے لگے پڑے تھے کافی رات ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وجدان نے مرہا کو بھی لے کر کہیں جانا تھا اس وجہ سے وہ بھی فوٹو شوٹ مکمل ہوتے ہی سب سے ملتا مرہا کو لے کر روانہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

پریشہ رومیہ کو کمرے میں چھوڑ کر واپس اپنے کمرے میں داخل ہوئی ہی تھی جب داؤد نے اسے اپنی طرف کھینچ کر دروازہ بند کیا تھا اور پریشہ کو دروازے کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔

میری بڑ فلالے۔۔۔۔۔ آج واقعی بڑ فلالے لگ رہی تھی۔۔۔۔ وہ اپنی بات کرتا ہلکا سا ہنسا تھا۔۔۔۔

د۔۔۔۔۔ داؤد۔۔۔۔۔ اس نے داؤد کا بہکا سا لہجہ محسوس کر کے اسے کانپتی آواز میں پکارا تھا۔۔۔۔۔

داؤد اس کی پکار کو نظر انداز کر کے اس کے چہرے پر جھکا تھا اور اس کے دونوں گالوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا تھا۔۔۔۔۔

اس کے لمس پر پریشہ کی سانس اٹکی تھی اور اس کے گال دہک اٹھے تھے۔۔۔۔۔

پریشہ کے کچھ۔۔۔۔۔ مجھنے سے پہلے ہی داؤد نے اس کا چہرہ تھامتا تھا اور وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور اپنا لمس پریشہ کے ہونٹوں پر چھوڑ کر اس نے پریشہ کے ماتھے سے اپنا ماتھا لگایا تھا

پریشہ آنکھیں بند کیے گہرے گہرے سانس لیتی لال ہوئی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

داؤد نے مسکراتے ہوئے اس کا سر چوما تھا اور اسے محبت سے خود میں بھینچا تھا۔۔۔۔۔

ابراہیم سارے کام نبٹاتا اب باہر کھڑا سگریٹ پھونک رہا تھا سگریٹ پی کر وہ گہرا سانس لے کر رومیہ کے بارے میں سوچتا مسکراتا ہوا اس کے کمرے کی طرف جانے لگا۔۔۔۔۔

وہ آہستہ سے ناک کر کے رومیہ کے کمرے میں داخل ہوا جو اپنے نائٹ ٹراؤزر شمرٹ میں اپنے بالوں کو پونی میں قید کیے معصوم بچی لگ رہی تھی وہ بیڈ پر بیٹھی تقریباً لیٹنے لگی تھی جب دروازے کے ناک پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

ابراہیم۔۔۔۔۔ ابراہیم کو دیکھتی وہ مسکرا کر ابراہیم کے پاس جا کر اس کے گلے لگی تھی۔۔۔۔۔ میری لٹل سٹار کیا کر رہی تھی۔۔۔۔۔؟؟۔۔۔۔۔ ابراہیم نے اس کے گرد اپنا حصار ڈال کر پوچھا۔۔۔۔۔ میں سونے لگی تھی۔۔۔۔۔ اور ابراہیم آپ کے پاس سے گندی سہل آرہی ہے آپ نے سگریٹ پی ہے۔۔۔۔۔ رومیہ اس کے پاس سے سگریٹ کی سہل محسوس کرتی گندا سا منہ بنا کر اس سے پیچھے ہٹی تھی ابراہیم اس کی بات پر شرمندہ سا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

پاپا بھی جب سگریٹ پیتے ہیں تب ان سے بھی ایسی ہی گندی سہل آتی تھی یہ بہت گندی کوئی ہے ابراہیم آپ نہ پیا کریں۔۔۔۔۔ وہ ناک چڑھا کر منہ پھولا کر بولتی ابراہیم سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اچھا سوری اب نہیں پیوں گا۔۔۔۔۔ اب تم سو جاؤ صبح تم سے بات ہوگی اور اپنا ڈور لاک کر لو۔۔۔۔۔ ابراہیم اس کا گال چوم کر بولا تھا اور رومیہ کے ہلکے گلابی گال کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا

گڈ نائیٹ لٹل سٹار۔۔۔ ابراہیم دروازے کے پاس پہنچ کر بولتا وہاں سے نکل گیا تھا جبکہ روہیہ نے شرما کر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپایا تھا۔۔۔۔۔

یہ ایک گھر کا منظر تھا جس کی تزئین و آرائش زیادہ تر شیشے سے کی گئی تھی اس کی ہر چیز اس کی منہ بولتی قیمت کا ثبوت تھی اس گھر کی کھڑکیوں سے شہر صاف دکھائی دیتا تھا اسی گھر کے پورچ میں ایک گاڑی کر رکتی ہے جس میں سے پہلے وجدان باہر نکلتا ہے اور پھر دوسری طرف جا کر وہ مرحا کو ہاتھ دے کر باہر نکلتا ہے رات کے اندھیرے میں صرف وہاں موجود ہلکی ہلکی لائٹنگ ہی روشنی کا ذریعہ تھی۔

ہم یہاں کیوں آئے ہیں وجہ؟ مرحا نے وجدان سے پوچھا ا سے۔۔۔ مجھ نہیں آرہی تھی کہ گھر سے یہاں آنے کا کیا فائدہ ہے

یہ گھر میں نے دو سال پہلے خریدہ تھا میری خواہش تھی کہ تمہارے ساتھ سب سے پہلے یہاں آؤں اسی وجہ سے تمہیں یہاں لے کر آیا ہوں اور پھر زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کب ختم ہو جائے۔ وجدان کی بات پر جہاں وہ خوش ہوئی تھی وہاں ہی اس کی اگلی بات پر اس نے اپنے لب بھینچے تھے یہ حقیقت ہی تھی کہ جیسا وہ کام کرتے ہیں کسی بھی وقت کوئی بھی انہیں مار سکتا تھا

آؤ اندر چلتے ہیں۔ وجدان اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے جانے لگا مگر لنگے کی وجہ سے مرہا سے صحیح سے چلا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

مجھ سے یہ پہن کر چلا نہیں جا رہا وجدان۔ مرہا نے معصوم منہ بنا کر اسے بتایا وجدان نے اس کی بات کے جواب میں مسکراتے ہوئے اسے فوراً آگے بڑھ کر اپنی باہوں میں اٹھایا تھا ہائے تھینک یو وجی۔ مرہا نے اس کی گردن میں باہیں ڈال کر آہستہ سے اس کے گال پر اپنا لمس چھوڑتے کہا تھا جس پر وجدان مسکرا اٹھا تھا اور اس نے بے ساختہ مرہا کے ماتھے پر لب رکھتے اسے خود میں زور سے بھینچا تھا۔

اندر مکمل اندھیرا تھا صرف کینڈلز کی تھوڑی بہت روشنی تھی سپرٹھیاں چڑھ کر وجدان اسے اوپر والے روم میں لایا تھا جہاں کینڈلز کے ساتھ تھوڑی سی روم کی سجاوٹ کی گئی تھی۔

یہ تم نے کیا ہے؟ روم کو دیکھ کر مرہا نے خوشی سے پوچھا تھا جس پر وجدان نے جھٹ سے سسر ہلایا تھا اور اسے پکڑ کر وہ روم سے نکال کر دوسری طرف موجود بالکونی کی طرف لے کر گیا تھا جہاں سے سارا شہر دیکھا جاسکتا تھا وجدان مرہا کو اپنے آگے کھڑے کر کے اس کو اپنے پیچھے سے حصار میں لے کر کھڑا ہو گیا تھا

اچانک فائر ورکس کی آواز پر مرہا نے بے ساختہ نگاہیں آسمان کی طرف گئی تھیں جہاں آئی لو یو فائر ورکس سے لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس پر مرہا کی آنکھیں خوشی سے پھیلی تھیں۔

آئی لو یو ڈیئر والئی جانتا ہوں تمہارے ساتھ بہت برا کیا ہے لیکن اس دل نے تمہارے سوا کسی کو نہیں چاہا صرف اور صرف تمہاری ہی خواہش کی ہے کتنی بار میں نے تمہیں خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن تم تو میرے دل پر قبضہ جما کر بیٹھ گئی ہو اب یہ دل صرف تمہارا دیوانہ ہے مرزا وجدان۔

مرزا کے کان میں وہ آنچ دیتے لہجے میں بول رہا تھا جس سے مرزا کی دھڑکن منتشر سی ہو رہی تھی اس نے بے ساختہ مڑتے وجدان کو زور سے گلے لگایا تھا آخر اتنی مشکلات کے بعد تو اسے وجدان کی محبت ملی تھی اسے لگ رہا تھا کہ وہ آج خوشی سے ہی پاگل ہو جائے گی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا بولے

وجدان نے مرزا کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اوپر اٹھایا تھا اس کی نگاہیں مرزا کی بھگی نگاہوں سے ٹکرائیں تھیں جس پر وہ تڑپ ہی اٹھا تھا

کیا میں نے کچھ غلط بول دیا ہے مرزا؟ سوری اگر تمہیں کچھ ب۔۔ ابھی وجدان مزید بولتا کہ

مرزا نے اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروا دیا تھا

یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔ مرزا کا جواب سن کر وہ پرسکون ہوا تھا اس نے مرزا کی ہتھیلی اپنے منہ سے اٹھا کر وہاں اپنا لمس چھوڑا تھا اور پھر مرزا کے چہرے پر جھکتے اس نے مرزا کی آنکھوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا تھا

اجازت ہے؟ اس نے مزید پیش قدمی سے پہلے مرزا سے پوچھا جس پر اس نے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ اپنا سر ہلایا تھا

وجدان نے مرزا کے جواب پر بے ساختہ ہی اس کے گال چوم ڈالے تھے جس پر مرزا نے زور سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں وجدان نے آہستہ سے اس کے لبوں پر اپنا لمس چھوڑا تھا اور اسے اٹھا کر روم میں لے گیا تھا۔

مرزا جتنی خوش آج تھی شاید ہی کبھی وہ اتنا خوش اپنی زندگی میں ہوئی ہوگی اس نے بالآخر اپنی محبت کو پا ہی لیا تھا مگر کبھی کبھی زیادہ خوشیاں بھی راس نہیں آتی۔

صبح مرزا کی آنکھ کھلی تو وہ کھل کر مسکرائی تھی اور اس کی نگاہ اپنے ساتھ خالی جگہ پر جب گئی تو ساتھ ہی اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی مگر بیڈ سائیڈ پر پڑے نوٹ پر جب اس کی نگاہ پڑی تو بے ساختہ اس نے اسے اٹھایا تھا جس پر وجدان نے اسے فریش ہو کر نیچے آنے کو کہا تھا وہ مسکراتے ہوئے اٹھی اور فریش ہونے جانے لگی جب اسے یاد آیا کہ اس کے پاس چیلنج کرنے کے لیے کوئی ڈیس ہی نہیں ہے وہ بے ساختہ وہاں موجود الماری کی طرف گئی تھی جسے کھولتے ہی اسے اندر اپنے لیے صریس دیکھ کر زیادہ حیرت نہ ہوئی تھی۔

وہ مسکراتی ہوئی ایک ڈریس لیتی فریش ہونے چلی گئی فریش ہو کر وہ نیچے چلی گئی جہاں اسے وجدان اوپن کیچن میں ناشتہ بناتا دکھائی دیا تھا مسکراہٹ تو اس کی لبوں سے جدا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

گڈ مورنگ۔ وجدان مرزا کو دیکھتا بے ساختہ اس کے پاس آیا تھا اور اس نے مرزا کا گال چوما تھا

گڈ مارنگ۔ مرزا نے اسے مسکراتے ہوئے جواب دیا اس کے چہرے پر عجیب ہی چمک دکھائی دے رہی تھی اور اس کی آنکھیں بھی معمول سے زیادہ چمک رہی تھیں

میں نے اپنی وائٹی کے لیے ناشتہ بنایا ہے۔ تم یہاں بیٹھو میں ابھی لایا۔ وجدان مرزا سے بولتا اسے ڈائننگ ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھاتا تیزی سے ٹیبل پر ناشتہ رکھنے لگ پڑا تھا ڈائننگ ٹیبل کے بالکل سامنے ایک بڑا سا شیشہ تھا جس سے پچھلے حصے میں موجود بڑا سا سوئمنگ پول صاف دکھائی دے رہا تھا وجدان کے بیٹھتے ہی وہ دونوں باتیں کرتے ناشتہ کرنے لگ پڑے تھے۔

ٹھاہ۔۔۔ وہ دونوں جو مسکراتے ہوئے بات کر رہے تھے کہ سامنے والا شیشہ ایک دم ٹوٹنے پر بے ساختہ نیچے جھکے تھے

مرزا اس طرف آؤ۔ کیچن کے کابین کے پیچھے ہوتے ہوئے مرزا کو وجدان نے اپنی طرف کھینچا تھا

ایکسٹرا گن دو مجھے وجدان۔ مرحانے وجدان سے ریزی سے کہا تھا جس پر اس نے کیچن کا نیچے والا کین کھول کر اسے ایک گن دی تھی اور ایک خود لی تھی

ٹھاہ۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔ گھر کے ہر شیشہ ٹوٹنے کی آواز پر وہ دونوں ہی گھبرا گئے تھے کیونکہ یہاں پر کوئی سکیورٹی بھی نہیں تھی اور وہ دونوں اکیلے زیادہ لوگوں کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے تھے کیا یہاں سکیورٹی نہیں تھی؟؟ مرحانے لب بھیج کر وجدان سے پوچھا

نہیں۔۔۔۔ اس جگہ کا میں نے کسی کو نہیں بتایا تھا وجدان اسے اپنے حصار میں لے کر بولا تھا شیشہ ٹوٹنے کی آوازیں ہر طرف سے سنائی دے رہی تھیں

تمہارا فون کہاں ہے؟ گھر کال کرو وجی۔۔۔ مرحانے بات پر اس کی نگاہ بے ساختہ زمین پر گرے اپنے موبائل پر پڑی تھی اس نے تیزی سے فون اٹھایا تھا اور گھر کام ملائی تھی

ایک دم سارے گھر میں سننا اچھا گیا تھا مرحانے وجدان کو تسلی دیتی اس کی گرفت سے نکلی تھی اور آہستہ سے اپنا سمر اونچا کر کے اس نے باہر دیکھا تھا جہاں پر اسے کچھ لوگ گن لیے کھڑے

نظر آئے تھے اس نے ایک نظر میں انھیں گن لیا تھا وہ تعداد میں دس لوگ تھے

ہیلو۔۔۔ بڑے پاپا۔۔۔ ہمیں بیک اپ چاہیے ہم پر حملہ ہوا ہے آپ کو اڈریس بتاتا ہوں جلدی سے جلدی ہوسکے یہاں پہنچے ہمارے پاس زیادہ گنز اور بلٹس نہیں ہیں۔۔۔ وجدان ضمخام کو کال ملاتا تیزی سے بولا تھا جبکہ دوسری طرف ضمخام جو سب لوگوں کے ساتھ مینشن کے لان میں

بیٹھا باتیں کر رہا تھا وجدان کی بات پر گھبرا کر اٹھا تھا

ہم پہنچ رہے ہیں۔۔۔ تم کوشش کرو کہ انھیں مارنے کی بجائے فلحال خود کو اور مرزا کو کسی محفوظ جگہ پر لے جاؤ۔۔۔ ضحیٰ کی بات پر سب گھر والے جو خوش گپیوں میں مصروف تھے ایک دم خاموش ہو گئے تھے۔۔۔

ہمیں فوراً نکلنا پڑے گا مرزا اور وجدان پر حملہ ہوا ہے ان کے پاس گنز اور بلٹس بھی نہیں ہیں۔۔۔ ضحیٰ کی بات پر ابراہیم تیزی سے اٹھا تھا

زینق ، داؤد اور تیمور تم تینوں یہاں ہی رکو گے اور سیکورٹی مینشن کی ڈبل کر دو۔۔۔ ضحیٰ تیزی سے بولتا باہر کی طرف بھاگا تھا جبکہ مہرباہ اور صوفیہ اپنے بچوں کی جان خطرے میں سن کر شدید پریشان ہو گئی تھیں

<https://www.classicurdumaterial.com/> *****

دس لوگ ہیں وجدان۔۔۔۔۔ مرزا نے اشارے سے وجدان کو بتایا

ہمیں یہاں سے نکل کر دوسری طرف جانا ہوگا مرزا۔۔۔ اور میری بات غور سے سنو سب لوگ پہنچ رہے ہیں لیکن انھیں یہاں آتے ہوئے وقت لگے گا ہمیں یہاں سے فلحال نکل کر گھر کے کسی محفوظ روم میں جانا پڑے گا میں تمہارے آگے رہوں گا اور تم میرے پیچھے رہو گی اور بحث مت کرنا پلیز۔۔۔۔۔ مرزا کا منہ کھلتا دیکھ کر وجدان اس کا سر چوم کر التجائیہ بولا تھا جس پر لب بھیج کر مرزا نے اپنا سر ہلایا تھا۔

میں دیکھتا ہوں اور تم میرے پیچھے رہو میرے اشارا کرنے پر دائیں طرف بھاگنا اور پہلے کمرے میں داخل ہونا اگر میری یادداشت اچھی ہے تو مجھے یاد ہے وہاں کوئی شیشہ نہیں ہے۔۔۔۔

وجدان مرا سے بولتا آہستہ سے آگے بڑھتا تھا اور ان لوگوں کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر وجدان نے گولی چلائی تھی جس پر وہ لوگ تیزی سے پیچھے ہٹ گئے تھے

وجدان کے اشارہ کرنے پر مرحا تیزی سے دائیں طرف بھاگی تھی جبکہ وجدان گولیاں چلاتا تیزی سے اس کے پیچھے جا رہا تھا جب اچانک ایک کمرے سے شخص نکلا تھا اور اس نے مرحا کا نشانہ لینا چاہا تھا لیکن مرحا نے تیزی سے اس کا سر کا نشانہ لیا تھا وجدان جھٹکے سے مرحا کی طرف مڑا تھا اور اس نے مرحا کا ہاتھ تھام کر اسے دوسری طرف کھینچا تھا جہاں ایک کمرہ موجود تھا وجدان نے تیزی سے کمرے کا دروازہ کھول کر مرحا کو اندر کھینچا تھا اور دروازہ بند کر دیا تھا

باہر سے گولیوں کے چلنے کی آوازیں اور بھاری قدموں کی آواز اس بات کی نشانی تھی کہ وہ سب لوگ اسی کمرے کی طرف آرہے تھے۔۔

وہ لوگ اس کمرے میں پھنس چکے تھے جہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا نہ ہی اس کمرے میں کوئی کھڑکی تھی اور نہ ہی کوئی اور راستہ جہاں سے وہ نکل سکتے۔۔۔ صورتحال خراب دیکھ کر وجدان نے مرحا کو زور سے خود میں بھینچا تھا اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا تھا

مرحامیری ایک بات مانو گی پلیز۔۔۔ وجدان کی بات پر مرحا نے نم آنکھوں سے اپنا سر نفی میں ہلایا تھا وہ جانتی تھی وجدان ضرور کچھ نہ کچھ ایسا کہے گا جس کے لیے وہ تیار نہیں ہوگی اسے آج سے پہلا اتنا ڈر کبھی نہیں لگا تھا

مرحاپلیز ایک بار۔۔۔۔۔ صرف اس بار۔۔۔۔۔ میری بات مان لو پلیز۔۔۔۔۔ وجدان کی بات پر اس نے مشکل اپنا سر ہلایا تھا

میں باہر نکل کر انھیں بھٹکانے کی کوشش کروں گا اور تم یہاں سے نکل کر پیچھے کی طرف بھاگنا وہاں سے بیک ڈور سے باہر نکل جانا اور پیچھے مت مڑنا۔۔۔۔۔ وجدان کی بات پر اس کی آنکھ سے آنسو نکل کر گرا تھا وہ کیسے اسے مرنے کے لیے چھوڑ کر جاسکتی ہے؟ وہ اگر بچ بھی گئی تو وجدان کے بغیر شاید ہی جی پاتی۔۔۔

شش۔۔۔ رونا نہیں ہے تم تو لیڈی ڈیول ہو اتنا چھوٹا دل نہیں ہے تمہارا۔۔۔ وہ لوگ بس پہنچ ہی رہے ہیں پھر ہم یہاں سے بچ کر نکل جائیں گے۔۔۔ اس کی آنکھوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا وجدان لب بھینچ کر بولا تھا اس کو خود ڈر تھا مرحا کو کھودینے کا۔۔۔

اوکے لیکن وعدہ کرو تم بھی میرے پیچھے آؤ گے۔۔۔ مرحا کی بات پر وجدان نے آہستہ سے اپنا سر ہلایا تھا

ریڈی۔۔۔؟ وجدان کی بات پر مرحا نے جھٹ سے پنچوں کے بل اٹھتے اس کا ماتھا چوما تھا اور اپنا سر ہلایا تھا وجدان ہلکا سا مسکرایا تھا اور اس نے اپنی گن میں بلٹس چیک کرتے تیزی سے

دروازہ کھولا تھا اور ساتھ ہی فائر کیا تھا جبکہ وہ لوگ جو بالکل دروازے کے پاس پہنچ گئے تھے تیزی سے پیچھے ہٹے تھے

وجدان نے فائر کرتے ہوئے مرزا کو بھاگنے کا کہا تھا جس پر وہ تیزی سے نکلتی پچھلی طرف بھاگنے لگی تھی کہ اچانک وہ پیچھے مڑی وجدان اس کے پیچھے نہیں آ رہا تھا بلکہ دوسری طرف سے تین لوگ وجدان کا نشانہ لے رہے تھے

وہ کی تھی اور اس نے تیزی سے دوسری طرف موجود آدمیوں کا نشانہ لیا تھا مرزا جاؤ۔۔۔ وجدان چیخا تھا مگر وہ جانے کی بجائے وجدان کی طرف بڑھی تھی وہ اسے کبھی بھی اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتی تھی اس نے وجدان کو اگنور کرتے اپنے سامنے سے آتے آدمی کا نشانہ لیا تھا اور اس کو نیچے گرتے دیکھ کر تیزی سے مرزا نے اس کی گن اٹھا کر وجدان کی طرف پھینکی تھی

جسے وجدان نے فوراً پکڑا تھا کیونکہ اس کی گن میں بلس ختم ہو گئی تھیں جبکہ مرزا کی گن میں خود صرف تین بلس رہ گئی تھیں۔

تقریباً دیکھتے ہی دیکھتے وجدان نے اپنے سامنے موجود چھ آدمیوں کا نشانہ لے کر انہیں مار دیا تھا اگر مرزا کے اندازے کے مطابق دس لوگ تھے تو پھر وہ سب مارے گئے تھے اب پورے گھر میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

وجدان نے ایک نظر چاروں طرف ڈال کر مرہا کو خفگی سے دیکھا تھا مرہا مسکراتی ہوئی اس کی طرف تیزی سے آئی تھی جب وجدان کے پیچھے چار لوگوں کو اچانک اتے دیکھ کر اس کی مسکراہٹ سہمی تھی اور اس نے اپنی گن سے وجدان کے پیچھے نشانہ لیا تھا وجدان مرہا کے اشارے پر فوراً پیچھے مڑا تھا اور ان کا نشانہ لینے لگ پڑا تھا مرہا کی گن خالی ہو گئی تھی وہ اچانک نیچے پڑی گن اٹھانے والی تھی جب پیچھے سے ایک آدمی نے مرہا کا نشانہ لیا تھا

ٹھاہ۔۔۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔۔۔ گولیوں کی آواز سن کر وجدان جھٹکے سے پیچھے مڑا تھا اور اس نے مرہا کے پیچھے موجود شخص کا نشانہ لیا تھا مرہا کے تین گولیاں لگی تھی اور وہ زمین پر گری تھی گولیاں کہاں لگی ہیں کچھ پتا نہیں چل رہا تھا کیونکہ تیزی سے اس کے جسم سے خون نکلتا زمین پر بہہ رہا تھا۔۔۔

مرہا۔۔۔۔۔ مرہا۔۔۔۔۔ وجدان تیزی سے اس کے پاس بھاگا تھا پلیز۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ آنکھیں بند مت کرو مرہا۔۔۔۔۔ اس کے قریب جاتے ہی وجدان اس کو آنکھیں کھلی رکھنے کا بول رہا تھا

آ۔۔۔۔۔ آئی ل۔۔۔۔۔ لو یو و۔۔۔۔۔ وج۔۔۔۔۔ وجی۔۔۔۔۔ وہ اٹکتے لہجے میں بولی تھی اچانک باہر سے گن چلنے اور قدموں کی آواز سنائی دینے لگی تھی مگر وجدان سب نظر انداز کیے مرہا کو ہوش میں رہنے کا بول رہا تھا لیکن اس کا سانس اکھڑنے لگ پڑا تھا

آئی لو یو لو مرحا۔۔۔ مرحا پلینز۔۔۔ میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔ وجدان کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونا شروع ہو گئے تھے اس نے دھندھلائی آنکھوں سے مرحا کو بے جان ہوتے دیکھا تھا جبکہ ضیخام جو سب لوگوں کے ساتھ یہاں پہنچ گیا تھا مرحا کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ پر رک گیا تھا جبکہ ابراہیم تیزی سے وجدان کی طرف بڑھا تھا اور اس کے قریب سے مرحا کو اٹھا کر باہر بھاگا تھا اس کے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا کہ وہ سوچ بھی سکے وہ جلد سے جلد مرحا کو ہسپتال لے کر جانا چاہتا تھا لیکن مرحا کی مدد چلتی سانسیں ابراہیم کو بھی دگمگا رہی تھیں جبکہ وجدان وہاں زمین پر ہی بیٹھ رہ گیا تھا اس کے ہاتھ خون سے بھرے ہوئے تھے جبکہ اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایک ہفتے بعد:

چٹاخ۔۔۔ مجھے اگر رات تک وہ بوس نامی شخص بیسمنٹ میں سیل میں نہ ملا تو تمھاری کھال ادھیڑ دوں گا۔۔۔۔۔ وجدان کی سرد سپاٹ آواز سن کر سامنے موجود شخص ڈر گیا تھا جبکہ خوف سے اس کی ٹانگیں کانپنے لگ پڑی تھیں

جبکہ وجدان کی خون سے بھری شرٹ دیکھ کر وہ کپکپا اٹھا تھا اور تیزی سے سر ہلاتا وہاں سے رفو چکر ہو گیا تھا۔۔۔

اپنی خون بھری شمرٹ پر ایک نظر ڈال کر وہ فریش ہونے چلا گیا تھا وہ تقریباً ایک ہفتے سے اتنے لوگوں کو ٹاچر کر چکا تھا کہ اب اسے تعداد بھی یاد نہیں تھی ایک گہرا سناٹہ تھا جو اس کے اندر چھا گیا تھا اب اس کے چہرے پر ہمہ وقت ایک سرد تاثر رہتا تھا ضرورت کے علاوہ وہ کسی سے بات نہیں کر رہا تھا کھانا اگر بھی وہ بس زندہ رہنے کے لیے کھا رہا تھا۔۔

فریش ہو کر وہ اپنی گن لے کر روم سے نکلا تھا اور بیسمنٹ سے باہر نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا جب ایک گارڈ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا تھا

س۔۔۔ سری۔۔۔ یہ وہ گارڈ وجدان کے سرد تاثر دیکھ کر کو بات بتانے آیا تھا وہ بول ہی نہیں پا رہا تھا ویسے بھی آج کل وجدان ہر وقت غصے میں ہی رہتا تھا اس لیے گارڈ تو اس سے سو فٹ کے فاصلے پر رہ رہے تھے

اب تم لوگوں سے ایک بات بھی بولی نہیں جا رہی۔۔۔۔ اس کی غصے سے بھری آواز سن کر گارڈ نے تیزی سے اس کے آگے ایک پیکیج کیا تھا

سریہ مرحا میم کے لیے آیا ہے۔ گارڈ کی بات سن کر وجدان نے تیزی سے اس سے پیکیج جھپٹا لیا اور اسے کھول کر دیکھنے لگ پڑا تھا

پیکیج کے اندر مکمل ایک فائل تھی جس میں ساری معلومات موجود تھی وجدان نے حیرانی سے فائل دیکھی تھی اور پھر اسے فوراً بند کر کے وہ واپس مڑا تھا اور مینشن کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

بگ برو --- اندر داخل ہوتے ہی وہ جو سیدھا اپنے سڈی روم میں جا رہا تھا تیمور کی آواز پر رکا تھا مگر مڑا نہیں تھا۔

برو اتنی تیزی سے کہاں جا رہے ہو؟؟ تیمور کی بات کا جواب دینے کی بجائے وہ بے زار چہرے سے اس کی طرف مڑا تھا

ابراہیم اور داؤد کو لے کر فوراً سڈی روم میں آؤ۔ وہ سپاٹ لہجے میں بولتا تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا تیمور نے دکھ سے اس کی یہ حالت دیکھی تھی وہ جب سے گھر آیا تھا سوائے غصے کے اس نے کسی جزبے کا اظہار نہیں کیا تھا۔۔

تیمور میڈ کو ابراہیم اور داؤد کو وجدان کی سڈی روم میں بھیجنے کا بول کر اس کے پیچھے ہی چلا گیا تھا۔۔۔۔۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

تھوڑی ہی دیر میں تیمور، داؤد اور ابراہیم وجدان کے سامنے موجود تھے۔۔۔۔۔
[Support@ClassicUrduMaterial](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial)

نام : بہزاد
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

عمر : اٹھائیس سال

پاکستان سے پانچ سال پہلے اٹلی آیا اور اندرونی گینگ کے لیے کام کرنے لگ پڑا اور آج کل چھوٹی چھوٹی گینگز اس کے لیے کام کرتی ہیں۔۔

یہ تم ہمیں کیوں بتا رہے ہو وجدان؟؟ جو بھی بات ہے سیدھا وہ بتاؤ۔۔۔۔۔ ابراہیم وجدان کو لوگتا

ہوا بولا

مجھے اس کے ماضی کے بارے میں سب کچھ چاہیے ابراہیم ڈیٹا بیس سے اس کا سارا ڈیٹا نکالو یہی شخص ہے جس نے مجھ پر حملہ کروایا تھا اور بوس بھی اس کے لیے کام کرتا ہے تم تیمور کے ساتھ رات تک مجھے اس کے بارے میں سب کچھ بتاؤ گے اور داؤد اگر تم ہماری مدد کرنا چاہتے ہو تو رات تک مجھے بوس سیل میں ملنا چاہیے۔۔

وجدان کی سپاٹ آواز سن کر سب نے سر ہلایا تھا

ہم تمہارا کام ہو جائے گا اور تمہارے کہنے پر میں پہلے ہی جولیہ کو بھی سیل میں پہنچا چکا ہوں۔۔۔ داؤد کی بات پر وجدان کی آنکھیں چمکیں تھیں۔۔

وجدان نے ہنکار بھرا تھا اور ہاتھ سے سب کو جانے کا اشارہ کیا تھا جس پر داؤد اور تیمور چلے گئے تھے جبکہ ابراہیم وہی کھڑا تھا

یہاں کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو جاؤ اور جو کام دیا ہے وہ کرو۔۔۔ ابراہیم سخت بے زار لہجے میں ابراہیم سے بولا

اگر آج تم مرا کو دیکھنے ہو سہیل نہ گئے تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گا وجدان۔۔۔ ابراہیم غصے سے وجدان سے بولا جو اس کی بات کو انور کر کے اپنے سامنے موجود فائل کو ہی گھور کر دیکھ رہا تھا وجدان۔۔۔ اسے کوئی اثر نہ ہوتے دیکھ ابراہیم نے التجائیہ اسے بلایا تھا جو سٹل سا کھڑا تھا

وہ کھانا نہیں کھا رہی وجدان۔۔۔ ابھی ڈیڈ کا فون آیا تھا انہوں نے بتایا ہے کہ وہ ضد کر رہی ہے جب تک تم اسے ملنے نہیں آؤ گے وہ رات کو میڈسن نہیں لے گی۔۔ اگر تمہیں زرا بھی

اس کی فکر ہے تو چلے جانا۔۔۔ ابراہیم کی بات سن کر اس نے اپنا رخ موڑ لیا تھا اسے کوئی جواب نہ پا کر ابراہیم اپنا بے ساختہ ادٹا غصہ روک کر دھاڑ سے دروازہ بند کر کے جا چکا تھا جبکہ وجدان اپنے سامنے کھلی فائل کو بند کرتا باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

موم میرے لیے کافی بھجوا دیں میں نے پھر کام کرنا ہے۔۔۔۔۔ تیمور کچن میں کھڑی انوشے سے تیزی سے بولتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا

مریم بیٹا پلیز تم اسے کافی بنا کر دے دو میں ابھی تھوڑا کام کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ انوشے نے کچن میں کھڑی مریم سے کہا جس نے انوشے کی بات پر مسکرا کر جھٹ سے سر ہلایا تھا مرحا کے بعد وہ پورے گھر میں بولائی بولائی پھرتی تھی گھر میں صرف انوشے وہ روئیسہ اور پریشہ ہوتی تھیں روئیسہ کو تو یہاں ٹیچر پڑھانے انے لگ پڑی تھی جس سے وہ سارا دن بڑی رہتی تھی جبکہ پریشہ سے اس کی تھوڑی بہت بات ہی ہوتی تھی کیونکہ وہ زیادہ تر خاموش ہی رہتی تھی جبکہ مرحا بالکل اس کی پسند کے مطابق تھی مرحا سے ملنے جانے کا سوچ کر وہ تیزی سے کافی بنا کر تیمور کے کمرے میں گئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے دروازے پر ہلکا سا ناک کیا تھا اور تیمور کی اجازت ملتے ہی وہ روم میں داخل ہوئی تھی جہاں تیمور اپنے لپ ٹاپ میں سر گھسائے بیٹھا تھا

یہاں رکھ دو۔۔۔۔۔ تیمور نے سر اٹھائے بغیر اپنے قریب موجود ٹیبل کی طرف اشارہ کیا

اہم۔۔ اہم۔۔ مریم نے اس کی کافی رکھنے کے بعد گلہ کھنکارا تھا جس پر اس نے اپنا سر جھٹکے سے اٹھا کر سوالیہ نگاہوں سے مریم کو دیکھا تھا

کیا تم مجھے آج مرہا آپی سے ملوانے لے کر جاؤ گے؟؟۔۔ اس نے امید سے تیمور سے پوچھا تھا نہیں۔۔ آج میں مصروف ہوں مگر کل تمہیں لے کر جاسکتا ہوں۔۔۔ وہ تیزی سے کی بورڈ پر اپنی انگلیوں کو حرکت دیتا بولا تھا۔۔۔

پلیز۔۔۔ پلیز آج لے جاؤ۔۔۔۔۔ مریم نے التجائیہ اس سے کہا میرا دماغ خراب مت کرو اور جاؤ یہاں سے۔۔۔ تیمور کے اچانک دھاڑنے پر اس نے خوف سے آنکھیں پھیلائی تھیں یہ پہلی بار تھا جب اس نے تیمور کو غصے میں دیکھا تھا

تیمور اسے اپنی جگہ جما دیکھ کر اٹھا تھا اور اس کے بالکل قریب جا کر کھڑا ہو گیا تھا جاؤ یہاں سے مجھے سکون سے کام کرنے دو تمہارے پاس تو کھانے پینے اور لوگوں کو تنگ کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے مگر میرے پاس بہت کام ہے۔۔۔۔۔ تیمور اپنا کام نہ ہونے کی وجہ سے ساری فرسٹریشن مریم پر نکالنے لگا تھا مریم نے غصے سے نم آنکھوں اسے گھورا تھا اور پھر وہاں سے تیزی سے چلی گئی تھی مگر جاتے ہوئے دروازہ زور سے بند کرنا نہ بھولی تھی۔۔۔

اس کے جانے کے بعد تیمور نے ایک گہرا سانس لیا تھا اور واپس آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا اب اسے افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے مریم کے ساتھ ایسا کیوں کیا لیکن وہ بھی مسلسل کام کے برڈن کی وجہ سے پریشان تھا اوپر سے مریم کا بلاوجہ ضد اس کا غصہ بھڑکا گیا تھا

کرسی پر بندھی جولیاء خوف سے کپکپا رہی تھی جبکہ اپنے سامنے کھڑے وجدان میں اسے اپنی موت دکھائی دے رہی تھی

وجدان اس کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر استہزایہ مسکرایا تھا اس نے اپنی جیب سے چاقو نکالا تھا اور جولیاء کے قریب جا کر اس نے اس کے گال پر چاقو رکھا تھا اور پھر بہت آہستہ اس نے اس چاقو سے جولیاء کے گال پر کٹ لگایا تھا جس پر جولیاء تکلیف سے چیخ اٹھی تھی

تم نے مجھ سے دشمنی مول لے کر اچھا نہیں کیا جولیاء۔۔۔ آہستہ سے چاقو دوسری گال پر لے جا کر اس نے وہاں بھی ایک گہرا کٹ لگایا تھا جس سے خون نکل کر اس کے گال سے رسنے لگا تھا جبکہ جولیاء کی چیخوں کو سن کر وجدان کو سکون سا مل رہا تھا

اس گھر کا سوائے جولیاء کے علاوہ کسی کو نہیں پتا تھا وجدان نے وہ گھر جولیاء کے دوست سے خریدا تھا وجدان سب سے پہلے جولیاء سے ہی بات کرنے گیا تھا مگر اس کی اچانک غیر موجودگی نے وجدان کو کھٹکنے پر مجبور کر دیا تھا اور پھر اس کے بعد وجدان نے جولیاء کے بارے میں پتا لگوایا تھا تو اسے پتا چلا تھا کہ جولیاء پچھلے کچھ دنوں سے مسلسل کچھ لوگوں سے مل رہی تھی تبھی

وجدان نے اسے پکڑنے کی ذمہ داری داؤد کو لگائی تھی اور پھر آج وہ اس کے پاس موجود تھی انہیں ایک آدمی زندہ بھی اس گھر سے ملا تھا اس نے بھی جولیا کی ان پر حملہ کرنے کے پلان میں شمولیت کا بتا دیا تھا جس کے بعد وجدان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جولیا کو زندہ زمین میں گاڑ دے۔۔۔

میں نے کبھی کسی لڑکی کو ٹاچر نہیں کیا اور شاید کبھی نہ کرتا اگر تم میری بیوی کو مروانے کی کوشش نہ کرتی۔۔ اس کے بال زور سے اپنی گرفت میں لے کر وجدان پھنکارا تھا اس نے اتنی زور سے جولیا کے بال اپنی گرفت میں لیے تھے کہ اسے اپنے بال جڑ سے اکھڑتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

س۔۔۔ سوری۔۔۔ و۔۔۔ وجی پل۔۔۔ پلیز مج۔۔۔ مجھے معاف کر۔۔۔ کر دو میں ی۔۔۔ یہاں سے بہت دور چلی جاؤں گی۔۔۔ جولیا کی منتیں سن کر وجدان کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا اور پھر اس نے اپنی گن نکال کر جولیا پر نشانہ لیا تھا اور اس سے پیچھے ہو کر اس نے جولیا کے کندھے پر نشانہ لیا تھا

تمہاری وجہ سے مرا تکلیف میں تھی میری بیوی کو تمہارے پاگل پن کی وجہ سے تکلف پہنچی۔۔۔ اگر تم ہمارے معاملے میں ٹانگ نہ اڑاتی تو آج تم اپنی زندگی جی رہی ہوتی۔۔۔۔ وجدان نے اس کے پیٹ کا نشانہ لیا تھا اور پھر اس نے اس کے دوبارہ پیٹ پر گولی ماری تھی جس سے

وہ تقریباً بے جان ہو چکی تھی وجدان نے اسے اس جگہ گولیاں ماری تھیں جہاں مرزا کو لگی تھیں وہ مرزا کو دیکھنے نہیں گیا تھا مگر ابراہیم سے اسے ساری صورتحال کا پتا چل رہا تھا۔۔۔

ایک آخری گولی اس کے سر میں مار کر اس کا کام تمام کرتا وجدان سیل سے نکلا تھا اور لمبے لمبے دھگ بھرتا وہ وہاں سے فریش ہونے چلا گیا تھا

مئی جب تک وجدان نہیں آئے گا میں کھانا نہیں کھاؤں گی۔۔۔ مرزا منہ پھولا کر بولی تھی مہربا نے مرزا کی ضد پر اسے بے چارگی سے دیکھا تھا

مرزا بیٹا کھا لو صبح میں خود اپنے نلمے بیٹے کو کان سے پکڑ کر تمہارے پاس لاؤں گی۔۔۔ صوفیہ مرزا کے قریب آتی محبت سے بولی

نہیں۔۔۔ آپ لوگ ہر روز یہی کہتے ہیں مگر پھر اپنی بات سے مکر جاتے ہیں۔۔۔ مجھے سچ بتائیں ڈیڈ وجدان ٹھیک ہے نہ؟؟۔۔۔ مرزا پہلے صوفیہ سے اور پھر کچھ فاصلے پر کھڑے ضمخام سے پوچھنے لگ پڑی تھی۔۔۔

ہاں مرزا وہ ٹھیک ہے بس تمہیں تنگ کر رہا ہے۔۔۔ رامش نے ضمخام کی جگہ جواب دیا تھا۔۔۔ مرزا شہاباش بیٹا کھا لو پھر میں خود اسے یہاں لے کر آؤں گا بس وہ آج کل مصروف ہے اس وجہ سے نہیں آ پا رہا۔۔۔۔۔ ضمخام کی بات پر مرزا نے منہ بگاڑا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ آج وہ جب تک نہیں آئے گا میں نہیں کھاؤں گی وہ آہستہ سے ان سب کی طرف سے رخ موڑ کر لیٹ گئی تھی اس کے زخموں سے اب بھی درد سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں ایک ہفتے پہلے اس کی حالت اتنی نازک تھی کہ اسے دو دن تو پہلے ہوش ہی نہ آیا تھا جبکہ اس کی حالت دیکھ کر مہراہ بھی دو دن بے ہوش ہی رہی تھی اس دوران ابراہیم نے بہت مشکل سے رامش کے ساتھ سب بیچ کیا تھا کیونکہ وجدان نے تو جیسے قسم کھائی تھی کہ وہ یہاں کبھی نہیں آئے گا پھر آخر برا وقت بھی گزر گیا تھا اور آخر وہ بچ ہی گئی تھی۔۔۔

روم کا دروازہ کھول کر آہستہ سے وجدان داخل ہوا تھا وجدان کو دیکھتے سب خاموشی سے اسے دیکھتے وہاں سے چلے گئے تھے جبکہ مرزا زور سے اپنی آنکھیں میچ کر بیٹھی تھی وجدان کے اندر آتے ہی وہ اس کی موجودگی محسوس کر چکی تھی۔۔۔

مرحہ۔۔۔۔۔ سب کے باہر جاتے ہی وجدان مرحا کے قریب گیا تھا اور اس نے آہستہ سے مرحا کے چہرے کو اپنی ہاتھ کی پشت سے چھوا تھا

اب میری طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرو گی؟؟؟ وجدان نے مرحا سے پوچھا مگر وہ ہنوز منہ پھولائے آنکھیں بند کر کے لیٹی رہی تھی مگر پھر اس کو اپنے منہ پر کچھ گیلا محسوس کیا اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر وجدان کو دیکھا تھا جس کی آنکھ سے آنسو گرا تھا

مجھے لگا تھا میں نے تمہیں کھو دیا ہے۔۔۔ اس کا سر چوم کر وہ بکھرے سے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

تم نے میری بات نہ مان کر اچھا نہیں کیا مرحا۔۔۔۔۔ وجدان مزید بولا تھا

مرحہ آہستہ سے اٹھ کر بیٹھی تھی وجدان اس کے ساتھ ہی بیڈ ہر بیٹھ گیا تھا جب وجدان نے اس کا چہرہ تھام کر جانچا اپنا لمس چھوڑنا شروع کیا تھا

اگر تم نے آئندہ کے بعد میری بات نہ مانی تو پھر میں کبھی بھی تم سے ملنے نہیں آؤں گا
 ---- وجدان نے مرحہ کو دھمکایا جس پر وہ مسکرا پڑی تھی

اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتی وجدان ---- میں تمہاری اتنی دیوانی ہوں کہ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں بھی خود بخود مرجاتی اور اگر کبھی تم نے مجھے اپنی جان خطرے میں ڈال کر بھگانے کی کوشش کی تو میں ہر بار تمہاری مخالفت کروں گی ----

اس کا سر کو محبت ست چوم کر مرحہ شدت سے بولی تھی جس پر وجدان مسکرا گیا تھا
 کیوں کرتی ہو مجھ سے اتنی محبت؟؟ میں نے تو ہمیشہ تمہیں تکلیف ہی دی تھی پھر بھی کیوں تم نے ہمیشہ مجھ سے محبت کی؟؟ ---- وجدان نے اسے اپنے حصار میں لے کر حیرت سے پوچھا تھا اسے --- مجھ نہیں آتی تھی کہ اس میں ایسا کیا ہے جو مرحہ اس سے اتنی محبت کرتی ہے ----

پتا نہیں ---- اس نے کندھے اچکائے ---- بس میں اتنا جانتی ہوں وجدان میرا یہ دل تمہارا دیوانہ ہے جب تک تمہیں نہ دیکھ لوں سیکون نہیں ملتا تم میری کچی عمر کی سچی محبت ہو جسے گرینڈ پانے دیکھتے ہوئے ہم دونوں کو مضبوط بندھن میں باندھ دیا تھا ---- وہ اس کے گال پر ہاتھ

رکھتی محبت سے اسے دیکھتے مسکراتے ہوئے بول رہی تھی وجدان اس کے جواب پر کھل کر مسکرایا تھا

کبھی کبھی مجھے لگتا ہی نہیں کہ تم وہی لیڈی ڈیول ہو جس سے لوگ ڈرتے ہیں۔۔۔ اور کبھی تم سے نازک لڑکی میں نے نہیں دیکھی۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا تھا جس پر مرزا کھل کر مسکرائی تھی اب کہیں درد تو نہیں ہو رہا؟؟۔۔۔ وجدان نے اچانک سنجیدگی سے پوچھا جس پر اس نے جھٹ سے نفی میں سر ہلایا تھا

بیٹھو میں تمہیں کھانا کھلاتا ہوں پھر میڈسن لے لینا۔۔۔ وجدان اسے آہستہ سے بیٹھاتا اس کو کھانا کھلانے لگ پڑا تھا مرزا کے پیٹ میں دو گولیاں لگی تھیں جس سے اسے اتھنے بیٹھنے میں تکلیف ہوتی تھی جبکہ ایک گولی اس کے کندھے کو چھو کر گزری تھی۔۔۔۔

وجدان نے اسے کھانا کھلانے کے بعد باہر سے مہراہ کو بلایا تھا جو اسے میڈسن دے کر واپس چلی گئی تھی جبکہ وجدان مرزا کو میڈسن دے کر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا

میرے پاس ہی رہنا وجی۔۔۔ نیند میں ہی مرزا بڑبڑائی اور وجدان جو اس کے سونے کے بعد جانے کا ارادہ رکھتا تھا اپنا ارادہ ترک کرتا وہ اس کے قریب ہی بیٹھ گیا تھا

میری جان۔۔۔ اس نے جھک کر بے ساختہ مرزا کا سر چوما تھا مرزا کو موت کے منہ میں جاتے دیکھ کر وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہا تھا اسے معلوم ہی نہ تھا کہ مرزا اس کے

بوس کو رات کو ہی داؤد پکڑ کر لاچکا تھا بوس نے کافی بھاگنے کی کوشش کی تھی مگر داؤد کے آدمیوں نے آخر اسے پکڑ ہی لیا تھا

مرحہ ایک پرائیوٹ ہوسپتال میں تھی جس کی سکیورٹی ڈبل تھی جس سے انہیں زیادہ فکر نہیں تھی مگر پھر بھی رامش اور ضمیمہ مرحا کے پاس ہی رہ رہے تھے لیکن آج مرحا کو گھر شفٹ کیا جا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ لوح واپس آئے تھے وجدان مرحا کو روم میں چھوڑ کر باہر نکلا تھا

کب اسے انٹیو کا فون آیا تھا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

سمر --- داؤد سمر نے رات کو بوس کو پکڑ لیا ہے وہ اس وقت اولڈ بلڈنگ کے سیل میں ہے۔۔۔
آپ کب تک آئیں گے؟؟ انتویو نے فون کر کے وجدان سے پوچھا تھا۔۔۔

میں فلحال ابھی مصروف ہوں تم ایسا کرو کہ اس سے فلحال یہ پتا لگوانے کی کوشش کرو کہ وہ جس کے لیے کام کر رہا تھا وہ اب کہاں ہے؟؟۔۔ وجدان کے جواب پر انتویو نے مزید دو چار باتیں کر کے فون بند کر دیا تھا اور وجدان کے حکم کے مطابق وہ اب بوس کو ٹاچر کر کے اس سے ساری انفارمیشن نکلوانے جا رہا تھا۔

وجدان فریش ہو کر سڈی روم میں گیا تھا جہاں پہلے سے ہی سب اکٹھے تھے اس کے آتے ہی ابراہیم بولنا شروع ہوا تھا

یہ بہزاد نامی شخص کا باپ پولیس انسپکٹر تھا ہر طرح کے کالے کام کرتا تھا چوبیس سال پہلے وہ اٹلی آیا تھا جبکہ پاکستان میں اس پر کچھ چارجز لگے تھے اس کے بعد وہ ایسا غائب ہوا کہ کسی کو پتا نہ چل سکا

لیکن برو اس سے ہمارا کیا تعلق ہے ہم نے کونسا اس کے باپ کو غائب کیا ہے جو وہ ہمارے پیچھے پڑا ہوا ہے؟؟؟ تیمور نے ابراہیم سے پوچھا جبکہ ابراہیم کی نگاہیں ضمخام کی طرف جو رامش کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ آپ بتائیں گے یا پھر میں بتاؤں؟؟! ابراہیم کی بات پر ضمخام نے اسے دیکھا تھا
ابراہیم صاف صاف بتاؤ ہمیں کیا اصل بات ہے؟؟۔۔ وجدان نے سخت لہجے میں وجدان سے پوچھا تھا۔۔۔۔

کچھ سالوں پہلے نانو اور نانی کو کچھ لوگوں نے قتل کیا تھا اور جس نے قتل کیا تھا اس میں یہ انسپکٹر بھی شامل تھا اس نے ممی کو بھی ٹاپر کیا تھا پھر وہ جب یہاں آیا تھا تو ڈیڈ نے اس سے بدلہ لینے کے لیے اسے کیڈنپ کروایا تھا اور پھر اسے ڈیڈ نے مار دیا تھا۔۔۔۔

ضمخام نے ابراہیم کی بات پر لب بھینچ کر پوچھا۔۔

اپنے بھائی کا سراغ ملنے پر اس کی تلاش میں انسپکٹر کا چھوٹا بھائی چار سال بعد اپنی بیوی اور ایک ماہ کی بیٹی کے ساتھ اٹلی آیا تھا لیکن اس دوران بد قسمتی سے وہ ڈیڈ کے گینگ کے آدمیوں کے ہاتھوں مارے گئے اور پھر ان کی بیٹی جو ایک ماہ کی تھی وہ وہاں ہی کہیں گرمی پڑی رہ گئی تھی۔ اسے کوئی اٹھا کر لے گیا تھا کسی کو نہیں پتا چل سکا تھا وہ کہاں گئی

اب بہزاد یہاں اپنے باپ کا بدلہ لینے اور اپنی کزن کو ڈھونڈنے آیا ہے۔۔۔۔۔

ابراہیم کی بات سن کر ضیخام کو ناحق ہونے والی موت اور اس بچی کے غائب ہونے کا افسوس ہوا تھا۔۔۔

تمہیں پتا ہے وہ بچی کہاں ہے اب؟؟۔۔۔ وجدان نے بمشکل ساری بات ہضم کرتے پوچھا تھا
وجدان کے سوال پر سب ابراہیم کی طرف متوجہ ہو گئے تھے
کل سارا دن اور رات میں نے یہ ہی کام کیا ہے ڈیڈ اور آپ لوگوں کو حیرت کا شدید جھٹکا لگے
گایہ سن کر کہ اس بچی کہ ساتھ پھر کیا ہوا۔۔۔ ابراہیم ایک افسوس بھری نگاہ ضمیمہ پر ڈال
کر بولا تھا

بروسپینس کریٹ مت کریں جلدی بتائیں۔۔۔ تیمور کی بات پر ابراہیمزید بولنا شروع ہوا تھا اس معصوم بچی کو ایک پاکستانی کیل نے ہی اٹھالیا تھا جو یہاں غیر قانونی طریقے سے آئے تھے اور اولاد سے محروم تھے اسی لیے انھوں نے اس بچی کو چرانے کا سوچا تھا جس میں وہ کامیاب ہو گئے تھے

اس شخص کی بیوی ایک سال بعد مر گئی تھی جبکہ بچی کو اکیلا اس شخص کے پاس چھوڑ گئی تھی جس کو اس کا خیال تک نہ تھا وہ بچی بڑی ہوتی گئی اور اپنے باپ کا رویہ سمجھتے خود کو ہر طرح کے حالات کے لیے مضبوط کرنے لگ پڑی پھر اس کا باپ جو پہلے تھوڑا بہت کما بہ لیتا تھا اب مکمل جواری اور شہزادی بن گیا تھا جس سے سارا بوجھ اس کے نازک کندھوں پر آگیا تھا جس لے لیے وہ لوگوں کے والٹ چورانے لگ پڑی تھی پھر ایک دن اس لڑکی کو کچھ لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور اپنے مقصد کے لیے استعمال کرنے لگ پڑے

جاننا چاہیں گے کہ کون ہے وہ لڑکی؟؟ مریم ہے وہ لڑکی جس کے ماں باپ کو ہماری گینگ کے آدمیوں نے بلاوجہ مارا تھا مریم وہ بچی ہے جو بچاری اپنی بچپن کی خوشیاں ہماری گینگ کے چند گھٹیاں لوگوں کی وجہ سے نہ دیکھ پائی۔۔۔۔۔

ابراہیم کی بات پر تیمور سکتے میں چلا گیا تھا یہ وہ کیا سن رہا تھا وہ تو اس لڑکی کو پسند کرنے لگ پڑا تھا اسے لگا تھا وہ آسانی سے اسے پالکے مگر اب یہ نئی مشکل کھڑی ہو گئی تھی۔۔ پورے کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی کوئی کچھ بھی نہیں بول رہا تھا

ٹھاہ۔۔۔ روم کے باہر کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز پر سب سکتے سے نکلے تھے تیمور جو دروازے کے پاس کھڑا تھا اس نے تیزی سے دروازہ کھولا تھا جہاں زمین پر ٹوٹے ہوئے کپ اور ٹرے پڑی ہوئی تھی

جہاں مریم کانپتی ٹانگوں سے کھڑی آنسو بہا رہی تھی لیکن تیمور کو دیکھتے ہی وہ پیچھے ہٹنے لگ پڑی تھی۔

مریم۔۔۔۔ ہماری ساری بات سن لو ایک بار۔۔۔ تیمور التجائیہ بولا تھا جبکہ مریم کو کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا اسے بس یہ پتا چل رہا تھا کہ ان لوگوں کی وجہ سے اس نے اپنے ماں باپ کھو دیے تھے اس کا بچپن ان کی وجہ سے ختم ہو گیا تھا۔۔ وہ یہاں ضیخام کو اور رامش کو کافی دینے آئی تھی مگر ابراہیم کی آواز پر وہ باہر ہی رک گئی تھی اسے لگ رہا تھا وہ کسوں لڑکی کی کہانی سنا رہا ہے اسی وجہ سے وہ متحسّس سی باہر کھڑی ہو کر سننے لگ پڑی تھی مگر اسے کیا پتا تھا کہ یہ کہانی اسی کی سنائی جا رہی تھی

مریم بیٹا۔۔۔۔ تیمور کو پیچھے ہٹاتا وجدان مریم کی طرف بڑھا تھا مگر وہ تیزی سے پیچھے ہٹی تھی

آ۔۔۔ آپ لوگوں کی وجہ سے می۔۔۔ میرے ماں با۔۔۔ باپ مرے۔۔۔ آہہ۔۔۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑا

واس اٹھا کر اس نے زور سے زمین پر مارا تھا اسے اچانک خود سے نفرت محسوس ہوئی تھی یہ سوچ کر کہ وہ کتنے دنوں سے ان قاتلوں کے ساتھ رہ رہی تھی جن کے ہاتھ اس کے معصوم ماں باپ کے خون سے رنگے ہوئے تھے۔۔ لیکن وہ یہاں غلط تھی اس کے ماں باپ کو ضیخام نے نہیں اس کے گینگ میں شامل لوگوں نے مارا تھا

آ۔۔۔ آپ سب جھوٹے ہی۔۔۔ ہیں۔۔۔ وہ روتے ہوئے چیخی تھی جبکہ شور سن کر مہماہ جو لاؤنچ میں تھی فوراً اس طرف آئی تھی۔۔۔۔

مریم بچے کیا ہوا ہے؟؟ کیوں رو رہی ہو؟؟ مہراہ نے پریشانی سے مریم کو دیکھ کر پوچھا تھا جبکہ وہ مریم کے قریب آئی تھی لیکن مریم نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا وہ سسکی تھی

آپ سب لوگوں کے ہاتھ خون سے رنگے ہوئے ہیں۔۔۔ میں اب ایک پل نہیں آپ قاتلوں کے بیچ رک سکتی۔۔۔۔ وہ اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتی بولی تھی اور تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی مہراہ حیران سی کھڑی سب کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جبکہ سب مریم کو جاتے دیکھ کر اب تیمور کو دیکھ رہے تھے تقریباً گھر میں سب کو ہی علم تھا کہ تیمور کہیں نہ کہیں مریم کو پسند کرتا تھا۔۔۔۔

تیمور نے اسے جاتے دیکھ کر زور سے اپنی آنکھیں میچیں تھیں وہ جو سوچتا تھا کہ مریم کو پانا بہت آسان ہے اب وہ ہی اسے ناممکن لگ رہا تھا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ تیزی سے مریم کے پیچھے گیا تھا وہ ایک بار اس سے خود بات کرنا چاہتا تھا

ہمیں اب آگے کے بارے میں سوچنا چاہیے مریم کا ایسے باہر جانا خطرے سے خالی نہیں۔۔۔ داؤد سب کو خاموش دیکھ کر بولا تھا

کوئی مجھے بھی بتائے گا کہ کیا ہوا ہے۔۔ مہراہ نے سخت لہجے میں پوچھا تھا جس پر وجدان نے اسے ساری بات مختصر کر کے بتادی تھی جس پر وہ حیران رہ گئی تھی۔۔

ضمخام۔۔۔

مہراہ میں بعد میں تم سے بات کرتا ہوں ابھی تم جاؤں یہاں سے۔۔۔ ضمنام مہراہ کے مزید کچھے بولنے سے روکتا بولا تھا۔ اور سب کو اشارہ کرتا سٹڈی روم میں واپس چلا گیا تھا

ابراہیم گارڈ سے کہو کہ مریم کو یہاں سے ابھی باہر جانے نہ دیا جائے اگر ضرورت پڑے تو اسے بے شک کمرے میں لا کر دیں۔۔۔ اور اس بہزاد کو ڈھونڈو اس کو بھی میں بخشنے والا نہیں جس نے میری بیٹی اور بیٹے کو مارنے کی کوشش کی تھی

ضمنام سخت لہجے میں بولتا اپنی کرسی پر بیٹھ کر مزید ان سے آگے کے بارے میں بات کرنے لگ پڑا تھا

وہ تیزی سے بھاگتی اپنے کمرے میں داخل ہوئی ہی تھی کہ فوراً اس کے ذہن میں خیال آیا کہ اس کا کونسا یہاں کچھ ہے جو وہ یہاں سے لے کر جائے گی وہ یہ سوچتے ہی مڑی تھی مگر کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے تیمور نے اس کے باہر کی جانب بڑھتے قدم روک دیے تھے۔۔۔

مریم۔۔۔۔ تیمور اسے پکار کم اور التجا زیادہ کر رہا تھا

م۔۔۔ مجھے جانے دو ورنہ۔۔۔ ایسا نہ ہو میں تمہیں نقصان پہنچان دو۔۔۔۔ وہ اپنی سرخ آنکھوں سے تیمور کو گھورتی چیخی تھی جبکہ بار بار اس کی آنکھوں میں جمع ہوتے آنسو اس کی نظر کو دھندلا رہے تھے۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ کیا کرو گی تم؟؟۔۔۔ تیمور نے اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سنجیگی سے پوچھا جبکہ مریم اس کے بڑھتے قدم دیکھ کر اپنے قدم پیچھے کی طرف اٹھانے لگی تھی

ت۔۔۔ تیمور مجھے ج۔۔۔ جانے دو پ۔۔۔ پلیز۔۔۔ مریم نے لب بھینچ کر بولی تھی مگر تیمور اس کی بات کو انکور کر کے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی اور تم شاید کچھ کرنے والی تھی۔۔۔ تیمور سخت لہجے میں بولا تھا وہ مریم کے ساتھ نرم لہجے میں بات کر کے اس کو یہاں سے جانے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

مریم نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر اپنے ارد گرد دیکھا تھا جب اسے تھوڑے فاصلے پر شیشے کا شوپیس نظر آیا تھا تیمور کے سمجھنے سے پہلے ہی اس نے تیزی سے وہ شوپیس اٹھا لیا تھا

اس سے کیا کرو گی؟؟ آہاں اب مجھے مارو گی تم؟؟۔۔۔ تیمور نے زچ کر دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اس کے خیال میں مریم اسے کبھی بھی نہیں مار سکتی تھی

جہاں ہو وہاں ہی رک جاؤ تیمور ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ وہ سنجیگی سے تیمور کو دیکھتی بولی تھی جو اس کی بات کو ایک پل کے لیے رکا تھا مگر پھر اس نے ڈھیٹ بن کر مریم کی طرف قدم اٹھانا شروع کیے تھے مریم اسے اپنی بات نہ ماننے پر غصے میں آگے بڑھی تھی اور اس نے وہ شوپیس زور سے تیمور کے سر پر مارنا چاہا تھا جب اس نے تیزی سے اپنا بازو آگے کیا تھا اور شوپیس ٹوٹ کر جہاں تیمور کے بازو میں چبھا تھا وہاں ہی کچھ شیشے کے ٹکڑے مریم کے ہاتھ پر بھی لگ گئے تھے شوپیس کا ایک حصہ اب بھی مریم کے ہاتھ میں موجود تھا جسے

دیکھنے کے بعد اس نے آنکھیں پھیلا کر تیمور کے بازو کو دیکھا تھا جہاں سے خون تیزی سے نکلنا شروع ہو گیا تھا جبکہ تیمور مریم کی اس حرکت پر جہاں حیران تھا وہاں ہی آگ بگولہ ہو گیا تھا اسے غصہ بہت کم آتا تھا لیکن جب آتا تھا تو سامنے والے کا بھی لحاظ نہیں کرتا تھا اور اب مریم نے اسے غصہ دلا کر مزید اپنی شامت ہی بلائی تھی۔۔۔

تیمور نے اپنے جبرے زور سے بھینچے تھے اور وہ دو ہی قدموں میں مریم کے پاس تھا اس کا ہاتھ بے ساختہ مریم کے گلے کی طرف گیا تھا۔۔۔۔۔

ایک بات میری غور سے سن لو تم۔۔۔ یہاں سے باہر صرف تم میری مرضی سے جا سکتی ہو ورنہ دوسرا راستہ موت کی صورت میں ہے۔۔ اور خبردار بھاگنے کا سوچا تو ٹانگیں توڑ دوں گا لیکن یہاں سے جانے کبھی نہیں دوں گا۔۔۔۔۔ سخت لہجے میں اس کے اوپر جھکے تیمور نے کہا تھا جبکہ مریم گہرے گہرے سانس لے رہی تھی تیمور کی باتوں سے اور تیمور سے اسے اس وقت شدید خوف محسوس ہو رہا تھا اسے لگ رہا تھا کہ جو شخص اس کے سامنے کھڑا ہے اس نے کبھی اسے دیکھا ہی نہیں ہے

م۔۔۔ میں خود کو م۔۔۔ مار لو۔۔۔ ابھی مریم کا جملہ مکمل بھی نہ ہوا تھا جب تیمور نے اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا شوپیس کا بقیہ حصہ نیچے پھینکا تھا اور اس کو بری طرح جھنجھوڑا تھا

یہ سوچ اگر تمہارے دماغ میں دوبارہ آئی تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہوگا کارا مئی (مائی ڈئیر)۔۔۔۔۔
 مریم نے اسے بے بسی سے دیکھا تھا تیمور اپنی بات مکمل کرتا ایک نظر پورے کمرے پر ڈال کر
 کچھ سوچتا ہوا اسے کھینچ کر باہر لے جانے لگا

مجھے جانے دو تیمور۔۔۔ میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں یہ سوچ کر ہی کہ میں اپنی ماں باپ کے
 قاتلوں کے پاس رہ رہی ہوں۔۔۔۔۔ مریم کئی پتنگ کی طرح اس کے ساتھ کھینچی چلی جا رہی
 تھی اور بے بسی سے بول رہی تھی

تیمور اسے اپنے بائیں بازو سے کھینچتا بیسمنٹ کی طرف لے جا رہا تھا جبکہ اس کے دوسرے بازو
 سے خون نکلتا فرش پر گر رہا تھا مگر وہ بنا پرواہ کیے مریم کو کھینچ کر لے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

سسر۔۔۔۔۔ ضیخام سسر نے انھیں یہاں سے کہیں بھی جانے سے منع کیا ہے۔۔۔۔۔ مریم کو باہر
 کی طرف لے جاتے تیمور سے گارڈ نے کہا۔۔۔۔۔

منہ بند کر کے کھڑے رہو بیسمنٹ میں لے کر جا رہا ہوں اسے۔۔۔۔۔ غصے سے بولتا تیمور تیزی
 سے مریم کو بیسمنٹ کی طرف لے گیا جو مسلسل اسے مارتی اس کی گرفت سے دور ہونا چاہتی
 تھی

اب تم سب قاتل مجھے یہاں بند کر کے رکھو گے؟ اسے ایک سیل میں جب تیمور نے دھکا دیا
 تھا تب مریم پھنکاری تھی تیمور نے غصے سے اس کا جبراً دلوچا تھا

پہلی بات تمہارے ماں باپ کو بگ زی نے نہیں مارا اور دوسری بات جب تک تمہارے دماغ سے خناس نہیں نکل جاتا اور تم ہماری بات سننے کی لیے تم تیار نہیں ہوگی تب تک تم یہاں بند رہو گی۔۔۔ اپنی بات مکمل کرتا اسے جھٹکے سے چھوڑتا تیمور سیل سے باہر نکلا تھا اور گارڈ کو کچھ ہدایت دیتا وہاں سے چلا گیا تھا تیمور کے جانے کے بعد مریم سیل سے ہوئی ایک کونے میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

تیمور بیسہ منٹ سے نکلتا واپس اوپر آیا تھا جہاں اب میڈ اس کے خون کے دھبے صاف کر رہی تھی جو مریم کو لے جاتے ہوئے فرش پر گرے تھے۔۔۔۔

بات سنو ایک روم میں سے سارے واس، پیس گلاس کی ہر چیز نکال دو اس کمرے میں صرف بیڈ ہونا چاہیے اور واشروم میں ضرورت کی چیزیں اور یہ کام ایک گھنٹے میں مجھے مکمل چاہیے۔۔۔۔ تیمور میڈ سے سخت لہجے میں بولا تھا جو تیمور کا حکم سننتی تیزی سے دوسری میڈ کو خون صاف کرنے پر لگا کر اپنا کام کرنے چلے گئی تھی تیمور نے فلحال مریم کو اس لیے کمرے کی بجائے سیل میں بند کیا تھا تاکہ وہ خود کو کسی چیز سے نقصان نہ پہنچالے۔۔۔۔

تیمور یہ۔۔۔۔ تمہارے بازو کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔ انوشے کی پریشانی میں ڈوبی آواز سن کر تیمور نے آنکھیں میچ کر کھولی تھیں اور خود کو پرسکون کیا تھا اور پھر وہ انوشے کی طرف پلٹا۔۔۔۔

موم کچھ نہیں ہوا بس معمولی سا کٹ ہے آپ جائیں آرام کریں میں اسے ابھی صاف کر لوں گا۔۔۔ وہ اپنے پاس آتی انوشے سے پرسکون لہجے میں بولا تھا

مہراہ نے ابھی ہمیں ساری بات بتائی ہے تیمور اب مجھے یہ بتاؤ کیا یہ مریم نے تمہارے ساتھ کیا ہے؟؟ اور تم کیوں گئے تھے مریم کے پیچھے جانے دیتے اس لڑکی کو جہاں وہ جانا چاہتی ہے۔۔۔ انوشے اس کے بازو کو پکڑتی اسے صوفے کی طرف لے جاتی بولی تھی جبکہ صوفیہ نے ساتھ ہی ایک میڈ کو فرسٹ ایڈ کٹ لانے کا اشارہ کیا تھا

موم۔۔۔ میں سچ کہو گا مریم کو میں پسند کرتا ہوں اور میں اسے ایسے ہی نہیں جانے دے سکتا تھا باہر لوگ ہیں جو اس کی جان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔۔۔ تیمور گہرا سانس لے کر صوفے پر اپنا سر ٹکاتا ہوا بولا تھا انوشے اس کی بات سنہتی اس کے زخم میں سے شیشہ نکالتی اسے صاف کرنے لگ پڑی تھی۔۔۔

یہ مریم نے کیا ہے؟؟۔۔ ہال میں داخل ہوتے وجدان نے تیمور کا بازو دیکھ کر پوچھا تھا جس پر صوفیہ پیٹی کرنے لگی ہوئی تھی وجدان کے ساتھ داؤد اور ابراہیم بھی سوالیہ نگاہوں سے تیمور کو دیکھ رہے تھے جس نے ہنکار بھرا تھا

ابھی میں نے مریم کو بیس۔ منٹ میں بند کیا ہے وہ خود کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دے رہی تھی میں نے میڈ سے اس کے لیے دوسرا روم تیار کرنے کو کہا ہے جس میں کوئی بھی چیز نہ ہو اس کے بعد ہم اسے وہاں شفٹ کر دیں گے

تیمور نے آنکھیں موندے ہی انھیں بتایا تھا جس پر وہ اسے آرام کرنے کا بولتے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔۔

بھوووو۔۔۔

آہہ۔۔۔۔ پریشے جو بالکونی میں بیٹھی مگن سہی کافی پیتی کتاب پڑھ رہی تھی داؤد کے ڈرانے پر
بری طرح ڈر گئی تھی۔۔۔۔

ہائے اللہ داؤد آپ نے مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔۔۔۔ پریشے معصوم سامنے بنا کر بولی تھی
اچھا تو میری بڑ فلائے ڈر گئی تھی۔۔۔۔ ساری بڑ فلائے آج کل مصروف ہوں تمہیں ٹائم نہیں
دے پا رہا ہوں۔۔۔۔ اس کی بات پر مسکرا کر بولتے داؤد نے اس کا گال زور سے چوما تھا
کوئی بات نہیں۔۔۔۔ گلابی چہرے کے ساتھ مسکرا کر پریشے بولی تھی اسے پہلے پہل لگا تھا داؤد
کے ساتھ وہ محفوظ نہیں رہے گی جبکہ اب وہ داؤد کے علاوہ بالکل بھی خود کو محفوظ نہیں
سمجھتی تھی۔۔۔۔

بڑ فلائے میں فری ہو جاؤں پھر کہیں آؤنگ کا پلین بناتے ہیں بلکہ ایسا کرتے ہیں دو دن بعد
یہاں تقریباً میرا کام مکمل ہو جائے گا پھر ہم تین دن کے لیے پیرس چلیں گے۔۔۔۔ داؤد کی بات
پر حیرت سے آنکھیں پھیلاتی خوشی سے اچھلی تھی

واؤ۔۔۔۔ داؤد تھینک یو سوچ میرا شروع سے ہی وہاں جانا چاہتی تھی مگر کبھی موقع ہی نہیں ملا
۔۔۔۔ وہ خوشی سے بولی تھی اور بے ساختہ اس نے داؤد کے گال کو چوما تھا جس پر داؤد کھل کر

مسکرا اٹھا تھا جبکہ اپنی حرکت پر پریشے نے بے ساختہ شمرہ کر چہرہ چھپایا تھا۔ جس پر داؤد نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

میری شائے سی بڑ فلانے۔۔۔۔۔ اسے بے ساختہ خود میں بھینچتا داؤد بولا تھا جس پر پریشے بھی مسکرا اٹھی تھی۔۔۔۔۔

رومیہ کہاں ہے؟؟۔۔۔۔۔ رومیہ کو کمرے میں نہ پا کر ابراہیم نے میڈ کو روک کر پوچھا تھا۔۔۔۔۔
سمر وہ بیک سائیڈ پر پول کے پاس گئی ہیں۔۔۔۔۔ میڈ کے بتانے پر وہ سمر ہلاتا مینشن کے بیک سائیڈ پر چلا گیا تھا جہاں اسے اپنی لٹل سٹار پول کے پاس بیٹھی ہوئی نظر آئی تھی جبکہ اس کے ہاتھ میں کھانے والی کوئی چیز پکڑی ہوئی تھی

اپنے پیچھے سے قدموں کی آواز سنتی رومیہ پیچھے کی طرف مڑی تھی ابراہیم کو دیکھتے ہی اس کی آنکھیں چمکی تھیں وہ خوشی سے اٹھتی ابراہیم کی طرف بھاگی تھی جس نے رومیہ کو دیکھتے ہی اپنی باہیں پھیلائی تھی۔۔۔۔۔

ابراہیم۔۔۔ کہاں تھے آپ؟؟ میں آپ سے ناراض ہوں کل سے آپ مجھ سے ملنے نہیں آئے تھے جبکہ آپ نے وعدہ کیا ہوا تھا کہ آپ میرے ساتھ مووی دیکھیں گے اور میرا پیانو کب تک منگوائیں گے؟؟؟ رومیہ نے معصومیت سے شکوہ کرتے آخر میں ابراہیم سے پوچھ بھی ڈالا تھا جس نے اسے یہاں بھی پیانو منگوا کر دینے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں وہ کل ہی آگیا تھا میں نے اپنے روم کے ساتھ والے روم میں سیٹ کروادیا ہے اور آج کل میں مصروف ہوں لٹل سٹار اسی وجہ سے مجھے تم سے بھی ملنے کو ٹائم نہیں ملتا اور تمہیں پتا ہے میں آج مصروفیات کی وجہ سے صبح سے بھوکا ہوں۔۔۔ روئیہ کا گال چوم کر ابراہیم مسکین چہرہ بنا کر بولا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔!! آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ابراہیم۔۔۔ آئیں جلدی میں آپ کو کچھ بنا کر دیتی ہوں میں نے بلکہ کل ہی آنٹی سے نئی ڈش بنانا سیکھی ہے۔۔۔۔۔ روئیہ اس کی بات پر بے چینی سے بولی تھی اور اسے کھینچتے ہوئے اندر لے جانے لگ پڑی تھی جبکہ ساتھ ساتھ وہ معصومیت سے ابراہیم کو اس کی لاپرواہی پر ڈانٹ بھی رہی تھی

ابراہیم اس کی معصوم سی ڈانٹ سمیت اور اس کی بے چینی دیکھتا اپنی مسکراہٹ چھپاتا اس کے ساتھ چلنے لگا تھا

اوکے لٹل سٹار اب خیال رکھوں گا اور ٹائم سے کھانا کھاؤں گا۔۔۔ اس کا سمرچومتا ابراہیم اسے اندر لے جاتا بولا تھا

وجی۔۔۔۔

کیا ہوا مرہا کہیں درد تو نہیں ہو رہا؟؟۔۔ وجدان جو مرہا کے پاس لیٹا ہوا تھا اس سے فوراً اٹھتے پوچھنے لگا۔۔۔۔

تم جانتی ہو اس دن تمہارے وجود کو بے جان ہوتے دیکھ کر ایسا لگا تھا جیسے کسی نے میرے سینے سے دل نوچ لیا ہو۔۔۔ وہ لمحہ یاد کرتے وجدان نے گہرا سانس لیا تھا وہ اس دن کو یاد بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

آئی لو یو ٹو جی۔۔۔ اور اس دن کو بھول جاؤ دیکھو میں سہی سلامت ہوں اور تم اب آرام کرو کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہو مجھے پتا ہے یقیناً ابھی تھوڑی دیر پھر تم نے کسی ضروری کام سے جانا ہوگا اس لیے اب جلدی سے تھوڑی دیر کے لیے سو جاؤ۔۔۔ وجدان اس کی بات پر اس کے دونوں گال زور سے چومتا واپس اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ مرچا کالمس محسوس کرتا سو گیا تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کیا بکواس کر رہے ہو کہاں غائب ہو گیا ہے بوس۔۔؟ اگر وہ غائب ہے تو اس کی بہن بنیکا کو پکڑ کر لاؤ۔۔۔ بہزاد بوس کی غیر موجودگی سن کر بھڑک گیا تھا

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial>

سر بنیکا بھی غائب ہے اور بوس کا سارا سامان بھی غائب ہے سر۔۔۔ بہزاد کے پاس کھڑے آدمی نے اس سے کہا

مجھے بوس اپنے پاس چاہیے وہ جہاں بھی بھاگا ہے اسے ڈھونڈ کر لاؤ۔۔۔ بہزاد بمشکل اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولا تھا

سر ان کا کچھ پتا نہیں چل رہا ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ بھاگ گیا ہے۔۔

اس کمینے شخص کو مجھے اپنے ساتھ شامل ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ لیکن جو بھی ہے اسے
 ڈھونڈو ایک بار وہ مل جائے پھر میں اسے بتاؤں گا کہ مجھ سے بھاگنے کا انجام کیا ہوتا ہے۔۔۔
 اوکے سر جیسا آپ کہیں۔۔ وہ آدمی بہزاد کی بات سن کر جا چکا تھا جبکہ بہزاد غصے میں جل
 بھون رہا تھا ابھی وہ ضخم کو ختم کرنے کے بے حد قریب تھا مگر اب بوس کے جانے پر وہ
 تھوڑا پریشان ہو گیا تھا

ضمخام میں تنگ آگئی ہوں ان روز روز کے ڈراموں سے تم لوگوں کو مرتے اور مارتے دیکھ کر۔۔۔
 ضخم کے کمرے میں داخل ہوتے ہی مرا پھٹ پڑی تھی اب اس کی برداشت جواب دے
 گئی تھی سالوں کی خاموشی کے بعد آج وہ بولی تھی

مہراہ تم فکر مت کرو میں کچھ کرتا ہوں۔۔ ضخم نے اسے تسلی دینا چاہی تھی
 بالکل نہیں آخر تم۔۔ مجھ کیوں نہیں رہے؟؟ میرا دل پھٹ رہا ہے یہ سب دیکھتے ہوئے آج
 مریم کو دیکھ کر مجھے اپنا وقت یاد آگیا تھا مجھے پتا ہے کیسا محسوس ہوتا اپنے ماں باپ کو کھو
 دینا۔۔ میرا کلیجہ پھٹ رہا ہے یہ سب دیکھ دیکھ کر۔۔۔ روز کبھی وجدان تو کبھی مرہاموت کے
 منہ میں جا رہے ہیں ہوتے ہیں انہیں مرنا دیکھ کر مجھے خود اپنا آپ اندر سے مرتا محسوس ہوتا ہے
 مجھے ڈر لگتا ہے یہ دیکھ کر اگر تمہیں کبھی کچھ ہو گیا تو کیا ہوگا؟ پلیز ضخم یہ سب چھوڑ دو۔۔۔
 وہ نم آنکھوں سے آخر میں التجائیہ بولی تھی

اچھا تم حوصلہ رکھو یہ سب جلد ختم ہو جائے گا اور یہاں سے نکلنا اتنا آسان نہیں جتنا تم سمجھ رہی ہو تم بس تھوڑا انتظار کرو ہم یہاں سے نکل جائیں گے --- ضہ-مخام نے ایک گہرا سانس خارج کر کے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا جس پر مہراہ نم لہجے میں بولی تھی

مجھے مریم کو دیکھ کر تکلیف ہو رہی ہے ضہ-مخام --- مہراہ کی بات پر ضہ-مخام بھینچے لبوں سے بولا تھا

جس نے اس کے بے قصور ماں باپ کو مارا ہے میں اسے چھوڑوں گا نہیں ---

میں ایک بار مریم سے بات کرنا چاہتی ہوں ضہ-مخام --

ہمم -- جاؤ مل لو اسے تیمور نے کمرے میں اب لا کر دیا ہے پاگل نے پہلے اسے بیسہ منٹ میں بند کر دیا تھا بالکل میری جیسی حرکتیں کر رہا ہے وہ -- تیمور کے بارے میں سوچتا ضہ-مخام ہلکا سا مسکرایا تھا ---

ہممم --- مریم نے اس کے بازو کو زخمی کر دیا تھا میڈ بتا رہی تھی کہ تیمور آج کافی غصے میں تھا میں پہلے مریم سے بات کروں گی پھر تیمور کو سمجھاؤں گی کہ ایسے زبردستی کسی کو روکا نہیں جا سکتا --- مہراہ ضہ-مخام سے الگ ہوتی بولی تھی جس پر ضہ-مخام نے ہنکار بھرا تھا

وجدان مرزا کو سوتا دیکھ کر اس کا سر چوم کر آہستہ سے اس پر چادر درست کرتا اٹھا تھا اور سائیڈ ٹیبل سے اپنا والٹ، موبائل اور گن اٹھا کر باہر نکل گیا تھا

اس کا اب بوس کے پاس جانے کا ارادہ تھا وہ اس سے جلد سے جلد ہمزاد کے بارے میں معلومات نکلوا کر اسے ختم کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ابراہیم کو باہر آنے کا میسج کرتا وجدان باہر نکل گیا تھا وہ گاڑی کے پاس کھڑا تھا جب اسے ابراہیم اپنی جیکٹ پہنتا ہوا باہر نکلتا دکھائی دیا وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر اولڈ بلڈنگ چلے گئے تھے جہاں بوس کو رکھا گیا تھا

مریم اپنی ٹانگوں میں منہ دیے ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی رو رو کر اس کی حالت خراب ہوئی پڑی تھی ہاتھ پر دوپہر کو شیشہ لگنے کی وجہ سے ابھی تک خون جما ہوا تھا دروازہ کھلنے کی آواز پر بھی اس نے اپنا سر نہ اٹھایا تھا وہ جان گئی تھی یہاں سے بھاگنا اس کے لیے ناممکن تھا

مریم کو دیکھ کر مہرماہ اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی اس نے آہستہ سے مریم کے کندھے پر بازو پھیلا دیا تھا اور وہ آہستہ سے بولنا شروع ہوئی تھی

میرے بابا نے مجھے یہاں زبردستی پڑھنے بھیجا تھا میں یہاں آنا نہیں چاہتی تھی مگر بابا کی خواہش پر یہاں آگئی ان سے پیار بہت تھا کبھی ان کی بات نہیں ٹالی تھی خیر ان کی ضد پر میں یہاں آگئی ضیخام سے میری ملاقات ہوئی اس نے مجھے اور صوفیہ کو ایک بڑی مشکل سے بچایا تھا پھر اس کے بعد اس نے زبردستی مجھ سے نکاح کیا تھا وہ مجھے کہیں جانے نہیں دیتا اس نے مجھے

یہاں قید کر کے رکھا تھا میں تین سال سے اپنے والدین سے نہیں ملی تھی ان سے ملنا چاہتی تھی مگر ضمیمہ جانے نہیں دے رہا تھا پھر میں ضمیمہ کے ڈیڈ کی مدد سے ضمیمہ سے چھپ کر پاکستان چلی گئی تھی اپنے ماں باپ مو سمرپرائز دینے مگر وہاں تو میرے لیے ہی سمرپرائز تیار تھا میں گھر پہنچی دروازہ آدھ کھلا تھا میں دھڑکتے دل کے ساتھ اندر داخل ہوئی تھی اور وہاں زمین پر اپنے ماں باپ کو خون میں لت پت دیکھ کر میرا جو حال تھا میں بتا نہیں سکتی انھیں بے دردی سے مارا گیا تھا ان کے بے جان وجود کو دیکھتے میری خود کی سانسیں رک گئیں تھیں میری جان تھے وہ دونوں۔۔۔

مہرہ کے بتاتے ہوئے آنکھوں سے آنسو نکلنے لگ پڑے تھے جبکہ مریم اس کی بات غور سے سن رہی تھی

پولیس گھر آئی انھوں نے تفتیش کر کے اسے ڈکیتی کا کیس بنا کر بند کر دیا تمہارے تایا نے وہ کیس میرے بولنے کے بعد بھی بند کر دیا تھا میں جانتی تھی کہ کچھ گر بڑ ہے میں نے اسے پریس کے پاس جانے کی دھمکی دی تھی جس پر وہ بمشکل کیس دوبارہ کھولنے پر راضی ہوا تھا انھوں نے ہی میرے ماں باپ کو مارا تھا انھوں نے مجھے میرے ہی گھر میں بند کر کے ٹارچر کیا تھا میں بہت مشکل سے وہاں سے بھاگی تھی پھر یہاں واپس آکر میں نے ضمیمہ کو سب کچھ بتایا تھا اس نے میری مدد کرتے ہوئے میرا بدلہ انسپکٹر سے لیا تھا جو تمہارے ماں باپ کے ساتھ ہوا اس کی ہمیں بالکل خبر نہیں میں بس اتنا کہنا چاہوں گی کہ ضمیمہ نے کبھی کسی کو

ناحق نہیں مارا اور معصوم لوگوں کو تو بالکل نہیں اور تیمور صرف اس لیے تمہیں باہر نہیں جانے دے رہا تاکہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دے تمہارا کزن ہی تمہارے خون کا پیاسا بنا بیٹھا ہے اس نے ہی تمہیں ڈرگزدیے تھے اور تمہیں اس کیے لیے کام کرنے پر مجبور کیا تھا اب فیصلہ تمہارا ہے کہ تمہیں کیا اس شخص کے پاس جانا ہے جو تمہیں جاننے کے بعد بھی نقصان پہنچا سکتا ہے یا پھر یہاں رہنا ہے جہاں تمہیں سب کی محبتیں ملیں گی۔۔۔ مہراہ بولتی مریم کو سوچوں میں چھوڑ کر جا چکی تھی

مرحہ کی رات کو آنکھ کھلی تو وجدان کی جگہ خالی دیکھ کر وہ تھوڑا پریشان ہو گئی تھی اس نے فوراً اپنا موبائل اٹھا کر وجدان کو کال ملائی تھی مگر اس کا نمبر بند جا رہا تھا
 مرحہ کو وجدان کے نمبر بند کرنے پر شدید غصے آ رہا تھا جبکہ دوسری طرف وجدان بوس کو ابراہیم کے ساتھ ٹاچر کرتا بہزاد کے بارے میں معلوم کر رہا تھا اسی وجہ سے اس نے اپنا موبائل بھی بند کیا ہوا تھا

بالآخر اسے بوس سے پتا چل ہی گیا تھا کہ بہزاد یہاں سے کچھ دور ایک انڈر گراؤنڈ جگہ پر رہ رہا ہے مگر اس کی سکیورٹی کافی زیادہ ہے جبکہ بوس نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ اس نے اپنی بہن کو دوسرے ملک بھیج دیا تھا کیونکہ اس کی جان کو خطرہ تھا

ابراہیم اس جگہ کا نقشہ بنواؤ اور وہاں اپنے کچھ آدمیوں کو بھیجو۔۔۔ وجدان ابھی فریش ہو کر آیا تھا اور اپنے گیلے بال صاف کرتا وہ ابراہیم کو بول رہا تھا

اوکے یہ دیکھو مجھے اس جگہ کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات ملی یے یہ جگہ یہاں سے ایک گھنٹے دور ہے اور اس جگہ تک ایک ٹرل جاتا جو یہاں سے کچھ ہی دور ہے اس جگہ سے ہم حملہ کر سکتے ہیں اور ہاں داؤد نے بتایا تھا وہ پریشے کے ساتھ پیرس جانا چاہتا ہے میں نے اسے کہا ہے وہ چلا جائے ہم یہاں سب دیکھ لیں گے اب اس نے کل پیرس کے لیے نکلنا ہے۔۔۔ ابراہیم اسے داؤد کے بارے میں بھی آگاہ کرنے لگا تھا

ہممم۔۔۔ ٹھیک ہے ہمارے آدمی سارے یہاں سیٹ کر دو ہم کل رات کو ہی یہاں حملہ کریں گے اور اس بہزاد کو میں ماروں گا۔۔۔ وجدان بولتا مزید اس سے پلان کے بارے میں ڈسکس کرنے لگا تھا انھیں سارا کام کرتے تقریباً صبح ہو گئی تھی چونکہ آج ایک ضروری شپمنٹ آئی تھی اس لیے وجدان یہاں سے سیدھا خود شپمنٹ دیکھنے گیا تھا اور اس دوران اس کے ذہن سے بالکل ہی نکل گیا تھا کہ وہ مرزا کو بتا کر نہیں آیا تھا

مرزا کو رہ رہ کر وجدان پر غصے آ رہا تھا جس کو اس کی کوئی فکر ہی نہ تھی غصے میں وہ صبح سے ہی سب پر بھڑک رہی تھی وجدان جب گھر میں داخل ہوا تو ساتھ ہی اسے صوفیہ سے مرزا کے

خراب موڈ کے بارے میں پتا چل گیا تھا ویسے بھی راستے میں موبائل آن کرنے پر مرہا کی لاتعداد مس کالز دیکھ کر اسے مرہا کی ناراضگی کا اندازہ ہو گیا تھا

وجدان آہستہ سے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا تھا جب مرہا نے اسے دیکھتے ہی بیڈ پر پڑا کشن اس کی طرف زور سے پھینکا تھا جسے وجدان نے فوراً پکڑ لیا تھا

سوری مرہا میری جان۔۔۔ آئی ایم رئیلی سوری۔۔۔ وہ مرہا کی طرف بڑھتا بول رہا تھا جب مرہا کی بات نے اچانک اس کے قدم روک دیے تھے

جہاں کھڑے ہو وہاں ہی کھڑے رہو وجی ورنہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔۔۔

مرہا منہ پر ہاتھ لگائے تیکھے چٹانوں سے وجدان کو گھورتے ہوئے بول رہی تھی

سوری بول تو رہا ہوں مرہا۔۔۔ وہ بے چارگی سے بولا

بالکل نہیں تمہارے ایک سوری کہنے سے کیا ہوگا۔۔۔ میں یہاں پریشانی سے مر رہی تھی اور تم

نے مجھے ایک کال کرنے کی بھی توفیق نہیں کی۔۔۔

مرہا میری جان تم کیا چاہتی ہو اب میں ایسا کیا کروں کہ تمہاری ناراضگی ختم ہو جائے؟؟۔۔۔ وہ

محبت سے اس کا چہرہ دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

اگر تم آج سارا دن میری بات مانو گے تو پھر میں تمہیں معاف کرنے کا سوچ سکتی ہوں۔۔۔

وہ پراسرار سی مسکرا کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر بولی تھی

اس کی مسکراہٹ پر وجدان ٹھٹھکا تھا مگر پھر اپنا سہر جھٹک کر اس نے مرحا کی بات پر اپنا سہر جھٹ سے ہلایا تھا مگر اسے کیا خبر تھی کہ اس نے کتنی بڑی غلطی کر دی تھی

پہلے تو تم ایک کام کرو ایک سونگ پلے کرو اپنے موبائل پر۔۔۔

مرحا بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھتی مسکرا کر وجدان کو بتانے لگی وجدان نے مشکوک نگاہوں سے مرحا کو دیکھا پھر مرتا کیا نہ مرتا مرحا کی بات مانتے ہوئے اس نے اپنے موبائل نکالا اور یوٹیوب سے ایک سونگ نکال کر پلے کیا سونگ پلے کرنے کے بعد اس نے مرحا کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

اب مجھے اچھا سا ڈانس کر کے دکھاؤ۔۔۔ مرحا اپنی مسکراہٹ دباتی بولی جبکہ بچارے وجدان کا منہ دیکھ کر اس نے بمشکل ہنسی روکی تھی

مرحا۔۔۔ ی۔۔۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

اگر تم چاہتے ہو کہ میں بات کروں تو جو کہہ رہی ہوں وہ کرو۔۔۔ وجدان نے معصومیت سے اسے دیکھا مگر مرحا کی منتظر نگاہیں دیکھ کر اس نے ہلکا ہلکا موو مرنا شروع کیا

یہ تم ہل کیوں رہے ہو؟؟ ڈانس کرو کوئی ہلو جلو ڈھمکا لگاؤ۔۔۔۔۔ مرحا اپنی ہنسی دباتی بولی تھی
مرحا میری جان پلیز سوری۔۔۔ وجدان مرحا کی بات پر ایک دم رکتا چہرے پر سارے جہاں کی معصومیت سجا کر بولا تھا

نہیں اور فوراً ڈانس کرنا شروع کرو ورنہ پھر مجھ سے امید مت رکھنا میں بات کروں گی۔۔۔ مرحا کی دھمکی پر وجدان نے دوبارہ ڈانس کرنا شروع کیا تھا

وجدان زرا کمر تو ہلاؤ اپنی۔۔۔ مرحا سائیڈ ٹیبل پر پڑے سینیکیس اٹھا کر مزے سے منہ میں ڈالتی بولی تھی جبکہ وجدان باقی سارے دن میں اپنی ہونے والی حالت کا سوچ کر پریشان ہو گیا تھا وجدان کو ڈانس کرتا دیکھ کر مرحا ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی جب وجدان بھی اسے ہنستا دیکھ کر مسکراتے لگ پڑا تھا اسے ایسا لگا تھا اب شاید مرحا نے اسے معاف کر دیا ہوگا اور وہ اسے بخش دے گی مگر اسے کیا پتا تھا کہ اس کی یہ کتنی بڑی خوش فہمی ہے۔۔۔

وجدان میرا آج تمہارے ہاتھ کا اٹالین پاستہ کھانے کا دل کر رہا ہے اب جلدی سے مجھے وہ بنا کر کھلاؤ۔۔۔ مرحا کی بات پر وجدان نے بے چاگی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا اسے کوکنگ میں تھوڑا بہت ہی بنانا آتا تھا وہ صرف ہلکا پھلکا ناشتہ اور کافی بنانا ہی جانتا تھا

لیکن مرحا مجھے وہ بنانا نہیں آتا۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial.com> میں تمہیں نیٹ سے دیکھ کر بتاؤں گی تم بناتے جانا اقربا مجھے جلدی سے اٹھا کر کچن میں لے کر جاؤ مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔ مرحا کی بات سن کر وجدان نے آگے بڑھ کر اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا تھا کیونکہ فلحال وہ زیادہ چل پھر نہیں رہی تھی اس کے زخم ابھی تازہ ہی تھے۔۔۔

مرحبا یار پلیز میں بہت تھکا ہوا ہوں۔۔۔ وجدان نے اسے اٹھا کر اپنی گود میں بیٹھا لیا تھا جس پر
مرحبا نے اس کے سینے پر سر ٹکا لیا تھا

تم رات بھر سوئے نہیں نہ ؟

نہیں۔۔۔ مرحبا کے پوچھنے پر وجدان نے فوراً جواب دیا تھا

ہممم۔۔۔ تم سو سکتے ہو ابھی میں تمہیں بخش رہی ہوں لیکن تمہارے اٹھتے ہی تمہیں مجھے پاس سے
کھلانا پڑے گا۔۔۔ مرحبا اس کی آنکھوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوتی بولی تھی جس پر وجدان نے
مسکراتے ہوئے جھٹ سے سر ہلایا تھا اور مرحبا کا گال چوم کر وہ اسے اپنے حصار میں لیتا بیڈ
پر لیٹ گیا تھا

رومیہ میں پریشہ کے ساتھ کچھ دنوں کے لیے پیرس جا رہا ہوں تم یہاں ابراہیم کے ساتھ ہی
رہنا اور اس کی ہر بات ماننا اوکے ؟ ہم جلد ہی لوٹ آئیں گے۔۔۔

رومیہ کا سر شفقت سے چومتا داؤد بولا تھا وہ پیرس جانے کے لیے نکل رہے تھے

بھیا آپ میری فکر مت کر لے گا ابراہیم میرا بہت خیال رکھتا ہے۔۔۔ رومیہ ابراہیم کے بارے
میں بولتی مسکرا رہی تھی جبکہ اسے خوش دیکھ کر داؤد بھی خوش تھا

پریشہ بھی رومیہ سے ملتی باقی سب گھر والوں سے ملتی داؤد کے ساتھ جاچکی تھی وہ بے حد
خوش تھی پیرس جانا ایک خواب تھا جو اس کا پورا ہونے والا تھا

مریم ساری رات تقریباً مہراہ کی باتوں کو ہی سوچتی رہی تھی مگر پھر بھی وہ یہاں قید نہیں رہنا چاہتی تھی صبح ہوتے ہی وہ اٹھ کر فریش ہوئی تھی اور پھر میڈ کا کالیا ہوا کھانا کھا کر وہ ایک دم توانا ہوتی بیڈ پر بیٹھ کر کچھ دیر کے لیے بیڈ پر لیٹ گئی تھی جب دروازہ کھول کر تیمور کمرے میں آیا دروازے کی آواز پر مریم کی بے ساختہ نگاہیں تیمور کی طرف اٹھی تھیں اسے دیکھ کر تنفر سے اپنی نگاہیں پھیرتی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی مگر اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی۔۔

بڑی ممانے تھیں سمجھایا تھا یقین کچھ عقل اب آہی گئی ہوگی تم میں؟؟ پھر کیا سوچا بھاگنے کی کوشش کروگی؟؟۔۔

تیمور کی بات پر اس نے زور سے اپنے لب بھینچ کر اسے دیکھا تھا

تم میرے سامنے سے چلے جاؤ اس سے پہلے میں تمہارا منہ نوچ لوں۔۔ وہ غصے سے چیخی تھی

جبکہ تیمور اسے تپانے کے لیے مسکرایا تھا

تمہاری باتوں سے لگ رہا ہے تمہیں پنجرے میں بند کر دینا چاہیے بالکل جنگلیوں جیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ وہ اس کے قریب دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا

تیمور آئی ایم سوری۔۔۔۔ میرا ارادہ تمہارے بازو پر مارنے کا بالکل نہیں تھا بالکل مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہارے سر کیوں نہیں پھاڑا کمینے انسان۔۔۔ وہ سنجیدگی میں بولتی آخر میں اٹھتی اچانک سے تیمور پر جھپٹی تھی جس پر تیزی سے بمشکل تیمور نے اسے قابو کیا تھا مگر پھر

بھی مریم اپنے ناخن اس کے منہ پر مار چکی تھی جس پر غصے سے تیمور نے زور سے اسے بیڈ پر دھکا دیتے پھینکا تھا

تم اسی قابل ہو کہ تمہیں جنگلیوں کی طرح قید کر کے رکھا جائے۔۔۔ جنگلی لڑکی۔۔۔ وہ ہنکار بھرتا غصے سے اسے ایک نظر دیکھتا باہر نکل کر باہر سے دروازہ لاک کرتا جا چکا تھا جبکہ مریم اس کے جاتے ہی مسکراتے ہوئے سیدھی ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں گن موجود تھی جو اس نے تیمور کی جیکٹ سے نکالی تھی

وہ اپنا حولیہ درست کرتی بالوں کو بندھتی شوز پہنتی آہستہ سے گن کی سیفی ہٹا کر دروازے کے پاس گئی تھی اور لاک کا نشانہ لیتے اس نے شاٹ کیا تھا وہ یہاں سے بس نکلنا چاہتی تھی پتا نہیں کیسا دماغ تھا اس کا جو مہراہ کی باتیں بھی وہ سمجھ نہ سکی اسے تقریباً مینشن کا سارا راستہ یاد تھا اور یہاں تک کہ ایمر جنسی ایکڑ بھی جو اسے ضرورت کے وقت کے لیے مرحا نے بتایا تھا گن پر سائٹنسر کی وجہ سے زیادہ آواز سنائی نہ دی تھی جس سے وہ آرام سے کمرے سے نکلی تھی اور راہداری کو خالی دیکھ کر سیکون کا سانس لیتی اس نے دروازہ واپس آرام سے بند کیا تھا اور تیزی سے قدم اٹھاتی گھر کے پچھلے حصے کی طرف بڑھنے لگی تھی اس کا ارادہ کسی کو نقصان پہنچانے کا نہیں تھا بلکہ وہ صرف یہاں سے نکلنا ہی چاہتی تھی

وہ راہداری سے گزرتی دائیں طرف مڑی تھی مگر وہاں کھڑی مہراہ اور صوفیہ کو باتیں کرتے دیکھ وہ فوراً وہاں موجود پلر کے پیچھے چھپ گئی تھی وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے وہاں سے آپس میں

مگن بنا مریم کو دیکھے گزر گئیں تھیں وہ سیکون کا سانس لیتی آگے بڑھی تھی اسے یہاں سے نکلنے میں اس لیے بھی آسانی ہو رہی تھی کیونکہ گھر کے اندر سکیورٹی موجود نہیں تھی۔۔

وہ آسانی وہاں سے نکلتی گھر کے پچھلے حصے پر پہنچی تھی جہاں کافی گارڈز موجود تھے جس پر وہ گھبرا گئی تھی مگر پھر اچانک اسے مہرباہ کی صوفیہ سے کہی گئی بات یاد آئی جو وہ اگنور کر گئی تھی کہ آج رات سب لوگوں نے گھر سے کسی مشن کے لیے جانا ہے مطلب کے رات کو وہ زیادہ آسانی سے نکلتی تھی فلحال اگر وہ یہاں سے نکل بھی جاتی تو ان لوگوں نے اسے پکڑ ہی لینا تھا یہ سوچتی وہ بائیں طرف موجود کمروں کی طرف بڑھ گئی جو زیادہ تر خالی ہی رہتے تھے

وہ آرام سے ایک کمرہ کھول کر اس میں گھس گئی تھی مگر یہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی وہ مرحا کا کمرہ تھا وہ روم کو لاک کرتی مرحا کی الماری کے پاس آئی تھی اس نے اپنے پہننے کے لیے مرحا کا ایک سوٹ نکالا تھا اور تیزی سے بلیک جینز اور شرٹ کے ساتھ جیکٹ پہنتے اس نے مرحا کی الماری میں موجود مختلف قسم کے چاقو نکال کر اپنے پاس چھپائے تھے اور اپنی گن بھی اس نے اپنی جیکٹ کے اندر رکھتے ہوئے الماری بند کر دی تھی اسے معلوم تھا اس کی غیر موجودگی کا علم ہوتے ہی سب لوگ اسے ڈھونڈے لگ جائیں گے اور پھر شاید سکیورٹی گھر میں کم ہو جائے اور بس پھر وہ ہی اس کے لیے موقع تھا یہاں سے نکلنے کا۔۔۔

ابراہیم مجھے بھی کہیں گھومنے جانا ہے۔۔۔۔۔ ابراہیم کے کمرے میں دھاڑ سے داخل ہوتی رومیہ نے معصوم منہ بنا کر اسے کہا جو سو رہا تھا مگر رومیہ کے آنے کی وجہ سے اب آدھ کھلی آنکھوں سے اس چھوٹے پٹاخے کو دیکھا تھا جو کیسے اس پر روعب جمائے بول رہی تھی

لٹل سٹار۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے میں بعد میں تم سے بات کروں گا۔۔۔ ابراہیم اپنی آنکھیں موندتا بھاری آواز میں رومیہ سے بولا تھا جس نے ابراہیم کی توجہ نہ ملنے پر منہ پھولا لیا تھا مجھے واپس جانا ہے موسیکو اور وہ بھی ابھی۔۔۔ وہ منہ پھولاتی اپنی چھوٹی سی ناک پر غصے سجا کر بولی تھی

ابراہیم نے اس کی بات پر پٹ سے آنکھیں کھولی تھی کچھ نیند سے اور کچھ اس کی بات سے اس کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی تھی

وہ بیڈ سے اترتا تیزی سے اس کے پاس آیا تھا جبکہ اس کی غصے سے بھری آنکھیں دیکھ کر رومیہ ڈرتی ہوئی پیچھے ہٹنے لگی تھی

کیا کہا تم نے لٹل سٹار میں نے صحیحی سے سن سنا نہیں؟؟۔۔ اس کے بالکل قریب کھڑے ہو کر سخت لہجے میں ابراہیم نے اس سے پوچھا تھا

م۔۔۔م۔۔۔ مجھے بھی گھومنے جانا۔۔۔ وہ معصوم منہ بنا کر ابراہیم سے بولی تھی

میں نے یہ نہیں پوچھا۔۔۔ میں نے بی پوچھا ہے ابھی تم نے کیا کہا تھا؟ کہا جانا ہے تم نے؟۔۔ ابراہیم نے اس کے چہرے پر موجود بالوں کو پیچھے کرتے پوچھا تھا ابراہیم کی بھاری آواز میں پوچھنے سے اس کو ابراہیم سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔

و۔۔ وہ اب۔۔ ابراہیم۔۔۔ وہ لب کاٹتے اپنی معصوم آنکھوں میں خوف لیے دیکھ رہی تھی ابراہیم نے اس کو معصومیت سے آنکھیں جھپکاتے اور لب کاٹتے دیکھ کر اس کے لب دھیرے سے پھیلے تھے

ابراہیم نے آہستہ سے اپنے انگوٹھے سے اس کا نچلا ہونٹ اس کے دانتوں سے آزاد کیا تھا روئیہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی جواب آہستہ سے اس کے چہرے پر جھکتا اس کی سانسوں کو قید کر گیا تھا روئیہ نے ابراہیم کی حرکت پر فوراً اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبوچا تھا۔۔۔

آہستہ سے اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتے ابراہیم نے اس کے ہونٹوں پر دوبارہ اپنا انگوٹھا پھیرا تھا اور آہستہ سے اس کی گردن پر جھکتے اس نے اپنا لمس وہاں بھی چھوڑا تھا جبکہ روئیہ آنکھیں بند کیے گلابی گالوں سے گہرے گہرے سانس لیتی اپنا سانس بحال کر رہی تھی ابراہیم نے خود کو کنٹرول کرتے محبت سے اس کے گرد اپنا حصار ڈالتے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا اب بتاؤ کہاں گھومنے جانا ہے تم نے؟۔۔ ابراہیم مسکراتے ہوئے اسے پوچھنے لگا تھا

ک۔۔۔کئی۔۔۔کہیں بھی نہیں۔۔۔ وہ ابراہیم سے دور ہٹی باہر کی طرف بھاگنے والی تھی مگر ابراہیم کے مضبوط حصار نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا تھا

لیکن میں نے تو تھوڑی دیر پہلے سنا تھا تم۔ کہیں گھومنے جانا چاہتی تھی؟؟ ابراہیم نے ہنستے ہوئے اپنی معصوم بیوی سے پوچھا تھا

م۔۔۔مجھے ڈیزنی لینڈ جانا ہے۔۔۔ رومیسہ کی بچکانہ بات سن کر اس کا منہ کھل گیا تھا اب وہ اسے بچوں کی طرح پرسنر دکھانے لے کر جائے گا

لٹل سٹار اب تم بگ سٹار بن گئی ہو ایسی جگہ پر بچے جاتے ہیں تم یہ چھوڑوں میں تمہیں اس سے بھی اچھی جگہ لے کر جاؤں گا تم یہ بتاؤ کہ کیا کرتی ہو پورا دن؟؟ وہ رومیسہ کا دھیان ڈیزنی لینڈ سے ہٹاتا دوسری طرف بھٹکا چکا تھا جس میں وہ آسانی سے کامیاب ہو گیا تھا اور اس نے شکر ادا کیا تھا کیونکہ رومیسہ اب اسے اپنی روٹین بتانے لگ پڑی تھی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تیمور مریم سے مل کر اولڈ بلڈنگ جا رہا تھا جہاں وجدان بھی اس کے ساتھ جا رہا تھا وہ تھوڑی دیر پہلے ہی سو کر اٹھا تھا اور اب فریش ہو کر میڈنگ کے لیے جا رہا تھا وہ وہ بھی بمشکل مرزا کو سمجھاتے وہ آیا تھا

بگ برو کیا ہم آج رات ہی حملہ کریں گے؟؟ گاڑی میں بیٹھے تیمور نے وجدان سے پوچھا تھا

ہاں اور میں چاہتا ہوں تم اس علاقے کے سارے کیمرے ہیک کر لو تاکہ رات کو اس جگہ جانے پر ہمیں آسانی ہو۔۔۔ وجدان ڈرائیو کرتا مصروف سا بولا تھا

اوکے بگ برو میں کر لوں گا۔۔۔ اچانک بولتے تیمور جو اپنی جیکٹ سے موبائل نکالنے لگا تھا اس کی نگاہ اپنی خالی جگہ پر پڑی جہاں اس نے گن چھپا کر رکھی تھی

مریم۔۔۔۔ اس کے ذہن میں اچانک مریم کا خیال آیا تھا

بگ برو واپس پلیز مینشن چلیں۔۔۔ تیمور نے تیزی سے بولتے مینشن میں موجود سیکیورٹی ہیڈ کو فون کیا تھا

مریم کا روم دیکھو کیا وہ روم میں ہے؟؟

نوسر۔۔۔ دوسری طرف سے جواب ملا

شٹ۔۔۔ سیکیورٹی ڈبل کر دو۔۔۔ مریم کے پاس میری گن ہے ہوشیار رہو اور دیکھو کوئی زخمی تو

نہیں۔۔۔۔ تیمور کی باتوں سے وجدان کو تھوڑی بات سمجھ آ ہی گئی تھی۔۔۔

تم بے وقوف تھے جو مریم کے پاس گن لے کر گئے تھے وہ تمہیں پہلے زخمی کر چکی ہے تمہیں

مار بھی سکتی تھی۔۔۔ تیمور کی بات سنتا وجدان غصے سے بولا تھا

سوری برو۔۔۔

شٹ اپ -- اگر اس نے گھر کے کسی بھی فرد کو گن سے نقصان پہنچایا تو دیکھنا میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا وہ ہماری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہے اب --- وجدان تیمور کو جھڑکتے بولا تھا

وہ لوگ تھوڑی دیر میں ہی گھر میں موجود تھے جبکہ سب لوگ مریم کو ارد گرد دیکھ چکے تھے مگر اس کا نام و نشان نہیں ملا تھا۔۔۔

کیا کچھ پتا چلا وہ کہاں ہے؟؟ تیمور نے سکیورٹی گارڈ سے پوچھا تھا جس نے نفی میں سر ہلایا تھا سر سب لوگ اپنی ڈیوٹی پر صحیح سلامت موجود ہیں کوئی بھی زخمی نہیں۔۔ مجھے لگتا ہے میم مینشن کے اندر ہی ہیں اگر باہر نکلتی تو ہمیں فوراً پتا چل جاتا۔۔۔ گارڈ کی بات پر وجدان نے ہنکار بھرا تھا جبکہ تیمور لب بھینچے کھڑا تھا باقی سب گھر والے بھی لاؤنچ میں پریشان سے بیٹھے ہوئے تھے

ایک منٹ تم نے کیمرے چیک کیے یا پاگلوں کی طرح ویسے ہی اسے ڈھونڈنے نکلے ہوئے ہو -- مرزا کی بات پر سب نے سوالیہ نگاہوں سے گارڈ کو دیکھا تھا

س۔۔۔ سوری سر کیمرے نہیں چیک کیے۔۔۔ وجدان نے اس کی بات پر غصے سے اسے دیکھا تھا اور فوراً اپنا موبائل نکالا تھا جس میں سارے گھر کے کیمرے کا سسٹم موجود تھا

ہممم۔۔۔ مرزا کے پرانے کمرے میں ہے مریم۔۔۔ ویڈیو میں مریم کو مرزا کے کمرے میں جاتے دیکھ کر وجدان بولا تھا۔۔۔۔

اس کے پاس گن موجود ہے زرا سنبھل کر۔۔۔ تیمور نے گارڈز کو بتایا تھا اور وہ لوگ مرزا کے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔ مخام اور رامش کسی کام سے گئے ہوئے تھے جو انھوں نے کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔

وہ لوگ مرزا کے کمرے کے باہر گئے تھے اور تیمور کے اشارہ کرنے پر ایک گارڈ نے اسے روم کی کیز دی تھیں وہ اتنا تو جانتا تھا کہ یقیناً مریم نے اندر سے لاک کیا ہوگا۔۔۔ آہستہ سے آگے بڑھ کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے لاک کھولا تھا اور دھیرے سے دروازہ کھولا تھا مگر یہ دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی کہ کمرہ خالی تھی وہ آگے بڑھے تھے اور انھوں نے سارا روم چیک کر لیا تھا مگر وہ روم بالکل خالی تھا۔۔۔

بگ برو وہ یہاں نہیں۔۔۔ لگتا ہے وہ ونڈو سے بھاگ گئی ہے۔۔۔ تیمور غصے سے کھڑکی کو دیکھتا لب بھیج کر بولا تھا

میں گارڈز کو بھیج دیتا ہوں اسے ڈھونڈنے کے لیے۔۔۔ لیکن ابھی ہمیں اولڈ بلڈنگ جانا ہے تیمور ہمیں اپنے پلان کے مطابق کام کرنا ہوگا۔۔۔ مریم کو ہمارے آدمی ڈھونڈ لیں وہ یہاں سے زیادہ دور نہیں گئی ہوگی۔۔۔ وجدان کی بات پر اس نے ہنکار بھرا تھا اس کی طرف سے بھاڑ میں جائے مریم اگر اسے اتنا ہی شوق ہے خود کی زندگی خطرے میں ڈالنے کا تو اب اسے بھی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

چلیں برو ہم لیٹ ہو رہے ہیں یہ ڈرامے اس کو ڈھونڈنے کے ہم بعد میں دیکھ لیں گے۔۔۔
 مٹہر کل اپنے غصے کو قابو کرتے تیمور وجدان کو بولتا باہر نکل گیا تھا وجدان گارڈز کو ہدایت دیتا
 باہر نکل گیا تھا

آزفہ فرازم کے ساتھ لاؤنچ میں بیٹھی تھی داؤد اور رومیہ کے گھر نہ ہونے پر سب کچھ انہیں
 اداس اداس سا لگ رہا تھا

فرازم آپ نے مجھے بتایا نہیں کبھی کہ آپ رومیہ کو لے کر اتنے کنٹرولنگ کیوں تھے؟؟ آزفہ
 کے اچانک پوچھنے پر فرازم نے گہرا سانس خارج کیا تھا

تم جانتی ہو رومیہ بہت معصوم ہے وہ ہماری کمزوری لیے اگر میں اس کی لائف ایسے نہ کنٹرول
 کرتا تو وہ ہمارے پاس محفوظ نہ ہوتی اور رہی ابراہیم سے شادی کی بات تو تم سوچ رہی ہوگی میں
 اتنی جلدی کیوں مان گیا تھا؟ کیوں کہ میرے خیال میں ابراہیم اس کی حفاظت اچھے سے کر
 سکتا ہے۔۔۔ ابھی وہ بول ہی رہے تھے کہ اچانک گھر میں فائرنگ سٹارٹ ہوئی تھی

آزفہ نے حیرانی سے فرازم کو دیکھا تھا وہ اس وقت مینشن میں نہیں بلکہ اپنے دوسرے گھر میں
 موجود تھے جس کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے تھے اس وقت ان کی گزر بھی ان کے پاس
 موجود نہ تھی آزفہ اور فرازم ابھی گن لینے کے لیے تیزی سے اٹھے ہی تھے جب اندر داخل ہوتے
 شخص کو دیکھ کر ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔۔۔

تم۔۔۔ دونوں کی آنکھوں میں سامنے کھڑے شخص کے ہاتھ میں گن دیکھ کر بے یقینی تھی جب اس نے بے رحمی سے مسکراتے ان دونوں کو کچھ بھی سمجھنے سے پہلے ان کا نشانہ لیا تھا اور بنا کچھ بولے انھیں ختم کر دیا تھا

ان کے مرنے کی خبر ابھی باہر نہیں جانی چاہیے جب تک میں اس داؤد کو نہ مار دوں۔۔۔ وہ شخص بے رحمی سے بولا تھا اور اپنی گن اپنی ویسٹ میں رکھتا باہر نکل گیا تھا

ساڑھے تین گھنٹے کی فلائٹ کے بعد وہ پیرس پہنچ چکے تھے پیرس جسے سٹی آف لو کہا جاتا ہے یہاں پہنچ کر پریشے کے قدم زمین پر نہیں لگ رہے تھے داؤد نے آفل ٹاور کے قریب ہی ایک ہوٹل بک کروایا تھا کیونکہ یہ پریشے کی خواہش تھی

پریشے ابھی تم ریسٹ کر لو ہم رات کو گھومنے چلیں گے۔۔۔ داؤد ہوٹل کے روم میں داخل ہوتا اپنا کوٹ اتارتا ہوا بولا تھا

تھینک یو سوچ داؤد۔۔۔ مجھے یہاں لانے کے لیے۔۔۔ پریشے روم کی کھڑکی سے آفل ٹاور دیکھ کر خوشی سے اچھلتی داؤد کے پاس آئی تھی اور بے ساختہ اس نے اچھل کر داؤد کو گلے لگایا تھا داؤد نے مسکراتے ہوئے اس کے گرد اپنا حصار ڈال تھا

بس ابھی تم ریسٹ کر لو پھر رات کو تمہارے لیے ایک سرپرائز بھی ہے۔۔۔ داؤد اس کا گال چوم کر الگ ہوتا بولا تھا پریشہ اس کی بات پر سر ہلاتی آرام کرنے کے لیے لیٹ گئی تھی تھوڑی دیر بعد پریشہ کے سونے کی تسلی کرتا داؤد اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور کمرے سے نکل گیا تھا پریشہ کی آنکھ کسی کے جگانے پر کھلی تھی اپنے روم میں ایک انجان لڑکی کو وہ دیکھ کر ایک دم گھبرا گئی تھی

ک۔۔۔ کون ہو تم؟؟۔۔۔ پریشہ نے گھبراتے ہوئے پوچھا

میم سر نے مجھے بھیجا ہے آپ کو تیار کرنے کے لیے آپ پلینز جلدی سے فریش ہو کر یہ ڈریس پہن لیں۔۔۔ اپنے پاس کھڑی سمارٹ سی لڑکی کی بات پر پریشہ خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور جب اس کی نگاہ لائٹ پینک کلر کے باربی فراک پر پڑی تھی اس کی آنکھیں مکمل کھل گئیں تھیں

پریشہ نے مسکراتے ہوئے دھیرے سے ڈریس پر ہاتھ پھیرا تھا اور پھر لڑکی کے جلدی کہنے پر وہ فریش ہونے چلی گئی تھی

تھوڑی ہی دیر میں وہ لڑکی اپنے ہاتھ تیزی سے چلاتی پریشہ کا خوبصورت سامیک اپ کر چکی تھی اور ساتھ ہی پریشہ کے بالوں کو کھلا چھوڑ کر اس نے ہلکے ہلکے کرل ڈال دیے تھے جس سے اس کا چہرہ مزید کھلا کھلا لگ رہا تھا پینک فراک میں لائٹ میک اپ اور کھلے بالوں میں وہ اپنے نازک سمراپے کے ساتھ باربی ہی لگ رہی تھی تیار ہونے کے بعد خود کو شیشے میں دیکھتی

وہ فراک کو پکڑتی ہلکا سا گھومی تھی جس سے اس کا سارا فراک گھوما تھا ایک حسین مسکراہٹ تھی جو اس کے چہرے کا احاطہ کیے ہوئی تھی

وہ لڑکی پریشہ کو تیار کر کے جا چکی تھی جبکہ لڑکی کے جاتے ہی پانچ منٹ بعد داؤد روم میں داخل ہوا تھا اور پریشہ پر نظر پڑتے ہی اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا وہ لگ ہی اتنی حسین رہی تھی کہ اس سے نظریں ہٹانا بھی داؤد کو مشکل لگ رہا تھا

کیسی لگ رہی ہو میں داؤد۔۔۔؟ پریشہ داؤد کو دیکھتی اس کی طرف مڑ کر پوچھنے لگ پڑی تھی
 تم۔۔۔ ام۔۔۔ تم۔۔۔ بہت حسین لگ رہی ہو بیلا (بیوٹی)۔۔۔ داؤد اس کے قریب آیا تھا اور محبت سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے داؤد نے اس کے چہرے پر جھک کر اس کی سانسوں کو اپنی دسترس میں لیا تھا پریشہ نے بے ساختہ اپنی آنکھیں بند کی تھیں داؤد نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے مزید اپنے ساتھ لگایا تھا

داؤد اس سے الگ ہو کر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ سے آنکھوں میں چمک لیے بلش کرتی پریشہ کو دیکھ کر دھیرے سے ہنس پڑا تھا

آجاؤ چلیں اس سے پہلے کہ میرا ارادہ بدل جائے۔۔۔ داؤد کی بات پر پریشہ نے فٹ سے اپنی آنکھیں کھولی تھیں داؤد نے اپنا قہقہہ کا دباتے پریشہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا ہوٹل سے نکلتے ہی گاڑی میں پریشہ کو بیٹھاتے اس نے خود دوسری سیٹ سنبھالی تھی

داؤد ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟ پریشے نے اشتیاق سے باہر دیکھتے ہوئے داؤد سے پوچھا تھا یہ ابھی پتا چل جائے گا بس پانچ منٹ۔۔۔ داؤد کے کہنے کے بعد وہ واقعی پانچ منٹ بعد اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ گئے تھے داؤد نے اس کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے پکڑ کر ایک طرف لے جانے لگا تھا جہاں پہلے سے ہی کچھ لوگ کھڑے تھے

پریشے نے حیرت سے داؤد کو دیکھا تھا اور ایک نظر اپنے سامنے موجود منظر کو وہ جہاں کھڑے تھے ان کے بالکل سامنے آفلٹاں اور بالکل اس کے سامنے بڑے واضح لفظوں میں لکھا گیا تھا

Will you marry me ؟

سرخ گلاب اور لال ٹینز زمین پر پڑی تھیں رات کا ٹھنڈا ٹھنڈا موسم تھا اور ایک رومانوی ماحول بنا ہوا تھا اچانک داؤد اس کے بالکل سامنے آیا تھا

میں جانتا ہوں کہ میں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی تھی شادی کرنے کے لیے لیکن میں تم سے بہت محبت کرتا تھا اسی وجہ سے میں نے ایسا کیا تھا اور اب جبکہ تم بھی مجھے پسند کرنے لگی ہو تو کیا دوبارہ اپنی پوری رضا مندی سے میرے ساتھ یہاں سٹی آف لو میں شادی کروں گی

؟؟

داؤد بولتا ہوا اس کے سامنے ایک گھٹنے کے بل بیٹھا تھا جبکہ اس کے ہاتھ میں ایک رنگ پکڑی ہوئی تھی پریشے نے حیرت و خوشی سے منہ پر ہاتھ رکھے ایک نظر وائٹ پینٹ کوٹ میں ملبوس داؤد پر ڈالی تھی اور دھیرے سے اس نے اپنا سر ہلایا تھا

یس (ہاں) -- اس کے جواب پر داؤد نے اس کی انگلی میں انگوٹھی (رنگ) ڈالی تھی اور اس کے ہاتھ پر اپنے ہونٹ رکھتا وہ جیسے ہی کھڑا ہونے لگا کہ اچانک لرکھڑاتا ہوا وہ واپس گر گیا تھا ایک گولی اس کے سینے سے پار ہوئی تھی پریشے خوف سے آنکھیں پھیلائے داؤد کے سوٹ کو دیکھ رہی تھی جو دیکھتے ہی دیکھتے اس کے خون سے سرخ پڑ چکا تھا

داؤد --- وہ چیخی تھی ارد گرد کھڑے لوگ بھاگنے لگ پڑے تھے داؤد کی ٹانگ میں گولی لگی تھی تبھی وہ گرا تھا ---

بھاگو --- داؤد اپنا زخم دباتا اسے چیخ کر بولا تھا مگر پریشے بھاگنے کی بجائے اس کے قریب آئی تھی مگر بھیڑ کو چیرتے دو آدمی داؤد کے پاس آئے تھے جن میں سے ایک پریشے کو بازو سے پکڑ کر کھینچنے لگا تھا داؤد نے ہمت کر کے اٹھنا چاہا تھا جب کسی نے زور سے اس کے سر پر گن ماری تھی جس سے اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا تھا اس نے بند ہوتی آنکھوں سے جسے دیکھا تھا اس پر وہ بے یقین ہی رہ گیا تھا دھوکہ بھی اس شخص نے اسے دیا تھا جس کی اسے بالکل بھی امید نہیں تھی

چھوڑو مجھے داؤد۔۔۔۔۔ داؤد۔۔۔۔۔ وہ داؤد کو آنکھیں بند کرتے مزید زور سے چیخنے لگی تھی مگر اس کے منہ پر زور سے ہاتھ رکھ کر اس کی چیخوں کا گلا گھوٹ دیا گیا تھا

تیمور تم دائیں طرف والی سائیڈ سے حملہ کرو گے اور میں آگے والی سائیڈ سے ابراہیم پکھلی سائیڈ سے کرے گا اوکے؟ سب لوگ اپنی اپنی پوزیشن پر چلے جائیں۔۔۔۔۔ وجدان کی بات سنتے سب لوگ اپنی اپنی مطلوبہ جگہ پر چلے گئے تھے وہ اس جگہ کے باہر موجود تھے جہاں بہزاد چھپا بیٹھا تھا ان کے کچھ آدمی پہلے ہی اندر جگہ سنبھال چکے تھے لیکن پھر بھی وہ پوری تیاری سے آئے تھے ابراہیم تم میرے ساتھ اندر جاؤ گے اور پھر تیمور تم بعد میں از دیٹ کلیئر۔۔۔۔۔ وجدان بولتا اپنے گارڈ کو اشارہ کرتا لگے حصے سے اندر داخل ہوا تھا

وجدان میں اندر داخل ہو رہا ہوں۔۔۔۔۔ ابراہیم بھی ساتھ ہی پکھلے حصے سے داخل ہوا تھا پکھلے حصے میں بیس لوگ تھے جن میں سے پانچ ان کے اپنے آدمی تھے ابراہیم خاموشی سے داخل ہوا تھا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو خاموشی سے ایک ایک کو مارنے کا کہا تھا مگر ایک آدمی کے دیکھنے پر وہاں شور اٹھا تھا اور باقی لوگ چوکنا ہو گئے تھے

ابراہیم گن نکالتا ایک سائیڈ پر دیوار کے پیچھے چھپا تھا گن کا نشانہ لیتے وہ لوگ اپنا راسیمپ صاف کر رہے تھے جبکہ لگے حصے پر وجدان کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا کیونکہ وہاں ایک بڑی تعداد گارڈز کی تھی

موو۔۔۔ وجدان اپنے ساتھیوں کو بول رہا تھا پانچ وجدان کے ساتھی زخمی ہو چکے تھے۔۔۔۔۔
 دو گروپس میں ڈیوائڈ ہو جاؤ۔۔۔ وجدان اپنے کان میں لگی ڈیوائس میں بولا تھا جو تقریباً سب گارڈز
 کے کان میں موجود تھی
 وجدان اپنی گن سے نشانہ لیتا اپنے ساتھیوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ کر رہا تھا انکے مطابق بہزاد
 وہاں ہی ایک روم میں موجود تھا
 وہ ایک ایک کمرہ کھول کر چیک کرنے لگے تھے یہاں کافی کمرے تھے جس وجہ سے بہزاد کا
 کمرہ ڈھونڈنے میں انھیں پریشانی ہو رہی تھی
 وجدان جب آخری کمرے تک پہنچا تھا تب ہی تیمور جو دوسری طرف سے با آسانی اندر داخل ہو گیا
 تھا وہ بھی وہاں آگیا تھا
 وجدان نے پیچھے ہوتے دو آدمیوں کو دروازہ کھولنے کا کہا تھا جس پر انھوں نے دروازے کو توڑ
 دیا تھا کیونکہ اس پر لاک لگا ہوا تھا
 بہزاد سامنے ہی چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا اس کو دیکھ کر لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ ڈر
 رہا تھا اس نے ان کا مال چرایا تھا پھر وجدان کو مارنے کی کوشش کرنے کے بعد مرہا کو بھی
 تقریباً مار ہی دیا تھا مگر لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ ایسا کر سکتا تھا کیونکہ وہ شہل سے نہایت
 شریف لگ رہا تھا

آجاؤ۔۔۔ آجاؤ تم لوگوں کا ہی انتظار تھا۔۔۔ بہزاد مسکراتے ہوئے بولا تھا اور پھر اس نے ایک کونے میں اشارہ کیا تھا جس پر وجدان اور تیمور کی گرفت گن پر مضبوط ہوئی تھی

مریم کے سر پر گن تانے ایک شخص تیزی سے اسے بہزاد کے پاس لایا تھا مریم کو دیکھ کر تیمور نے غصے سے لب بھینچے تھے اس لڑکی کو گھر سیکون نہ تھا اور اب اس جگہ پھنس کر یقیناً اسے سبق مل ہی گیا تھا "یہاں مزا آ رہا ہے" مریم کے خود کو دیکھنے پر تیمور نے طنزیہ نگاہوں سے سوال کیا تھا مریم پر جس پر وہ اس کی آنکھوں کا مفہوم سمجھتی اپنے لب کاٹنے لگی تھی

یہ دیکھو میرے مہمان کو۔۔۔ تم لوگوں کے مینشن سے بھاگ رہی تھی مگر میرے آدمیوں نے اسے دیکھ کر پکڑ لیا۔۔۔ کتنا بچا کر تم لوگوں نے اس لڑکی کو رکھا تھا مگر دیکھ لو اب یہ پھر میرے چنگل میں ہی آگئی ہے۔۔۔ بہزاد گن مریم کے سر پر ٹکاتا بول رہا تھا

ہا ہا ہا۔۔۔ اس کی بات سنتا وجدان تیمور کو اشارہ کرتا ہنستا تھا تم اگر اپنی ہی کزن کا مار بھی دو تو ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہم تو صرف اس کے ذریعے تم تک پہنچنا چاہتے تھے اور مار دو اسے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ وجدان کی بات پر بہزاد کو ایک دم تپ چڑھی تھی

می۔۔۔ میں مار دوں گا اسے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ میری کزن ہے یا نہیں۔۔۔ بہزاد نے وجدان کی بات پر دانت پیسے تھے وہ تو مریم کو نشانہ بناتا آزاد ہونا چاہتا تھا

مار دو۔۔۔ مارو۔۔۔ تیمور پچھلی طرف سے ابراہیم کو خاموشی سے داخل ہوتے دیکھ کر اپنی بٹ پر

زور دیتا بولا تھا

بہزاد نے ٹریگر پر دباؤ بڑھایا تھا جب اچانک پیچھے سے ابراہیم نے اس کے بازو پر گولی چلائی تھی جس سے گن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گری تھی

تم جیسے گھٹیا شخص کو مر ہی جانا چاہیے۔۔۔ مریم اس کو تکلیف میں ترپتا دیکھ کر اس کے پیٹ میں زور سے لات مار کر بولتی تیزی سے تیمور کی طرف بھاگی تھی تیمور وجدان کا اشارہ پاتا مریم کو باہر لے گیا تھا

وجدان نے اپنی گن سے اس کے دوسرے بازو کا بھی نشانہ لیا تھا جس سے وہ گن اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا تم جیسوں کو مار ہی دینا چاہیے اپنے تایا کی طرح تم بھی گھٹیا انسان ہو۔۔۔۔ وجدان زور سے اس کے منہ پر مکا مار کر بولا تھا

یہ میری بیوی کو مارنے کی کوشش کرنے کے لیے۔۔۔ وجدان اس کی دھولائی کرتا بول رہا تھا اچھے خاصے مکے اور تھپڑوں سے اس نے بہزاد کی ٹھکائی کی تھی

اپنے تایا کے ساتھ تو بھی جہنم میں سہڑنا۔۔۔ وجدان نے بولتے ہی گن نکالی تھی اور اس کے سر کا نشانہ لے کر اس کا کام تمام کر دیا تھا۔۔۔۔

آہ۔۔۔ شکر ہے فائلی اس مصیبت سے جان چھوٹی آجاؤ ابراہیم چلیں میری لیڈی ڈیول انتظار کر رہی ہوگی۔۔۔ وجدان ہنس کر ابراہیم سے بولا تھا جس پر وہ بھی مسکراتا ہوا اس کے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گیا تھا

اسے شدید تکلیف محسوس ہو رہی تھی اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اس کے زخموں کے اندر انگلیاں ڈال رہا ہے وہ نیم بے ہوشی میں تھا اور اسے درد صاف محسوس ہو رہا تھا

آہہ۔۔۔ کسی نے اس کی ٹانگ میں سے گولی نکالی تھی جس پر وہ درد سے چیخا تھا اس کے سینے سے اوپر کندھے پر گولی لگی تھی وہاں سے بھی کسی نے اپنی انگلیاں ڈال کر ٹول کر گولیاں نکالی تھیں۔۔۔

آہہ۔۔۔ جبکہ درد کی شدت سے داؤد دوبارہ بے ہوش ہو گیا تھا کسی لڑکی نے اس کی پٹیاں کی تھیں اور اس کو خون لگاتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی اس کے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا جس نے اس لڑکی کی مدد کی تھی یہ گھر ہی تھا جس میں ایک کمرے میں داؤد کو رکھا گیا تھا

خون ہم نے لگا دیا ہے مجھے امید ہے کل تک وہ ہوش میں آجائے گا مگر خون کی کمی بھی ہو سکتی ہے تم بتا دینا میں اس کے ہوش میں آتے ہی دوبارہ آؤں گا

شکریہ ڈاکٹر۔۔۔ وہ لڑکی لڑکے سے بولی تھی جو ہلکا سا مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا اور وہ لڑکی بھی آرام کرنے چلی گئی تھی

مرحانیند میں تھی جب اسے اپنے چہرے پر وجدان کا نرم گرم لمس محسوس ہوا تھا اس نے دھیرے سے آنکھیں کھول کر وجدان کو دیکھا تھا جو اس کے چہرے کو چوم رہا تھا

میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔ اس کے لمس پر مرہا اپنی سانسیں بمشکل نرمل رکھتی بولی تھی جبکہ وجدان نے اس کے دائیں گال پر اپنے لب رکھے تھے

مجھے بھی تمہاری یاد آ رہی تھی تبھی فوراً ہی آگیا تھا جان۔۔۔ وہ مرہا کے ناک کو چومتا محبت سے بولا تھا اور پھر مرہا کے کچھ بولنے سے پہلے اس نے مرہا کے ہونٹوں کو اپنی قید میں کیا تھا دھیرے سے اس کے لبوں پر اپنا نرم گرم لمس چھوڑتا وہ مرہا کی گردن پر اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا

میری لیڈی ڈیول۔۔۔ میری جان۔۔۔ وہ اس پر اپنی چھاپ چھوڑتا بول رہا تھا مرہا اس کا لمس محسوس کرتی خود کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑتی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی اس کے گال شرم سے تپ رہے تھے جبکہ اس کے ہونٹوں ہر ایک شرنگیں مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔
 مائی ایمور۔۔۔ (مائی لو)۔۔۔ اس کے ہونٹوں کو دوبارہ اپنی قید میں لیتا وجدان مدہوش سا بولا تھا مرہا نے آنکھیں بند کر کے اس کی گردن میں اپنی باہیں ڈال لی تھیں۔۔۔

ابراہیم فریش ہوتا سب سے پہلے رومیہ کے کمرے میں گیا تھا اسے بیڈ پر سیکون سے سوتے دیکھ کر اس کے لب مسکرائے تھے

ابراہیم اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹتا اس کو دیکھتے ہوئے خود کے ساتھ کھینچ کر لگا چکا تھا ابراہیم۔۔۔ رومیہ نے نیند سے بھری آنکھوں سے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

شیش۔۔۔ سو جاؤ لٹل سٹار۔۔۔ رومیہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے مزید اپنے قریب کرتا ابراہیم
اس کا سر محبت سے چوم کر بولا تھا

جس پر سر ہلاتی رومیہ دوبارہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی تھی ابراہیم اس کی گردن کو ہلکے سے
چومتا اس کی گردن میں اپنا منہ دیے سو گیا تھا

تیمور۔۔۔ آئی ایم سوری مریم دھیمے سے مسمنائی تھی تیمور اس کے منہ پر لگے زخم صاف کر رہا
تھا جو ہزاد نے اس کے منہ پر تھڑ مار کر دیے تھے
تیمور۔۔۔ تیمور کو کچھ نہ بولتے دیکھ کر وہ دبا دبا چیخی تھی۔۔۔

منہ بند کر کے بیٹھی رہو اس سے پہلے کہ میں بھی تمہارے دو تھپڑ جڑ دوں۔۔۔ تیمور کی بات
سن کر اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں

ا۔۔۔ اب تم بھی مجھے مارو گے۔۔۔ مریم نے معصوم منہ بنا کر پوچھا۔۔۔

ہاں بالکل اور یہ کمرہ کھلا ہے جب چاہے یہاں سے بھاگ جانا اب تم پر کوئی پابندی نہیں ہے
لیکن ایک بار بڑی ماما سے مل لینا۔۔۔ تیمور سخت لہجے میں بولتا اٹھ کر چلا گیا تھا اسے جاتا دیکھ
کر مریم نے اپنے لب کاٹے تھے ابھی تو اسے صبح سب کا سامنا بھی کرنا تھا حالانکہ اسے مہرماہ
نے بتایا بھی تھا کہ ضہام نے اس کے ماں باپ کو نہیں مارا مگر اپنے سگے کزن سے ملنے کا
شوق تھا تبھی سی بھاگی تھی مگر افسوس اس ہی کزن نے اس کا منہ سو جا دیا تھا

اس کے ذہن میں یہاں گزارے لمحے آنے لگے تھے ایک بار بھی ان میں سے کسی نے اسے ڈانٹا تو کیا اونچی آواز میں بات بھی نہ کی تھی جبکہ مرہا تو اسے اپنی بہن مانتی تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ ان کا پیار نہ سمجھ پائی تھی وہ اپنی ماں باپ کی موت کو قسمت کا فیصلہ سمجھ کر صبح سب سے اپنے برے رویے کی معافی مانگنے کا سوچتی سو گئی تھی

تین دن بعد :

داؤد سے میرا رابطہ نہیں ہو رہا وجہی۔۔۔ وجدان کے سامنے بیٹھا ابراہیم بولا تھا تین سے اس کی طرف سے کوئی بھی کال وغیرہ نہ آنے پر وہ تھوڑا ٹھٹھکا تھا وہ اپنی بیوی کے ساتھ گھوم پھر رہا ہوگا تم ٹینشن نہ لو۔۔۔۔۔ وجدان اپنے ٹیبل پر پڑے کاغذات کو دیکھتا مصروف سا بولا تھا

وجہی مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔۔۔ اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔۔۔ وہ کونسا بچہ ہے ابراہیم جو اسے کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اگر پھر بھی تمہیں زیادہ پروہلم ہو رہی ہے تو ایک دو دن انتظار کر لو پھر خود پیرس چلے جانا۔۔۔۔۔ وجدان سنجیدگی سا اسے دیکھتا بولا تھا بگ برو یہ دیکھیں یہ داؤد لگ رہا ہے نہ؟؟۔۔۔۔۔ تیمور تیزی سے روم میں داخل ہوتا انہیں موبائل دیکھانے لگا تھا جس پر کوئی ویڈیو چل رہی تھی

یہ داؤد ہی ہے۔۔۔ ابراہیم ویڈیو دیکھتا لب بھیج گیا تھا وہ داؤد کی پریشہ کو پرپوز کرنے کی ویڈیو تھی مگر اس میں اچانک ہی داؤد کے کھڑے ہوتے اور لڑکھڑاتے اور اس کا سرخ سوٹ ہونے تک کی ویڈیو تھی۔۔۔

داؤد پر حملہ ہوا ہے ہمیں فوراً پیرس کے لیے نکلنا چاہیے۔۔۔ ابراہیم پریشانی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھا تھا

یہ ویڈیو کہاں سے ملی؟؟ وجدان نے بھی وہ ویڈیو دیکھ لی تھی
میرے ایک دوست نے سینڈ کی ہے وہاں حملہ ہوا ہے اور یہ کہ داؤد کافی زخمی ہو گیا تھا اور اسے کوئی لڑکی لے گئی تھی اور پریشہ کو بھی کچھ آدمی پکڑ کر لے گئے تھے
مجھے لگ ہی رہا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔۔۔ ابراہیم پریشانی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا بولا تھا اسے شدید غصہ آ رہا تھا کہ اس نے پہلے ہی کیوں نہ داؤد سے کونٹیکٹ کرنے کا سوچا۔۔۔
تم پیرس جاؤ تیمور اور اپنے دوست کی مدد سے داؤد کا پتا لگواؤ۔۔۔ اور کچھ لوگوں کو موسیکو بھیج کر داؤد کے پیرنٹس سے کونٹیکٹ کرو اور ان سے پوچھو اگر انھیں کسی پر شک ہے۔۔۔ ابراہیم
فلحال تم ابھی روڈیہ کے ساتھ یہاں ہی رکو۔۔۔ وجدان کی بات پر تیمور اور ابراہیم دونوں ہی ہامی بھرتے نکل گئے تھے

کہاں جا رہے ہو؟؟ مریم نے اس کا راستہ روکتے پوچھا مگر تیمور اسے انکور کر گیا تھا

تیمور۔۔؟ مریم نے اسے آس سے بلایا تھا اور وہ جو چلنے لگا تھا اپنی جگہ پر رک گیا تھا اس نے سب سے معافی مانگ لی تھی مگر پھر بھی تیمور اس سے بات نہیں کر رہا تھا وہ کافی بار اس سے بات کرنے کی کوشش کر چکی تھی مگر تیمور اسے جان بوجھ جراگنور کر رہا تھا پیرس جا رہا ہوں ہمیشہ کے لیے۔۔ اسے تنگ کرنے کا سوچتا تیمور سنجیگی سے بولتا چلا گیا تھا تم مزاق کر رہے ہو نہ؟؟ مریم نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے بے یقینی سے پوچھا۔۔ اگر تمہیں یقین نہیں ہو رہا تو ابراہیم بھائی یا بگ برو سے پوچھ لینا وہ تمہیں بتا دیں گے کہ میں پیرس جا رہا ہوں اب میرا راستہ چھوڑو اور مجھے جانے دو۔۔۔

تیمور کی بات پر وہ لب کاٹتی اپنے آنسو روکتی سائیڈ پر ہوئی تھی جانے سے پہلے کم سے کم مجھے معاف ہی کر دو۔۔۔ مریم کی بات پر وہ خاموشی سے اسے اگنور کرتا چلا گیا تھا۔۔ مریم اپنے آنسو روکتی واپس تیزی سے اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کون ہو تم؟؟ میری مدد کیوں کر رہی ہو؟؟۔۔۔ آج تین دن بعد اسے مکمل ہوش آیا تھا ورنہ تکلیف سے وہ نیم بے ہوشی میں ہی تھا

تم یہ میڈسن لو پھر میں تمہیں بتاتی ہوں؟؟ وہ لڑکی داؤد کو میڈسن زبردستی پکڑاتی ہوئی بولی تھی میری بیوی۔۔۔ میری بیوی کہاں ہے۔۔۔ میڈسن کھاتے ہی اس نے بوکھلاتے ہوئے پوچھا تھا

وہ لوگ اسے لے گئے ہیں ہم بہت مشکل سے صرف تمہیں ان کی نظروں سے بچا کر لائے ہیں۔۔۔ وہ لڑکی دھیمی آواز میں اس کے قریب کرسی پر بیٹھ گئی تھی دمتری۔۔۔ اس کے منہ سے سرگوشی نما آواز نکلی تھی آنکھیں بند کرنے سے پہلے اس نے دمتری کو دیکھا تھا

میرا نام ڈیزی ہے۔۔۔ دمتری کے ساتھ میرا تعلق رہ چکا ہے وہ۔۔۔ وہ زبردستی مجھے اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا اور مجھ سے زبردستی کام کرواتا تھا اس میں تمہاری جگہ حاصل کرنے کا جنون سوار تھا میں جہاں رہتی تھی وہاں تمہاری بیوی بھی میرے ساتھ والے فلیٹ میں رہتی تھی دمتری یہ بات جانتا تھا اور وہ تم پر کافی دیر سے نظر رکھ رہا تھا وہ تمہاری کمزوری کا فائدہ پہلے اٹھانا چاہتا تھا مگر پھر اسے کوئی ضروری معلومات ملی تھی تمہاری بیوی کے متعلق۔۔۔ میں یہ تو نہیں جانتی کہ تمہاری بیوی کو وہ کیوں لے کر گیا ہے لیکن مجھے پتا چلا تھا کہ وہ میکسیکن مافیہ کے ساتھ شاید کوئی سودا کر رہا ہے۔۔۔

اب تم سوچ رہے ہو گے میں یہاں کیسے ہوں اور تمہیں سب کچھ کیسے بتا رہی ہوں تو تمہیں بتا دوں میں ایک مہینے پہلے دمتری سے چھپ کر بھاگ گئی تھی اور یہاں آگئی تھی میں یہاں ایک ڈاکٹر کے پاس رہ رہی ہوں اور اس رات بائے چانس میں وہاں تھی تمہاری بیوی کو دیکھ کر مجھے تمہارا پتا چلا تھا میں نے تمہیں اس لیے بچایا کہ تم دمتری کو بے رحمی سے مار دو ویسے ہی جیسے۔۔۔ اس نے میری ماں۔۔۔ میری ماں کو مار دیا تھا۔۔۔

داؤد کو بتاتی وہ اپنی ماں کو یاد کرتی کانپتے لہجے میں بولی تھی داؤد نے اس کی بات پر لب بھینچے تھے دمتری جس پر وہ اندھا اعتبار کرتا تھا اس نے ہی اسے دھوکا دیا تھا۔۔۔

مجھے ایک کال کرنی ہے میرا موبائل کہاں ہے؟۔۔۔ داؤد فوراً ابراہیم سے رابطہ کرنے کا سوچتا اس سے پوچھنے لگا تھا

وہ تمہارا موبائل آف تھا میں نے آن نہیں کیا۔۔۔ ڈیزیز تیزی سے اٹھتی سائڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر اسے پکڑا چکی تھی

داؤد نے اپنا موبائل آن کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ آن ہی نہیں ہو رہا تھا کیا مجھے تم اپنا موبائل دے سکتی ہو۔۔۔؟

ہاں ضرور۔۔۔ ڈیزیز اسے اپنا موبائل پکڑتی باہر چلی گئی تھی

ہیلو۔۔۔ داؤد نے فوراً ابراہیم کا نمبر ملایا تھا

ہیلو ابراہیم۔۔۔ میں داؤد بات کر رہا ہوں مجھے تمہاری مدد چاہیے۔۔۔ میری لوکیشن ٹریس کر کے پلیز

مجھے لینے آؤ اور دمتری مجھ پر حملہ کر کے پریشہ کو لے گیا ہے اس کے بارے میں پتا کرواؤ اور

ڈیڈ سے کونٹیکٹ کرو۔۔۔۔ داؤد بھاری آواز میں ایک ہی سانس میں بول گیا تھا

داؤد شکر ہے تم صحیح ہو۔۔۔ تیمور پیرس پہنچنے والا ہوگا تم پر حملہ ہونے والی ویڈیو آج صبح ہی اس

کے دوست نے بھیجی ہے وہ تمہیں لینے پہنچ جائے گا میں اسے بتا دوں گا اور تمہارے ڈیڈ کال

ایڈنڈ نہیں کر رہے میں نے ان کے گھر اپنے کچھ ساتھی بھیجے ہیں اور پریشہ کا بھی میں معلوم

کرواتا ہوں۔۔۔ ابراہیم کی بات سنتا داؤد اسے اپنی اور ڈیزی کی ساری گفتگو کے بارے میں بتانے لگا تھا

مجھے اپنی بیوی کو بچانا ہے جلد سے جلد ابراہیم اور رومیہ کی حفاظت کرنا۔۔۔

رومیہ کی حفاظت میں اپنی جان سے بڑھ کر کروں گا تم پریشان مت ہو۔۔۔ ابراہیم کے جواب پر داؤد مطمئن ہس گیا تھا مگر پریشے کا سوچ کر اس کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا

وہ داؤد کے بارے میں سوچتی ساکت سی ایک کونے میں بیٹھی تھی داؤد کا خون سے بھرا وجود یاد کرتے ہوئے بار بار اس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں اب تو اس کے آنسو بھی سوکھ چکے تھے دروازہ کھلنے پر اس نے کوئی حرکت نہیں کی تھی کیونکہ اندر آنے والے شخص کو وہ بخوبی جانتی تھی آخر اپنے چچا کو وہ کیسے نہ جانتی ؟

ایک تو تمہارے باپ جیسا شاطر انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔۔۔ کمینے نے اپنی آخری خواہش میں لکھوایا ہے کہ اگر تم اپنے بیسویں سالگرہ سے پہلے مر گئی یا تمہیں کچھ ہو گیا تو یہ ساری جائیداد ڈونیشن میں چلے جائے گی اور اوپر سے اس نے سب ڈونیشن سینٹرز کو بھی اپنی ساری وصیت کی کاپیز بھجوائی ہوئی ہیں اچھا کیا میں نے اس کمینے کو مار دیا بس چار دن اور تمہاری موجودگی کا احساس دلانے کے بعد میں تمہیں ختم کر دوں گا پھر یہ سب میرا ہو جائے گا

۔۔۔ آدم اپنی بات مکمل کرتا استہزیہ ہنسا تھا

اپنے باپ کو یاد کرتے اس کی آنکھوں میں اداسی نمایاں ہوئی تھی آدم اسے اس کا انجام بتا کر جاچکا تھا وہ اپنے ماں باپ اور داؤد کو یاد کرتی سسک پڑی تھی

آدم شروع سے ہی اس کے باپ سے جلتا تھا اس کی ماں تو بچپن میں ہی مر گئی تھی اس لیے پریشے کی اپنے باپ سے بہت بنتی تھی اور اپنی کئی ٹیکر سے جسے وہ خالہ بلاتی تھی جب پریشے سترہ سال کی ہوئی تھی تب اس کے باپ کو مارتے آدم نے مافیہ سنبھال لی تھی اور اس کے بعد وہ پریشے کو بھی ٹارچر کرنا چاہتا تھا مگر پہلے ہی اس کی کئی ٹیکر اس کے باپ کے کہنے پر پریشے کو لے گئی تھی تاکہ اسے محفوظ رکھ سکے اور داؤد کے آنے تک وہ محفوظ ہی تھی پھر داؤد کی وجہ سے اس کی کئی ٹیکر (خالہ) مر گئی تھی اور پھر اس کے بعد خود بخود راستے بنتے گئے اور وہ یہاں واپس اس گھر میں آگئی تھی جہاں اس نے بچپن گزارا تھا مگر ان کے ہاتھ لگنے کے بعد بھی اسے یقین تھا کہ داؤد اسے کسی طرح بچا لے گا۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وجدان اچھی خبر یہ ہے کہ داؤد مل گیا ہے اور بری خبر یہ کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے سب مافیہ کو پتا چلا ہے کہ دمتری نے اس کے ماں باپ کو مار کر آدم کے ساتھ مل کر رشین مافیہ پر قبضہ کر لیا ہے اب وہ رشین مافیہ کا ہیڈ ہے۔۔۔

ابراہیم کی بات پر اس کا خون کھولا تھا

مجھے سمجھ نہیں رہا کہ میں رومیہ کو کیسے بتاؤں۔۔۔ وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا پریشانی سے بولا تھا

تم ابھی اسے مت بتاؤ پہلے داؤد کو یہاں آنے دو اور پریشے کی ڈٹیلز نکالواؤ۔۔۔ میں فلحال میں بڑے پاپا کی بات سننے جا رہا ہوں انھیں ابھی اس خبر سے بھی آگاہ کرنا ہے۔۔۔ اور مینشن کی سکیورٹی ابھی ڈبل ہی رکھو کوئی بھروسہ نہیں کہ کب ہم پر بھی حملہ ہو جائے۔۔۔ اوکے میں کرتا ہوں تم ڈیڈ کے پاس جاؤ۔۔۔ ابراہیم بولتا ہوا نکل گیا تھا ابھی وہ داؤد کا کام آسان کرنا چاہتا تھا تاکہ اس کے آتے ہی وہ لوگ فوراً پریشے کو آزاد کروا سکیں۔۔۔

مریم نے تھوڑی دیر پہلے ہی ابراہیم سے تیمور کی بات کی تصدیق کرنا چاہی تھی جب اسے تیمور کی شرارت کا پتا چلا اب اس کا انتظار کر رہی تھی کہ تیمور واپس آئے اور وہ اس کا کچھ مر بنائے ہمت کیسے ہوئی اس کمینے انسان کی مجھے تنگ کرنے کی دیکھنا اب میں اسے سبق سکھاتی۔۔۔ بدتمیز۔۔۔ کمینہ انسان۔۔۔ کمرے میں تیزی سے چکر لگاتی وہ اسے کوس رہی تھی پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک شمراتی خیال آیا تھا اور اس پر عمل کرنے کے لیے وہ مرحا کے پاس گئی تھی جو رومیہ کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی ہیلو لیڈیز۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی مرحا اسے دیکھتے مسکرائی تھی رومیہ نے اسے دیکھتے

ہاتھ ہلایا تھا

ہاں ضرور۔۔ میں تمہاری ہیلپ کر دوں گی بلکہ میں ویڈیو بناؤں گی بدتمیز تیمور ہمیشہ وجدان کے سامنے مجھے پھنسا کر بھاگ جاتا تھا اب میری بھی بدلہ لینے کی باری ہے۔۔۔ مرحا مسکراتے ہوئی بولی تھی

او کے آپنی پھر رات کو تیار رہیے گا۔۔۔ مریم ہنس کر بولی تھی

تیمور داؤد کو لے کر رات کو گھر واپس آیا تھا فلحال رومیہ کو تیمور کی حالت اور پریشی کی گمشدگی کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا گیا تھا وہ اسے روم میں چھوڑتا اپنے روم میں چلا گیا تھا فریش ہو کر وہ ریست کرنے کے لیے لیٹ گیا تھا

تیمور۔۔۔ اسے سرگوشی میں کسی کی آواز سنی تھی اس نے آنکھیں کھول کر ارد گرد دیکھا تھا مگر کمرہ خالی تھی سائید پر پڑی اپنی گن اٹھا کر اس نے ایک بار سارا کمرہ چیک کیا تھا مگر خالی کمرہ دیکھ کر وہ دوبارہ لیٹ گیا تھا

تیمور۔۔ تھوڑی دیر بعد پھر اسے اپنا نام گوشہ نما آواز میں سنا تھا لیکن وہ نظر انداز کر کے لیٹا رہا تھا

ابھی اس کی آنکھ لگی ہی تھی کہ اسے اپنی کمر پر کوئی چیز حرکت کرتی محسوس ہوئی تھی اس نے فوراً سے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تھا

آہہ چڑیل۔۔۔ ڈراو نے میک اپ میں سفید بال لگائے سفید ہی کپڑوں میں ملبوس مریم کو دیکھ کر اس کی خوف سے چیخ نکلی تھی اور بے ساختہ اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا کر مریم پر پھینکا تھا اور وہ جو اس کے ڈرنے پر ہنسنے لگی تھی اپنے آپ کو گیلیا دیکھ کر اس نے منہ بگاڑا تھا

ہاہاہاہاہا۔۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی مرزا زور سے ہنسنے لگی تھی رومیہ بھ اس کے ساتھ ہنس رہی تھی مریم کا سارا میک اپ اس کے چہرے پر پھیل گیا تھا جس سے وہ واقعی چڑیل لگ رہی تھی

تم نے ایسا کیوں کیا مریم۔۔۔؟؟ تیمور اس کا چہرہ دیکھتا اپنی ہنسی روکتا سنجیگی سے پوچھ رہا تھا تم اس معصوم کو غلط باتیں بتا کر جاؤ گے تو ایسا بہ ہوگا۔۔۔ مرزا نے اس کے قریب آکر اس کا کان پکڑا تھا

کیا ضرورت تھی اس سے جھوٹ بولنے کی؟؟

مرزا کی بات پر اس نے اپنے دانت دکھائے تھے

یہ بھی میرے ساتھ ایسا مزاق کرتی رہتی ہے آپ۔۔۔ اور پلیز خدا کا واسطہ میرا کان چھوڑ دیں۔۔۔ مرزا کے مزید کان مڑوڑنے پر وہ تڑپ اٹھا تھا

پہلے معافی مانگو۔۔۔ مرہا کے مزید کان مڑوڑنے پر وہ مجبوراً بولا تھا
سوری۔۔۔

آپی مجھے سنا نہیں۔۔۔ مریم کی بات پر اس نے دانت پیسے تھے
سوری میری ماں اب جاؤ یہاں سے تم سب لوگ اور آپی اب چھوڑ دیں کان میرا اور سونے دیں
مجھے۔۔۔ تیمور کی بات پر ہنستے ہوئے مرہا اس کا کان چھوڑ کر روئیہ کے ساتھ باہر چلی گئی
تھی جبکہ مریم بھی اسے زبان دکھاتی باہر چلی گئی تھی
پاگل۔۔۔ مریم کی حدکت پر وہ بڑبڑاتا دوبارہ سونے کے لیے لیٹ گیا تھا

<https://www.classicurdumaterial.com/> چار دن بعد:

آج وہ بیس سال کی ہوگئی تھی آدم نے اس کو تیار کروانے کے لیے بیوٹیشن بلائیں تھیں وہ
زندہ لاش کی طرح ایک طرف خاموش بیٹھی تھی اسے پتا تھا آدم نے اسے سب کے سامنے
سائن کروا کر مار دینا ہے

چلو پریشے کارا (ڈئیر)۔۔۔ سرد مسکراہٹ سے اسے دیکھتے آدم نے اس کے آگے اپنا ہاتھ پھیلا دیا
تھا مگر پریشے نے اس کا ہاتھ نہیں پکڑا تھا

چٹاخ۔۔۔ آدم نے اس کے بات نہ ماننے پر اسے ایک زوردار تمھڑ مارا تھا تمھڑ اتنا زوردار تھا کہ ایک پل کو پریشہ کو اپنے کان بند ہوتے محسوس ہوئے تھے انگلیوں کے نشان اس کے گال پر چھپ گئے تھے۔

اس کا زبردستی ہاتھ پکڑنا آدم اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے باہر لے کر گیا تھا جہاں کافی لوگ بلائے گئے تھے زیادہ تر مافیہ کہ جبکہ کچھ ڈونیشن سٹنڈز کے لوگ تھے جو پریشہ کے بیس سال کی ہونے پر اسے دیکھنے آئے تھے

آپ لوگوں نے اسے دیکھ لیا یہ تو اب وہ پیپرز مجھے دے دو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔ ان سے پیپرز لیتے آدم نے ایک بے رحم مسکراہٹ پریشہ کو پاس کی تھی

دمتری کو تو تم جانتی ہی ہوگی۔۔۔ دمتری نے پریشہ کا ہاتھ زبردستی تھام کر چوما تھا جسے اسے اپنے ہاتھ سے کراہت محسوس ہوئی تھی اس نے فوراً اپنا ہٹھ کھینچ لیا تھا

چٹاخ۔۔۔ اب کی بار دمتری نے تمھڑ مارا تھا آدم دمتری کی اس حرکت پر خوش ہوا تھا اور پریشہ کو طنزیہ نظروں سے دیکھا تھا جیسے بتا رہا ہو یہ ہی تمھاری اوقات ہے

لیڈیز اینڈ جینٹل مین اٹینشن پلیز۔۔۔ اسے اپنے ساتھ سیٹج پر لے جا کر آدم نے سب لوگوں کو متوجہ کیا تھا

جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے جو پچھلا مافیہ رہ چلا ہے اور اب وہ ختم ہو چکا ہے تو اس کے بعد اس کی بیٹی کو بھی زندہ رہنے کا حق نہیں۔۔۔

آدم نے بولتے ساتھ ہی پریشہ کو اپنی طرف کھینچا تھا اور اس کے سر پر گن تانی تھی جب ایک دم سے ایک گولی اڑتی ہوئی دمتری کے سر کے پیچ لگی تھی اور ساتھ ہی سارے حال کی لائٹ آف ہو گئی تھی اور ہر طرف سے فائرنگ کی آوازیں آنا شروع ہوئی تھیں

آدم نے پریشہ کی کلائی پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ باہر کی طرف گھسیٹنا شروع کیا تھا جب واپس لائٹ آئی تھی اور اس کے سامنے ہی ابراہیم داؤد اور وجدان کھڑے تھے جبکہ ان کے گارڈز بھی ان کے پیچھے کھڑے تھے

اسے چھوڑ دوں اب تم لوگ یہ بولو گے؟ مگر اسے میں ایک شرط پر چھوڑوں گا پہلے مجھے جانے دو۔۔۔ آدم پریشہ کے سر پر گن رکھتا چیخا تھا

داؤد نے لب بھینچ کر ابراہیم اور وجدان کی طرف دیکھا تھا اور وہ دونوں ہلکا سا سر کو ہلاتے سائیڈ پر ہو گئے تھے سائیڈ پر ہو گئے تھے اور گارڈز نے بھی راستہ بنا دیا تھا

آدم پریشہ کو لیتا باہر کی طرف بڑھ رہا تھا جب اچانک وہ روکا تھا اور سرد مسکراہٹ کے ساتھ ان سب کو دیکھا تھا جو اس کو ہی دیکھ رہے تھے

میں نے بلیک روز مینشن (جہاں ضحام لوگ رہتے ہیں) میں بمب فٹ کروائے تھے اب تک تمہارے گھر والے اوپر پہنچ چکے ہوں گے۔۔۔ آدم کی بات پر وجدان نے فون نکال کر فوراً کال ملائی تھی جب گیٹ پر موجود گارڈ نے کال اٹھائی ہی تھی کہ ساتھ پی ایک زور دار دھماکہ سنائی دیا تھا وجدان کے تاثرات اچانک بدلے تھے اس کے چہرے پر پتھریلے تاثرات چھائے تھے اس

نے غصے میں گن نکالتے ہی بنا کچھ سوچے سمجھے آدم پر اچانک فائر کیا تھا اور اسے کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر ابراہیم نے بھی اس پر فائر کیا تھا پریشے چیخ مارتی آدم کی گرفت ہلکی ہونے پر اس کی گرفت سے نکلتی تیزی سے داؤد کی طرف بھاگی تھی داؤد نے اس کو دیکھتے ہی اپنے بازو پھیلائے تھے جبکہ ایک ساتھ ہی آدم پر کئی فائر کیے گئے تھے اور وہ موقع پر ہی مر گیا تھا ابراہیم نے سپاٹ چہرے کے ساتھ وجدان کو دیکھا تھا اس نے بھی خالی آنکھوں سے اسے دیکھا پریشے کو خود میں بھینچے داؤد نے اس کے چہرے پر جا بجا اپنا لمس چھوڑا تھا اور آخر میں اس کے سر پر لمس چھوڑتے اس نے وجدان اور ابراہیم کی طرف سے دکھ بھری نظروں سے دیکھا تھا رومیہ کے بارے میں سوچتے اس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کی تھیں۔۔۔

چھ ماہ بعد : [Support@classicurdumaterial.com](https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com)

کراچی، پاکستان : <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

مرحاً تمہیں ایک جگہ چین کیوں نہیں آتا اور یہ اچھل اچھل کر تم سرٹھیاں کیوں اتر رہی ہو جانتی ہو نہ اس کینڈیشن میں یہ کتنا خطرناک ہو سکتا ہے۔۔۔ وجدان مرحا سے برہم لہجے میں بولا تھا جو پریگنسی میں بھی کہیں سکون نہیں لے رہی تھی

تم یہاں بیٹھو میں موم کو بتا کر آتا ہوں۔۔۔ وجدان اسے صوفے پر بیٹھاتا کیچن میں صوفیہ کو بتا کر واپس آیا تھا اور اسے لے کر باہر چلا گیا تھا

انھیں یہاں آئے ہوئے پانچ ماہ ہو چکے تھے یہاں زندگی پرسہ کون اور حسین تھی ان لوگوں کو پہلے ہی آدم کا پلان پتا تھا اور وہ اس زندگی سے چھٹکارا چاہتے تھے اس لیے انھوں نے یہ ہی ظاہر کیا تھا کہ وہ لوگ مر چکے ہیں ضمخام پہلے ان سب کا پاکستان جانے کا انتظام کر چکا تھا آدم کے مینشن کو اڑا کر انھوں نے وجدان لوگوں کو بھی مرا ہوا ثابت کر دیا تھا اور مافیہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خیر باد کر کے وہ پاکستان آگئے تھے مرزا تو یہاں کے چٹ پٹے کھانوں کی دیوانی ہو گئی تھی

وجدان روکو گاڑی۔۔۔ مرہا کے اچانک بولنے پر وجدان نے گاڑی فوراً روکی تھی

کیا ہوا ہے؟؟ اس نے پریشانی سے پوچھا

میں نے ارادہ بدل لیا ہے تم مجھے اس سٹال سے گول گپے کھلاؤ۔۔۔ وجدان نے ایک نظر سٹال کو دیکھ کر مرہا کو دیکھا جو للچائی نگاہوں سے باہر ہی دیکھ رہی تھی

لٹل سٹار تھوڑا مجھے بھی ٹائم دے دیا کرو ہر وقت موم کے ساتھ چپکی رہتی ہو۔۔۔ ابراہیم اس کو کمر سے تھام کر اپنے ساتھ لگائے کھڑا تھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی جب اسے اپنے ماں باپ کے مرنے کی خبر ملی تھی وہ بکھر گئی تھی تب اسے اس وقت ابراہیم نے سنبھالا تھا وہ پاکستان آکر بہت خوش تھی سب سے بڑی وجہ وہ یہاں آزاد تھی جبکہ اٹلی میں وہ گھر سے ہی مشکل سے نکلتی تھی

آپ ناراض ہیں؟۔۔۔۔۔سوری ابراہیم۔۔۔۔۔رومیہ نے پیار سے اس کا گال چوما تھا ابراہیم کے
چہرے پر ایک پیاری سی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

میری ناراضگی ختم ہو جائے گی اگر تم مجھے یہاں ، یہاں اور یہاں بھی ایسی ہی چھوؤ گی۔۔۔

ابراہیم اپنی دوسری گال اپنے ماتھے پر اور اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتا بولا تھا

رومیہ نے معصوم منہ بنا کر اسے دیکھا تھا جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا پھر اپنے قدم اوپر اٹھاتے آخر بار مانتے پہلے اس نے ابراہیم کا دوسرا گال چوما تھا پھر اس کا سر چوم کر اس نے ابراہیم کو گھورا تھا جو اپنی مسکراہٹ چھپا رہا تھا رومیہ نے شمرات سے ہونٹ اس کی ناک پر رکھے تھے اور پھر فوراً پیچھے ہوئی تھی مگر ابراہیم کے بازو کی وجہ سے وہ اب بھی اس کے ساتھ ہی چپکی کھڑی تھی

ابراہیم نے چھوٹی آنکھیں کر کے اسے ایک گھوری سے نوازتے اس پر جھکتے ہی اس کی سانسوں کو اپنی دسترس میں لے لیا تھا رومیہ نے آنکھیں بند کرتے ہی اس کی شرٹ کس دبوچ لیا تھا اس کی سانسوں کو آزادی بخشے ابراہیم نے اس کے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکا لیا تھا وہ دونوں ہی مسکرا رہے تھے

آہہ۔۔۔ پاگل لڑکی یہ کیا حرکت ہے؟؟ اپنے پر پانی پڑنے پر تیمور نے آنکھیں کھولتے اسے گھورا تھا جو ہاتھ میں خالی جگ پکڑے مسکرا رہی تھی وہ کب سے اسے اٹھا رہی تھی جو اٹھ ہی نہیں رہا تھا وہ انوشے کے کہنے پر اسے دوبارہ اٹھانے آئی تھی اور اب کی بار غصے میں اسے پانی تیمور پر گرایا تھا

اس نے مسکراتے ہوئے جگ ابھی سائیڈ ٹیبل ہر رکھا ہی تھا جب تیمور نے اسے کمر سے پکڑ کر بیڈ پر کھینچا تھا

وہ سیدھا تیمور کے اوپر گری تھی۔۔۔ ان کی شادی چار ماہ پہلے ہی یہاں پاکستان میں ہوئی تھی دونوں ہی جہاں ایک دوسرے کو چاہتے تھے وہاں ہی ان دونوں نے ایک دوسرے کو تنگ کرنے کے ریکورڈ توڑے ہوئے تھے

اس کے گرتے ہی تیمور نے اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتے اس کی چیخ روکی تھی جو اچانک گرنے پر اس کے حلق سے نکلنے والی تھی مریم کے ہلکے سے ملے مارنے پر وہ مسکراتے ہوئے تھوڑا پیچھے ہوا تھا

آئی لو یو مئی کارا (مائی ڈئیر)

مریم سرخ چہرے کے ساتھ تیمور سے نظری چرا رہی تھی جب اچانک اس کے گال کو چومتے تیمور نے کہا تھا مریم کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نمایاں ہوئی تھی

لو یو مور تیمور۔۔۔ وہ اس کے گال کو ہلکا سا چھو کر بولی تھی

اب اٹھ جاؤ ورنہ ممانے خود آجانا ہے تمہیں اٹھانے۔۔۔ تیمور کے سینے ہر ہلکے سے تھپڑ مارتی وہ

اس کے اوپر سے اٹھی تھی تیمور بھی منہ بناتا اٹھ ہی گیا تھا۔۔۔

داؤد حد ہوتی ہے سارے کمرے میں آپ نے گند پھیلایا ہوا ہے۔۔۔ سارے کمرے کو بکھرا

دیکھ کر پریشے داؤد پر چیخی تھی وہ لوگ بھی سب کے ساتھ ہی پاکستان آگئے تھے اور ان کے

ساتھ ہی رہ رہے تھے داؤد کا اپنی ماں باپ کی موت کا سامنا کرنا بہت مشہور ثابت ہوا تھا
لیکن وہ سنبھل گیا تھا

یار مجھے ایک چیز نہیں مل رہی تھی۔۔۔ الماری میں سے منہ نکالتے داؤد بولا تھا
کیا نہیں مل رہا؟؟

ایک گرین رنگ کی فائل لیے۔۔۔۔ داؤد کے بتانے پر پریشہ نے جلدی سے بیڈ سائیڈ ڈرا سے وہ
فائل نکالی تھی

اس فائل کی بات کر رہے ہیں؟؟ پریشہ نے وہ فائل نکال کر دکھائی
ہاں بڑھلائے۔۔۔ اس کے قریب آتے داؤد نے اس کے گال کو زور سے محبت سے چوما تھا
اب اپ کو فائل مل گئی ہے تو سارا کمرہ صاف کریں۔۔۔ داؤد نے پریشہ کی بات پر منہ بگاڑا تھا
تم بھی میری ہیلپ کرو۔۔۔

اوکے میں پانچ منٹ میں آتی ہوں۔۔۔۔ پریشہ اس کے گال کو چھو کر مسکرا کر بولتی باہر
جانے لگی تھی جب داؤد نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا

ابھی رک جاؤ جو کام ہے بعد میں کر لینا۔۔۔ داؤد نے اسے کمر سے تھاما تھا

لیکن داؤد۔۔۔۔۔ موم (مہراہ) بلا رہی تھیں۔۔۔۔۔ پریشہ نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر بتایا تھا
اچھا جاؤ جلدی آنا پھر اکٹھے کام کرتے ہیں۔۔۔ اس کے ہونٹوں کو آہستہ سے چھوتے داؤد نے
اسے ازاد کیا تھا جو تیزی سے مسکراتے ہوئے نکل گئی۔۔۔۔۔

ضمخام اٹھو۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔ مہراہ روتی ہوئی مرہا کو جھولاتے ہوئے ضمخام کو اٹھا رہی تھی جو گدھے اور گھوڑے پیچ کر سو رہا تھا

مہراہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا اور پھر اپنی شمراتی دماغ کا استعمال کرتے اس نے مرہا کو چپ کرواتے اسے کاٹ میں لٹایا اور سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اپنے ہاتھ میں پکڑتے ایک ہاتھ سے ضمخام کا ناک زور سے پکڑ کر بند کرتے ہی ضمخام کے جھپاک سے آنکھیں کھولنے پر اس نے پانی کا گلاس ضمخام کے منہ پر گرا دیا تھا جو ایک پل کو مہراہ کی حرکت پر سن پڑ گیا تھا

مرہا ضمخام کے اٹھتے ہی اس سے دور ہوئی جبکہ مرہا کے دوبارہ رونے پر وہ تیزی سے اسے دوبارہ اٹھانے لگی تھی

یہ کیا حرکت ہے مہراہ ؟ ضمخام نے اپنا منہ ہاتھ سے صاف کرتے مہراہ کو گھورتے ہوئے پوچھا

جبکہ مہراہ نے اس کو جواب دینے کی بجائے روتی ہوئی مرہا کو زبردستی ضمخام کو پکڑایا تھا یہ اپنی شمراتی بیٹی کو چپ کرواؤ اس نے رو کر میرا برا حال کر دیا ہے اور ہاں اٹھ کر اس کو فیڈر بنا کر دو فلحال میں سونے لگی ہوں مجھے دوبارہ اٹھانے کی کوشش نہ کرنا۔۔۔

مہراہ تیزی سے بولتی بیڈ پر لیٹ کر چادر تان چکی تھی جبکہ مرہا کو بے بسی سے روتے دیکھ کر
ضمخام نیند سے بھری آنکھوں سے اسے چپ کروانے لگ پڑا تھا

تھوڑی دیر میں ہی مرہا ضمنام کے کندھے سے لگی سو چکی تھی ضمنام نے آرام سے اسے کاٹ
میں لٹایا تھا اور گھڑی میں ٹائم دیکھا تھا جو ایک بج رہی تھی وہ سوتی ہوئی مہراہ کے پاس آہستہ
سے گیا اور اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس نے زور سے مہراہ کے گال پر چٹکی کاٹی تھی جس
پر جھپاک سے ہلکی سی چیخ مارتے مہراہ نے آنکھیں کھولی تھیں مگر شکر تھا ضمنام کے ہاتھ نے
مہراہ کی چیخ روک دی تھی مہراہ نے نیند سے سرخ آنکھوں سے ضمنام کو گھور کر دیکھا تھا
کیا پروہلم ہے ضمنام نزلے کی دکان۔۔۔ تمہارا خانہ خراب۔۔۔ میرا دل برباد۔۔۔ وہ اٹھتی دبا دبا شیختے
ہوئے بولتی ضمنام کو ہنسنے پر مجبور کر رہی تھی

مجھے بھوک لگی ہے کچھ بنا کر دو اٹھو۔۔۔ ضمنام سرگوشی میں مہراہ سے بولا تھا
خود بنا لیتے ابھی تمہاری بیٹی نے دوبارہ مجھے اٹھا ہی دینا تھا مگر تم نے مجھے تھوڑی دیر سونے
بھی نہیں دیا۔۔۔ مہراہ اپنے بالوں کو سمیٹ کر جوڑا بناتی بولتی اٹھی تھی اور ایک نظر مرہا پر ڈال
کر وہ ضمنام کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتی وہ کیچن میں چلی گئی تھی
کیا کھانا ہے تم نے؟؟۔۔۔ مہراہ نے اسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا
مجھے تمہیں کھانا ہے۔۔۔ ضمنام مہراہ کے قریب آتا اس کے گال پر ہلکا سا کاٹ کر مسکراتا ہوا

بولا تھا

ضمخام۔۔۔ جلدی بتاؤ نہ میں نے پھر سونا بھی ہے۔۔۔ مہراہ نے اس کے گال کو ہلکے سے چومتے معصوم شکل بنا کر پوچھا تھا

تم میرے لیے سینڈوچ بنا دو میں تب تک مرچا کے پاس ہوں۔۔۔ اور زیادہ ٹینشن مت لیا کرو کل تم اپنی نیند پوری کر لینا میں مرچا کو سارا دن سنبھال لوں گا۔۔۔ وہ مہراہ کا سر چوم کر بولتا کمرے میں چلا گیا تھا

جبکہ مہراہ تیزی سے ضمخام کے لیے سینڈوچ بنانے لگ پڑی تھی سینڈوچ بنا کر ٹیبل پر رکھتی اس نے ضمخام کے لیے کافی کا کپ بھی بنا دیا تھا

کمرے میں جا کر اس نے ضمخام کو اشارے سے کیچن میں جا کر کھانے کا کہا تھا اور اپنی ہنسی روکتی وہ دوبارہ مرچا کو ایک نظر دیکھتی سونے کے لیے لیٹ گئی تھی

ضمخام مزے سے بیٹھا سینڈوچ کھانے لگا تھا جب پہلا سینڈوچ کھانے کے بعد وہ مزے سے

دوسرا کھانے لگا مگر پہلی ہی باٹ میں تیز مرچ منہ میں محسوس کر کے اس کے کانوں سے

دھواں نکلنے لگا تھا اس نے تیزی سے کافی اٹھا کر پی تھی مگر یہ کیا کافی میں موجود تیز میٹھے

نے اس کا دل بری طرح خراب کیا تھا وہ دوسرا سینڈوچ رکھتا پانی پی کر غصے سے مہراہ کو

سبق سیکھانے کے لیے کمرے میں داخل ہوا ہی تھا جب اس کے دروازہ زور سے کھولنے پر مرچا

رونے لگ پڑی تھی ضمخام نے آرام سے روتی مرچا کو اٹھا کر مہراہ کے پاس لٹایا اور اپنی چیزیں

اٹھا کر کمرے سے نکل کر گیسٹ روم میں سونے لگا جبکہ مرچا کے رونے پر اٹھتی مہراہ ضمخام

کی غیر موجودگی کو دیکھ کر اس کی چالاکي اچھی طرح سمجھتی مرہا کو چپ کرواتی ضمخام کو دل ہی دل میں برا بھلا کہنے لگ پڑی تھی

مہراہ ضمخام کے ساتھ ساری فیملی کے ساتھ باہر لان میں بیٹھی چائے پیتی انھیں اپنی پرانی باتیں بتا رہی تھی جس پر سب ہنس رہے تھے سب کو خوش دیکھ کر وہ مطمئن تھے

تھینک یو ضمخام میری بات مان کر یہاں آنے کے لیے --- ضمخام کے ہاتھ کو ہلکے سے دباتی سب کو ہنستے مسکراتے باتیں کرتے دیکھ مہراہ بولی تھی

تمہارے لیے کچھ بھی میری جان --- اس کے ہاتھ کی پشت کو سہلاتے ضمخام نے محبت سے کہا تمہا ہنسنے کی آواز پر انھوں نے سب کو دیکھا تھا جہاں صوفیہ رامش کے ساتھ، انوشے زینق کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ لڑکیوں نے ایک طرف محفل جمائی ہوئی تھی اور سب لڑکے ایک طرف بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے انھوں نے آخر اپنی پرانی زندگی چھوڑ کر نئی زندگی پا ہی لی تھی جہاں انھیں کوئی خطرہ نہ تھا جہاں وہ پرسکون تھے قسمت نے انھیں یہ موقع دیا تھا انھوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پرسکون زندگی حاصل کر لی ---

ختم شد ---

